

پہلی کاپی

ہیف

حکیم محمد اسلم شاہین عطاری



۱۱۔ گنج بخش روڈ لاہور

042-7313885

نورینہ رضویہ پبلیکیشنز

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

84197	تباہی کا سیلاب	نام کتاب
	حکیم محمد اسلم شاہین عطاری	مؤلف
	200	تعداد صفحات
	ستمبر ۲۰۰۳ء	بار اول
	1100	تعداد
	سید شجاعت رسول شاہ قادری	با اہتمام
	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور	ناشر
	1N93	کمپیوٹر کوڈ
	1135	قیمت

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11 گنج بخش روڈ، لاہور فون: 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد فون: 626046

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۳	☆ رنگ زرد		باب اول
۳۴	☆ بولتے ہوئے گلا خشک ہونا		فصل نمبر ۱:
۳۴	☆ تلخ کلامی کرنا	۱۳	نشیات کیا ہیں؟
۳۴	☆ بہانہ تراشی	۱۳	نشیات کی تباہ کاریاں
۳۴	☆ تنہائی پسندی	۱۴	پاکستان میں نشہ کرنے والوں کی تعداد
۳۵	☆ کھجلی	۱۹	لوگ نشہ کے عادی کیسے بنتے ہیں؟
۳۵	☆ خمار آلود آنکھیں	۲۳	نشہ کے تین مراحل
۳۵	☆ ناک میں بولنا	۲۷	پہلا مرحلہ اور کیفیات
۳۵	☆ جلد کی خشکی	۲۷	دوسرا مرحلہ اور کیفیات
۳۵	☆ ناکھوں میں سفیدی	۲۷	تیسرا مرحلہ اور کیفیات
۳۵	☆ بات کرتے ہوئے بھول جانا	۲۸	پاگلوں جیسی حرکات
۳۶	☆ خوشی اور غم کا احساس کم ہونا	۲۹	فصل نمبر ۲
۳۶	☆ کھانے پینے سے بے فکری	۳۲	نشہ کرنے والوں کی علامات
۳۶	☆ گھر سے چیزیں چراانا	۳۲	☆ چلتے ہوئے چکر آنا اور لڑکھراتے ہوئے چلنا
۳۶	☆ آنکھوں کی بدلتی ہوئی رنگت	۳۲	☆ سونے کی خواہش اور سوچوں میں کھویا رہنا
۳۶	☆ بے چینی اور نیند میں کمی		☆ بے فکری کی گہری نیند
۳۷	☆ ڈینگیں مارنا	۳۲	☆ ہونٹوں کی خشکی
۳۷	☆ متضاد باتیں	۳۳	☆ ہاتھوں کا لرزنا
۳۸	فصل نمبر ۳	۳۳	☆ جسم پر چوٹوں کے نشانات
۳۸	انسانی اعضاء پر تباہ کن اثرات	۳۳	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۱	تمباکو نوشی کے دماغ پر اثرات	۳۸	پھیپھڑوں پر نشے کے مضر اثرات
۵۲	تمباکو نوشی کے ناک اور حلق پر اثرات	۳۸	معدہ پر نشے کے امراض
۵۳	تمباکو نوشی کے جلد پر اثرات	۳۹	دماغ پر نشے کے مضر اثرات
۵۴	سگریٹ نوشی اور کینسر	۴۰	اعصاب پر نشے کے مضر اثرات
۵۵	زہریلا دھواں اور فضائی آلودگی	۴۰	جگر پر نشے کے مضر اثرات
۵۸	دولت اور صحت کی بربادی	۴۰	جلد پر نشے کے مضر اثرات
۶۰	سگریٹ نوشی اور جرائم	۴۰	گردوں پر نشے کے مضر اثرات
۶۱	بچوں میں سگریٹ نوشی کی عادت	۴۰	پینائی پر نشے کے مضر اثرات
۶۱	پاکستان میں سگریٹ نوشی کا تناسب	۴۱	نشہ اور خانہ بربادی
۶۲	تمباکو نوشی سے نجات	۴۱	نشہ اور چوری
۶۳	سگریٹ چھوڑنے کا طریقہ	۴۱	نشہ اور جوانی کی موت
۶۴	<u>فصل نمبر ۲:</u>	۴۳	<u>باب دوم</u>
۶۶	شراب	۴۳	نشہ پیدا کرنے والی اشیاء
۶۶	شراب نوشی کی تباہ کاریاں		اور اس کے نقصانات کی تفصیل
۶۷	شراب نوشی اور جدید سائنس	۴۳	<u>فصل نمبر ۱</u>
۷۶	لعنتوں کا بنڈل	۴۳	تمباکو نوشی یا جان نوشی
۷۷	بد کاریوں کی بنیاد	۴۴	سگریٹ نوشی کی تاریخ
۸۰	برے انجام کا خطرہ	۴۴	سگریٹ میں دس زہر
۸۱	شرابی اور ارتداد کا خطرہ	۴۶	سگریٹ نوشی سے متعدد بیماریاں
۸۲	شراب کا عادی اور کفر و شرک	۴۷	لوگ سگریٹ نوشی کیوں کرتے ہیں؟
۸۳	شراب اور تعزیری احکام	۴۸	تمباکو نوشی کے تنفس پر اثرات
۸۴	شرابی کی تعزیر	۴۹	دوران خون پر اثرات
۸۵	شراب کی حد سے متعلق تعزیری واقعات	۵۰	تمباکو نوشی کے قلب پر اثرات

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۰۵	فصل نمبر ۵:	۸۹	شرابی کا قبر میں حشر
۱۰۵	مارفین کا استعمال	۹۱	شرابی کا سر گدھے جیسا
۱۰۶	فصل نمبر ۶:	۹۱	شرابی کا بروز قیامت حشر
۱۰۶	کوڈین کانشہ	۹۱	حدیث نمبر ۱
۱۰۷	سکون پیدا کرنے والی دوائیں	۹۲	حدیث نمبر ۲
۱۰۸	فصل نمبر ۷:	۹۲	حدیث نمبر ۳
۱۰۸	افیون	۹۲	حدیث نمبر ۴
۱۰۸	افیون کی تباہ کاریاں	۹۳	جہنم میں شرابی کا مشروب
۱۱۰	فصل نمبر ۸:	۹۳	شرابی جنت کے داخلے سے محروم
۱۱۰	حشیش	۹۴	شراب کا بطور علاج استعمال کیسا؟
۱۱۱	حشیش کی تباہ کاریاں	۹۶	ہر بیماری کا علاج موجود ہے؟
۱۱۲	فصل نمبر ۹:	۹۷	شرابی کے معاشرے پر اثرات
۱۱۲	قبوہ نوشی	۹۸	فصل نمبر ۳:
۱۱۳	قبوہ نوشی سے ہونے والی تکالیف	۹۸	انسانی اعضاء پر شراب کے تباہ کن اثرات
۱۱۵	فصل نمبر ۱۰:	۹۸	معدہ پر شراب کے مضر اثرات
۱۱۵	چائے	۹۹	انٹریوں پر شراب کے مضر اثرات
۱۱۹	باب سوئم	۹۹	جگر پر شراب کے مضر اثرات
۱۱۹	فصل نمبر ۱۱:	۹۹	گردوں پر شراب کے مضر اثرات
۱۱۹	نشیات کی سمگلنگ	۱۰۰	قلب پر شراب کے مضر اثرات
۱۲۱	☆ عملہ کی ملی بھگت سے	۱۰۱	دماغ و اعصاب پر شراب کے مضر اثرات
۱۲۱	☆ خفیہ راستوں سے	۱۰۲	فصل نمبر ۴:
۱۲۱	☆ وی آئی پی حضرات کے ذریعے	۱۰۲	ہیروئن
			ہیروئن کی تباہ کاریاں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۲۹	مزین کے لواحقین کے لئے ہدایات	۱۲۲	☆ اغوا شدہ بچوں کے ذریعے
۱۳۱	فصل نمبر ۳:	۱۲۲	☆ سرکاری گاڑیوں کے ذریعے
۱۳۲	منشیات کا علاج	۱۲۲	☆ تہواروں پر
۱۳۲	اسہال	۱۲۲	☆ ایسبولینس کے ذریعے
۱۳۲	بے خوابی	۱۲۳	☆ گاڑی کے ذریعے
۱۳۲	جسمانی درد	۱۲۳	☆ ٹرکوں کے ذریعے
۱۳۳	ہاتھ پاؤں میں سونیاں چھبنا	۱۲۳	☆ لکڑ کے شہتروں میں بھر کر
۱۳۳	خوف اور ڈر	۱۲۳	☆ انسانی جسم کے ذریعے
۱۳۳	ذہنی پریشانیاں	۱۲۳	☆ کھلاڑی گلوکار اور اداکار
۱۳۳	تھکان	۱۲۳	☆ فرنیچر میں چھپا کر
۱۳۳	جسمانی جھٹکے	۱۲۵	☆ بارات کے بہانے
۱۳۳	پاگل پن	۱۲۵	☆ عورتوں کے ذریعے
۱۳۳	بلغم کا اخراج	۱۲۵	☆ مردوں کے ذریعے
۱۳۳	معدہ میں جلن	۱۲۵	☆ طلباء کے ذریعے
۱۳۵	بھوک کا خاتمہ	۱۲۵	☆ کتابوں میں چھپا کر
۱۳۵	گیس اور اچھارہ	۱۲۶	☆ پٹرول لے جانے والی گاڑیوں کے
۱۳۵	متلی اورتے		ذریعے
۱۳۵	پیشاب پر کنٹرول نہ ہونا	۱۲۶	☆ بحری جہازوں کے ذریعے
۱۳۵	سرعت انزال	۱۲۶	☆ سگریٹ کے ذریعے
۱۳۶	دل کی گھبراہٹ	۱۲۶	☆ ڈیکوریشن میں یا جسموں کے ذریعے
۱۳۶	دبے ہوئے امراض کا ظاہر ہونا	۱۲۷	فصل نمبر ۲:
۱۳۶	موسمی اثرات شدت سے محسوس کرنا	۱۲۷	منشیات سے نجات
۱۳۶	آنکھوں کے آگے دائرے یا شکلیں نظر آنا	۱۲۷	مریضوں کے لئے چند اہم ہدایات

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۶۰	عورت کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں	۱۳۷	سرچکراتا
۱۶۲	خود کو معصوم جاننے والوں کے لئے عبرت	۱۳۷	ناطاقتی
۱۶۲	موذن عیسائی ہو گیا	۱۳۷	بولنے میں دقت محسوس ہونا
۱۶۳	لمحہ فکر	۱۳۷	جلدی امراض
۱۶۳	قتل و غارت	۱۳۷	پٹھوں کا کھچاؤ
۱۷۰	دولت کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں	۱۳۸	نشہ کی شدید طلب
۱۷۲	امر و پسندی کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں	۱۳۸	علاج
۱۷۲	کفر پر خاتمہ	۱۴۱	باب چہارم
۱۷۳	چہرے کا گوشت جھڑ گیا	۱۴۱	بد نگاہی کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں
۱۷۴	سلگتی لاشیں	۱۴۱	کیلوں کا عذاب
۱۷۴	آگ کے تابوت	۱۴۳	چہرہ سیاہ پڑ گیا
۱۷۵	لوطیہ تین قسم کے	۱۴۴	میں انگوٹھے کو دیکھتا رہا ہوں
۱۷۶	شہوت پرستی کے مختلف انداز	۱۴۴	آنکھ باہر نکال دی
۱۷۷	بوسہ لینے کا عذاب	۱۴۸	عشق و محبت کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں
۱۷۷	دو مردوں کا ایک ساتھ لیٹنا یا سونا	۱۴۸	صندوق میں بند کر دیا
۱۷۸	منشت زنی کرنے کا نشہ اور اس کی	۱۵۰	لمحہ فکریہ
	تباہ کاریاں	۱۵۰	باپ کو قتل کر دیا
	نسخہ	۱۵۲	پیٹ میں تیر گھسائے
۱۸۱	گانے باجے سننے کا نشہ اور اس کی	۱۵۳	لمحہ فکریہ
	تباہ کاریاں	۱۵۳	کار و کاری کی تباہ کاریاں
۱۸۲	راگ: ۱۲ کا منتر ہے	۱۵۶	کمرے میں چیخ و پکار کی آوازیں
۱۸۳	گناہوں کا انبار	۱۵۹	کار و کاری کے طبی نقصانات
		۱۶۰	زنا سے بچنے کا طریقہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۸۷	قبر میں برا حال	۱۸۳	کانوں میں انگلیاں ڈال لیں
۱۸۷	قبر میں عذاب بھگت رہا ہوں	۱۸۵	قبرستان سے خوفناک آواز
۱۹۲	بری صحبت میں بیٹھنے کا نشہ اور	۱۸۵	عبرت ناک موت
	اس کی تباہ کاریاں	۱۸۷	قلمیں ڈرامے دیکھنے کا نشہ اور اس کی
۱۹۳	گناہوں کی تباہ کاریاں		تباہ کاریاں

پیش لفظ

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس کا ثبوت ہمیں زندگی کے ہر میدان میں ملتا ہے اس نے ہمارے لیے پاک چیزوں کو حلال ٹھہرایا ہے اور ناپاک چیزوں کو ہمارے لیے حرام قرار دیا ہے یہ ایک ایسا دین فطرت ہے جو ہمیں ہر ایسے نقصان سے بچاتا ہے جو ہماری جانوں، ہماری عقلوں اور ہمارے معاشرہ کو پہنچ سکتا ہو، نیز مال تلف کرنے کے عمل کو اسراف و تبذیر سے تعبیر کر کے بے جا مال اڑانے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔

آج عالم اسلام بالعموم اور وطن عزیز پاکستان بالخصوص، منشیات کے زبردست خطرہ سے دوچار ہے دولت کے چند پجاری، موت کے کچھ سوداگر اپنے ذاتی مفاد کے لئے انسانوں کو تباہی و بربادی کے عمیق گڑھے میں دھکیل رہے ہیں جس سے خاندانی شیرازہ بکھر چکا ہے والدین اور بچوں کے درمیان رابطہ کا فقدان ہے۔ ہوس زر اور ترقی کرنے کے غلط تصور اور رجحان نے ہیجان انگیز معاشرتی ماحول پیدا کر دیا ہے منشیات کو صہیونی طاقتیں اور اسلام دشمن عناصر پاکستان اور اپنے دیگر مخالف ملکوں کو اخلاقی طور پر تباہ کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

تمام مبلغین، علماء کرام، رفاہی اداروں، اہل قلم اور انسانیت کا درد رکھنے والوں کا فرض ہے کہ وہ انسداد منشیات کے لئے اس کتاب کو تمام خواندہ افراد تک پہنچائیں تاکہ وہ اس تباہی کے سیلاب کی طغیانیوں سے محفوظ رہیں اور ہماری حکومت کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ منشیات کی ترویج اور کاروبار میں ملوث افراد کو عبرت ناک سزائیں دے تاکہ اس لعنت کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ کیا جاسکے۔

حکیم محمد اسلم شاہین عطاری

عطاری دواخانہ نزد حبیب بنک ملتان روڈ بھائی پھیرو،

ضلع قصور (پاکستان) فون: 04943-512650

تبصرہ کتاب ”تباہی کا سیلاب“

یہ کتنے دکھ کی بات ہے کہ انسان صحت اور تندرستی کی اس بیش بہا نعمت کو خود اپنے ہی ہاتھوں پامال کرنے لگتا ہے۔ منشیات کے بارے میں ہم اپنے سامنے دو متناقض صورتیں پاتے ہیں۔ اول یہ کہ اس کی تمام اقسام انسانی زندگی کے لئے خطرناک ترین زہریں ہیں۔ دوئم ہمارے سامنے دردناک صورتحال یہ ہے کہ منشیات کی آگ نے ہمارے اس معاشرہ میں وباء کی شکل اختیار کر لی ہے۔

کتاب ہذا کے فاضل مؤلف اور میرے محترم دوست حکیم محمد اسلم شاہین عطاری صاحب نے اس موضوع پر جس انداز سے مقدمہ پیش کیا ہے۔ اس کو دل کی عمیق گہرائیوں سے مطالعہ کرنے کے بعد اس لعنت سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہ کتاب منشیات کے خلاف ایک ماہرانہ جنگ سے کم نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں تمام خطرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اور ساتھ ان مسائل کے حل کے لئے تجاویز بھی دی گئی ہیں نیز تمام اداروں اور منشیات کی روک تھام کرنے والوں کے لئے رہنما ثابت ہوگی۔ اس کتاب کے آخر میں مختلف گناہوں کی تباہ کاریوں کا ذکر ہمارے لئے نہایت ہی عبرت خیز ہے۔

حکیم محمد منیر احمد چشتی

چیئر مین ایجوکیشن رانسپکشن

ہیلتھ انسٹری حکومت پاکستان (اسلام آباد)

صدر وفاق اطباء (پنجاب)

انتساب

دعوتِ اسلامی کے مبلغین کے نام جو گناہوں کے سیلاب
 کی طغیانیوں کے خلاف اور احیائے سنت اور دین کی سر
 بلندی کے لئے شب و روز کوشاں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب اوّل فصل نمبر ۱

منشیات کیا ہیں؟

منشیات سے مراد ایسی چیزیں ہیں جن کے استعمال سے سُرو روانبساط کی کیفیت محسوس ہو دنیا سے بے نیازی اور بے خودی کی کیفیت طاری ہو جائے اور نیند، بے ہوشی، مد ہوشی اور بد مستی طاری ہو کر تمام تکالیف اور درد بھول جائیں، شروع شروع میں تو سکون کا متلاشی بے انتہا فرحت محسوس کرتا ہے مگر جب نشہ کا عادی ہو جاتا ہے تو اس کی طلب پھر بے چین کر دیتی ہے اور اس کے حصول کے لئے وہ پھر کوشاں ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی زندگی کا مقصد ہی نشہ کرنا رہ جاتا ہے۔

حال ہی میں فرانس میں ہونے والے اعداد و شمار کے مطابق دنیا میں پانچ سو سے زائد ایسے مرکبات یا مفردات ہیں جنہیں بطور نشہ استعمال کیا جاتا ہے اور ان تمام مرکبات میں یہ خصوصیت مشترک ہے کہ مریض کو بے بس کر دیتے ہیں اور اسے جسمانی لحاظ سے لاغر اور کمزور بنا دیتے ہیں نفسیاتی اور اعصابی انتشار میں مبتلا کر دیتے ہیں اور عقلی لحاظ سے کمزور کر دیتے ہیں ان مرکبات کے نتائج ایک دوسرے سے اس قدر ملتے جلتے ہیں کہ تشخیص کنندہ کے لئے صحیح طور پر تشخیص کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور وہ جس طرح مثلاً ایون سے پیدا شدہ سر شاری کی جلد تشخیص کر لیتا تھا اب ایسا آسانی سے نہیں کر سکتا۔

اور چونکہ یہ مواد قانونی نگرانی سے بچنے کی خاطر، غیر صاف شدہ صورت میں اسمگلنگ کے باڑہ بازاروں میں فروخت ہوتا ہے لہذا اس میں ملاوٹ کی خاطر یا منشیات کی کارکردگی کو بڑھانے کے لئے خطرناک زہریلی اشیاء کی ملاوٹ کر دی جاتی ہے لہذا اس مواد سے پیدا ہونے والی کارکردگی سے قبل از وقت آگاہ ہونا ممکن نہیں ہے بلکہ یقین کر لینا چاہیے کہ

اس کے خطرناک اثرات بالکل مختلف نوعیت کے ہوں گے۔

ان تمام مرکبات میں قدر مشترک یہ ہے کہ یہ مکمل تباہی کی طرف لے جاتے ہیں اور انسان منشیات کا غلام بن جاتا ہے، عقل اور جسم پر یکساں واضح اثرات پڑتے ہیں۔ ان مرکبات کے استعمال سے پیدا ہونے والی حقیقی صورتِ حال کا اندازہ کرتے ہوئے بین الاقوامی تنظیمِ صحت نے تجویز پیش کی ہے کہ منشیات سے سرشاری (Toxicomanine) کی اصطلاح استعمال نہ کی جائے بلکہ اس کی بجائے منشیات کے آگے ”بے بسی اور سپر اندازی“ کی ترکیب برتی جائے۔

نشئی (نشہ باز) اسے کہا جاتا ہے جو روزانہ نشہ اور شے استعمال کرے یا اس طرح مسلسل استعمال کرے کہ دوا کے بغیر اس کے لئے کوئی چارہ نہ رہے۔ اردو زبان میں نشہ کرنے والے کو نشہ باز کہا جاتا ہے۔ نشئی اگرچہ پنجابی زبان کا لفظ ہے مگر نہایت جامع ہے اس کا اطلاق عادی غیر عادی، مجبور، بے بس اور مسرت و عیاش ہر قسم کے نشہ کرنے والا پر ہوتا ہے اور آج کل اردو مضامین اور تحریروں میں مستعمل ہے۔

منشیات کی تباہ کاریاں

منشیات ایک ایسا موضوع ہے جسے لکھنے کے لئے زخمی دل کا بنا ہوا قلم اور خون کے آنسوؤں کی سرخ سیاہی چاہیے۔ نشہ سو فیصد مہلک مرض ہے یہ مریض کو صرف جسمانی ہی نہیں بلکہ ذہنی، روحانی اور نفسیاتی طور پر بھی مفلوج کر دیتی ہے اور انسان کو چلتا پھرتا، بھوت گھر، بنا دیتی ہے جس میں آسب بستے ہیں اور جہاں سے زندگی کا گزر نہیں ہوتا۔ نشہ کرنے والے فرد اپنے جسم اور روح میں نشے کی طلب کے نتیجے میں پیدا ہونے والی توڑ پھوڑ کے نقصانات بھگتتا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ نشے کی طرف بڑھتے اپنے قدموں کو روک نہیں پاتا ہے۔

نشے کے سامنے اس کی بے بسی رفتہ رفتہ اپنی ذات اور گرد و پیش سے بے بسی میں

تبدیل ہو جاتی ہے اب مریض کو اپنی دنیا و عاقبت کی فکر رہتی ہے نہ ہی خود سے وابستہ لوگوں کی، اس کے ذہن میں رشتوں کا تقدس باقی رہتا ہے نہ نیکی بدی کی پہچان کا سلیقہ۔ نشے کا سرور (جو بعد ازاں ایک زہریلے سانپ کی طرح ڈسنے لگتا ہے) اس کی آنکھوں کے سامنے ایسے جالے بن دیتا ہے کہ اسے نشے کی طلب کی علاوہ سب کچھ بھول جاتا ہے۔

مریض کی دن بھر کی ساری سرگرمیاں نشے کی تلاش کے ہدف کے گرد گھومنے لگتی ہیں۔ نشی کی زندگی جانوروں سے بدتر ہوتی ہے ہر کوئی حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے ماں باپ بیوی بچے اتنے عاجز ہو جاتے ہیں کہ موت کی دعائیں کرتے ہیں ہر طرف نفرتوں کی دیوار کھڑی ہو جاتی ہے اس کی ماں اپنا دوپٹہ اتار کر اس کے پیروں پر رکھ دیتی ہے اور کہتی ہے، تجھے اس دوپٹے کی حرمت کی قسم اب نشہ نہ کرنا، مگر وہ کب رکتا ہے، کبھی کبھی احساس شرم اور گناہ سے مجبور ہو کر وہ خود اپنے کسی چھوٹے بھائی بہن کی قسم اٹھا کر کہہ دیتا ہے ”بس بھائی مجھے تمہاری قسم جو آج کے بعد نشہ کروں؟ مگر نتیجہ وہی..... نشے کا بھوت پلٹا رہتا ہے (غیر اللہ کی قسم کھانا مکروہ ہے)

مثل مشہور ہے کہ ممتا اندھی ہوتی ہے ۹ ماہ تک بچے کو پیٹ میں لئے پھرتی ہے، دکھوں اور تکلیفوں سے جنم دیتی ہے اولاد کے لئے اپنے خاوند سے لڑنے پر اتر آتی ہے لیکن یہی ماں اپنی ممتا کا جذبہ اس وقت کھو بیٹھتی ہے جب اپنی اولاد کو نشہ کی حالت میں دیکھتی ہے میرے پاس ایسی عورتوں کی مثالیں موجود ہیں جو نشہ کے عادی اپنے لخت جگر کے متعلق کہتی ہیں کہ خدا سے موت دے دے تو بہتر ہے۔ اس سے آپ اندازہ کر لیں کہ سب سے قریبی خونی رشتہ بھی ٹوٹ جاتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی نوجوانوں کی کثیر تعداد اس خار دار ریگزار میں آبلہ پا داخل ہو رہی ہے۔

ایک نشے کے مریض کے ارد گرد چار پانچ اور مریض بڑی آسانی سے دیکھے جاسکتے ہیں یہ مریض دراصل نشے کے مریض کے لئے دماغی جنگ لڑتے ہیں وہ ہر آفت اور

مصیبت کو مریض سے دور رکھتے ہیں۔ مریض نے کسی سے قرض لے رکھا ہو، کسی کے ساتھ دھوکا کیا ہو، کسی کی کوئی چیز چرائی ہو، کسی محلے دار کی طرف سے شکایت ہو یا پولیس کا کوئی پھڑا، اہل خانہ سب دکھ جھیلتے رہتے ہیں اور مریض ان سب مسائل سے بے پرواہ نشے کے سمندر میں غرق ہونے کے لئے لمحہ بہ لمحہ گہرے بھنور کی طرف بڑھتا رہتا ہے۔

نشہ ایک ایسا مرض ہے کہ ہر طرح کے لوگ اس کے مریض بن جاتے ہیں اس مرض کے سامنے رنگ، نسل، جنس، مذہب، قد، وزن کا فرق کوئی اہمیت نہیں رکھتا کوئی بھی شخص متواتر نشہ چکھنے کے بعد اس کی محبت میں گرفتار ہونے کے بعد مریض بن جاتا ہے۔ ہم نے ہر طرح کے لوگوں کو نشے کا مریض بنتے دیکھا ہے، عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں کہ ناکام، جاہل اور دنیا کے ٹھکرائے ہوئے لوگ ہی نشہ کرتے ہیں لیکن اس کے برعکس کامیاب، کامران اور چھا جانے والے لوگ ہی نشہ کرتے ہیں، کاہل اور پست کارکردگی کے حامل افراد کم ہی نشے کے مریض بنتے ہیں۔ نشے کی بیماری زیادہ تر ”قیمتی ہیپوں“ کو ہی دیمک کی طرح چاٹتی ہے۔

☆ منشیات کے استعمال سے جسم میں خون کے سرخ ذرات کم ہو جاتے ہیں اور جسم انتہائی کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے۔

☆ کندھے کے نیچے بغل میں یا گردن پر غدود بننا شروع ہو جاتے ہیں۔

☆ بار بار نشہ کے انجکشن لگوانے سے نبض کی رفتار سست پڑ جاتی ہے، شریانیں متورم ہو جاتی ہیں اور ان میں سوزش ہونے لگتی ہے۔

☆ جسم میں رعشہ اور لرزش پیدا ہو جاتی ہے۔

☆ آنکھوں کی چمک دمک ختم ہو جاتی ہے کچھ نشوں سے آنکھوں کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں اور کچھ ان کو ضرورت سے زیادہ پھیلانے کا سبب بنتی ہیں۔

☆ کوکین کے کثرت سے استعمال سے ناک کے پردہ میں سوراخ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات دانت بوسیدہ ہو کر گر جاتے ہیں۔

- ☆ شریانوں میں خون کے لوتھڑے جم جاتے ہیں جس سے دل کی دھڑکن باقاعدہ نہیں رہتی اور ہارٹ اٹیک ہونے کے امکان بڑھ جاتے ہیں۔
- ☆ پھیپھڑوں میں فسادِ خون اور سوزش ہو جاتی ہے ہیروئن کے اثر سے پھیپھڑوں میں چھوٹے چھوٹے پھیپھڑے بن کر ان کے دباؤ کو بڑھا دیتے ہیں۔
- ☆ ہیروئن کے استعمال کی وجہ سے جسم میں آکسیجن کی کمی ہو جاتی ہے جو بعض اوقات موت کا سبب بن جاتی ہے۔
- ☆ ہرنشہ آور غذا، دوا یا انجکشن گردوں اور ان کی نالیوں میں نقص اور درد پیدا کرتا ہے۔
- ☆ نشہ کی زیادتی بالآخر مردوں میں ضعفِ باہ، سرعتِ انزال اور نامردی جبکہ عورتوں میں ترکِ خواہش کا باعث بنتی ہے۔
- ☆ جگر بڑھ جاتا ہے یا متورم ہو جاتا ہے بعض حالتوں میں جگر کا کینسر بھی ہو جاتا ہے جگر کی کارکردگی اتنی متاثر ہوتی ہے کہ 3 سال کے اندر اندر موت کا سبب بن جاتا ہے۔
- ☆ معدہ اور آنتیں زخمی ہو جاتی ہیں اور ان کا السر کسی بھی وقت کینسر میں تبدیل ہو سکتا ہے۔
- ☆ حرام مغز کی جھلی متورم ہو کر دماغ کو متورم کر دیتی ہے۔
- ☆ مرگی اور تشنج کے دورے شروع ہو جاتے ہیں۔
- ☆ ہیروئن کانشی ہر 3، 4 گھنٹہ بعد انجکشن کی حاجت محسوس کرتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو اس کے حصول کے لئے ہر پنج سے پنج حرکت کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔
- ☆ خواب آور اور مسکن دوائیں استعمال کرنے والی ماؤں کے بچوں کو مرگی وراثت میں ملتی ہے۔
- ☆ ”ایڈز“ عصر حاضر کی مشکل العلاج بیماری کا ہم جنسیت کے علاوہ ایک سبب منشیات کا کثرت سے استعمال بھی ہے۔

☆ مختصر یہ کہ نشہ جسم کے ہر حصہ کو گھسن کی طرح چاٹ جاتا ہے اور پورا جسم، اس کا ایک ایک عضو کمزور ہو کر موت کی وادی کے منہ میں چلا جاتا ہے۔

”منشیات سے بچاؤ“ اس وقت دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ ہے اقوام متحدہ پوری دنیا میں اس کے خلاف مہم چلا رہی ہے کہیں منشیات کے خلاف ہفتے اور مہینے منائے جاتے ہیں اور کبھی پورے سال کو منشیات کے خاتمے کا سال قرار دیا جاتا ہے کہیں کھڑی فصلوں کو تلف کیا جاتا ہے کہیں ان کی فیکٹریوں پر چھاپے ڈالے جاتے ہیں کہیں ان کے سمگلروں کو سزائے موت دی جاتی ہے کہیں جیلوں میں ڈالا جاتا ہے کہیں جائیداد ضبط کی جاتی ہے اور کہیں ترغیب اور دیگر لالچ دے کر ان کو فصلیں پیدا کرنے سے روکنے کی کوشش کی جاتی ہے ان کے استعمال کو روکنے کے لئے بھی تقریباً ہر ملک میں ادارے قائم کئے گئے ہیں۔ پاکستان میں مرکزی اور صوبائی سطح پر ادارے قائم ہو چکے ہیں اور اب ڈویژن اور ضلع کی بنیاد پر ان کے قیام کی تیاریاں جاری ہیں۔ بے شمار ہسپتالوں میں اس کے علاج کے مراکز بھی قائم ہیں لیکن یہ لعنت مسلسل بڑھ رہی ہے اور کمی کے دور دور تک کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ (ہفت روزہ بیدار ڈائجسٹ)

آخر میں میری علماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ اپنے خطابات میں قرآن و حدیث کی روشنی میں منشیات کی مذمت اور اس کے نقصانات لوگوں پر واضح کریں اور ان سے ہاتھ اٹھوا کر عہد لیں کہ وہ خود بھی اس سے بچیں گے اور دوسروں کو بھی بچائیں گے، عوام الناس کو نیکی کی دعوت پیش کریں کیونکہ دین کے ساتھ جتنا گہرا لگاؤ ہوگا اتنا ہی وہ لغویات، لہو و لعب اور منشیات سے بچیں گے اس لئے اگر اس قوم کو اس لعنت سے بچانا ہے تو اس کا رخ دین کی طرف موڑیے، خود بخود ان کی اصلاح ہو جائے گی۔

پاکستان میں نشہ کرنے والوں کی تعداد

نشہ بیچنے والے وہ زہریلے ناگ ہیں جو قوم کے بچوں کا خون پی رہے ہیں کوئی متعدی مرض اتنی تیزی سے نہیں پھیلتا جس تیز رفتاری سے نشہ ہمارے ملک میں پھیل رہا ہے یہ وہ آگ ہے جو بجھانے سے نہ بجھے۔

پاکستان میں منشیات کے عادی افراد کی تعداد 90 لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ جس میں 40 لاکھ سے زائد افراد چرس کے عادی ہیں۔ 30 لاکھ افراد ہیروئن کی لعنت میں مبتلا ہیں۔ جبکہ 20 لاکھ سے زائد افراد ایون، گانجا، بھنگ، کوکین، اور دیگر نشہ آور چیزیں استعمال کرتے ہیں۔ تاہم انٹی نارکوٹکس فورس (اے این ایف) سے ملنے والے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں منشیات کے عادی افراد کی تعداد تقریباً 50 لاکھ ہے۔ جس میں سے 12 لاکھ سندھ میں ہیں۔

ایک سروے کے مطابق صرف کراچی میں منشیات کے عادی افراد کی تعداد 15 لاکھ سے زائد ہے۔ جس میں 7 لاکھ سے زائد افراد چرس کے عادی ہیں۔ جبکہ کراچی میں ہیروئن کے عادی افراد کی تعداد 4 سے 5 لاکھ کے درمیان ہے۔ سروے کے مطابق ملک بھر میں مجموعی طور پر 0.5 فیصد سالانہ کی شرح سے منشیات کے عادی افراد کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جس میں ایک بڑی تعداد 10 سے 15 سال کے کم عمر کے لڑکوں کی ہے۔ جبکہ دیہی علاقوں کی خواتین میں بھی منشیات کے استعمال کے رجحان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس اعتبار سے آئندہ دس سال بعد پاکستان میں منشیات کے عادی افراد کی تعداد ایک کروڑ 60 لاکھ ہو جائے گی۔ یا اس سے زائد ہو جائے گی اور پاکستان کی آبادی کا ایک بڑا حصہ معطل ہو کر رہ جائے گا۔

سروے کے مطابق کراچی میں روزانہ اوسطاً 8 سے 10 ہیروئن کے عادی افراد کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اور گزشتہ 10 سالوں میں صرف کراچی میں 30 ہزار سے زائد

ہیروئن کا نشہ کرنے والے افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ سروے کے مطابق منشیات کے عادی افراد میں 97.02 فیصد مرد ہیں۔ جبکہ 2.98 فیصد عورتیں ہیں۔ جس میں 85 فیصد امراء بھی منشیات کے افراد میں سرفہرست ہیں۔ ایک ہیروئن کا نشہ کرنے والا روزانہ اوسطاً 3 سے 5 سیگریٹیں پیتا ہے۔ جس میں اوسطاً 4 سے 5 گرام ہیروئن ہوتی ہے۔ تاہم یہاں بھی ایک نمبر اور دو نمبر کا فرق ہے۔ اور ملاوٹ کا عنصر اسی طرح موجود ہے۔ جس طرح دوسری چیزوں میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ ہیروئن کے عادی افراد میں ہیروئن کو ”پنی“ پر رکھ کر اس کی خوشبو سونگھنے کا رجحان بھی بہت عام سی بات ہے۔ جبکہ سرنج کے ذریعے بھی ہیروئن خون میں شامل کر کے لطف لیا جاتا ہے۔ سرنج کے ذریعے نشہ کرنے کے رجحان کی وجہ سے پاکستان میں (ایچ آئی وی پازیٹو) یا ایڈز کے مریضوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اور ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد 10 لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔ جبکہ صرف کراچی میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ جن میں سے زیادہ تر افراد منشیات کے عادی بتائے جاتے ہیں۔

منشیات استعمال کرنے والے لوگوں میں 38 فیصد غریب لوگ شامل ہیں جن میں کلرک سے لے کر چپڑاسی تک ہیروئن پیتے ہیں۔ سیلز مین اور دکاندار بھی اس دھندے میں ملوث ہیں چونکہ ان لوگوں کا تنخواہ ہون اور روزانہ آمدن پر گزارا نہیں ہوتا لہذا یا تو وہ رشوت لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں یا پھر چوریاں اور ڈکیتیاں کرتے ہیں جو نو جوان بے روزگار ہیں وہ بھی بے روزگاری سے تنگ آ کر منشیات کے عادی بن جاتے ہیں یہ لوگ ایک سیگریٹ ہیروئن حاصل کرنے کی خاطر چوری کی وارداتیں کرتے ہیں بلکہ قتل اغواء اور زنا بالجبر کی وارداتوں میں بھی ملوث ہوتے ہیں۔

پاکستان میں عموماً منشیات کا پتہ چلانے والے انفارمر ہوتے ہیں اور انہیں صرف اتنا پتہ ہوتا ہے کہ انہوں نے سمگلنگ کے خلاف کام کرنا ہوتا ہے اس کے علاوہ انہیں کچھ بھی

پتہ نہیں ہوتا کیونکہ سمگلروں کے نیٹ ورک کے بارے میں بہت کم لوگوں کو پتہ ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ اس نیٹ ورک کو توڑنے میں ناکام ہوتے ہیں اس نااہلیت کی بنیادی وجہ بے نظمی اور کم تربیت ہے منشیات کے خلاف کام کرنے والے تمام اداروں کے لوگوں کی تربیت نہ صرف نا ہونے کے برابر ہے بلکہ ان کے پاس وسائل بھی کم ہیں جس کی وجہ سے وہ سمگلروں کا پتہ چلانے اور اس ناجائز کاروبار کو روکنے میں ناکام ہوتے ہیں۔

کرپشن اور اخلاقی پستی نے پاکستانی معاشرے کو تباہ کر دیا ہے اس معاشرے کو دوبارہ بنانے اور اخلاقی پستی ختم کرنے میں کافی عرصہ درکار ہے کیونکہ پانچ میں سے چار آدمی کرپٹ، ملک دشمن اور غیروں کے اشاروں پر کام کرنے والے لوگ ہیں۔

جرائم منشیات کی فروخت، جو اور دہشت گردی کا ایک دوسرے سے اس قدر گہرا تعلق ہے کہ گویا یہ تینوں ایک ہی ہیں لیکن یوں کہیں کہ تینوں مختلف چہرے ہیں روپ مختلف، نام مختلف مگر اصل ایک ہی ہے کسی بھی دہشت گرد کا ماضی کھنگال لیں مختلف جرائم میں ملوث ملے گا اس کے ساتھ منشیات کا رسیا بھی ہوگا۔

منشیات کی فروخت کا ایک سب سے بڑا اور بُرا اثر یہ ہے کہ اس کی وجہ سے جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ منشیات فروشی کے اڈے جن علاقوں میں قائم ہیں وہاں کا جائزہ لے لیں کہ ان کے ارد گرد کے علاقے مجرمانہ سرگرمیوں سے بہت متاثر ہیں ان علاقوں میں بسنے والے بچوں اور نوجوانوں کو دیکھ لیں یہ بچے اور نوجوان ان ہی اڈوں پر یا ان کے ذریعے مختلف نوعیت کے جرائم سے واقف ہوتے ہیں۔

گزشتہ پندرہ برسوں سے چھائی ہوئی اس دہشت گردی کے بارے میں یہ سوال اکثر کیا جاتا ہے کہ کراچی جیسا پر امن شہر آخرا چانک دہشت گردی کی لپیٹ میں کیوں آ گیا تھا کس وجہ سے کراچی کا امن و سکون دہشت گردی میں تبدیل ہو گیا اس سوال کے بہت سے جوابات ہیں مگر بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس وقت انتظامیہ کی کمزور گرفت اور پولیس کے نااہل اور مفاد

پرست افسران کی وجہ سے جرائم پیشہ اور سماج دشمن عناصر مضبوط ہوتے چلے گئے تھے یہ جرائم پیشہ رفتہ رفتہ اس قدر مضبوط ہو گئے کہ خود سیاستدانوں کو اپنا تابع کر لیا اس کے ساتھ نا اہل اور مفاد پرست انتظامیہ کو بھی اپنا تابع کر لیا اس طرح ایک ایسا مافیاء وجود میں آیا جو کہ ایک جانب سیاست کی بساط پر اپنی من پسند چالیں چلتا تو دوسری جانب مجرمانہ سرگرمیوں کے ذریعے اپنے حریفوں کو زمین کے اندر یا آسمان پر پہنچا کر اپنا راستہ صاف کرتا رہا اور عوام کو پرغمال بناتا رہا یوں اسٹیٹ کے اندر اسٹیٹ وجود میں آ گئی جس نے اپنی شناخت اگرچہ قوم پرستی ظاہر کی مگر اس کی جڑیں دہشت گردی اور مجرموں کے اندر تھیں۔ (ہفت روزہ زندگی لاہور)

اقوام متحدہ کی تنظیم کے انسداد منشیات کے ادارہ نے اپنی ۱۹۸۱ء کی رپورٹ میں کہا ہے کہ وہ منشیات کے بڑھتے ہوئے استعمال کو دیکھ کر اب مایوس ہو چکا ہے وہ پوری دنیا اور مختلف طبقتوں میں منشیات کی اسمگلنگ کو دیکھ کر ناامید ہو چکا ہے اس ادارہ کے بقول منشیات کا استعمال پس ماندہ طبقتوں تک محدود نہیں رہا بلکہ اس کا بڑے وسیع پیمانے پر جغرافیائی اور عالمی سطح پر پھیلاؤ ہوا ہے۔

تہذیب یافتہ صنعتی ممالک سے ہوتے ہوئے یہ وباء، ترقی پذیر اور پس ماندہ ملکوں تک جا پہنچی ہے اس عادت بد میں لڑکے اور عمر رسیدہ افراد یکساں مبتلا ہیں، منشیات جس طرح روز بروز سہل الحصول ہوتی چلی جا رہی ہیں اور ان کے استعمال میں کم سے کم احتیاط ملحوظ رکھی جا رہی ہے اس حساب سے حالت بدتر سے بدتر اور خطرناک ہوتی چلی جا رہی ہے یہ بتانا مناسب ہوگا کہ اسمگلروں کے جال وسیع ہونے کی وجہ سے ان کا مقابلہ کرنا بہت مشکل ہو چکا ہے اسی طرح کئی ملکوں میں منشیات کی پیداوار کی نگرانی بھی مشکل ہو گئی ہے۔

جنوبی مشرقی ایشیا میں ایفون کی پیداوار ۳ گنا بڑھ چکی ہے اب وہ ۶۰۰۰ ٹن سے زیادہ ہو چکی ہے اس مقدار کا بڑا حصہ ہیروئن میں تبدیل کر دیا جاتا ہے تاکہ اسے یورپ اور شمالی امریکہ بھیجا جاسکے۔

84197

لوگ نشہ کے عادی کیسے بنتے ہیں؟

ان مہلک زہروں کی عادت کے براہ راست یا بالواسطہ اسباب کا معلوم کرنا ضروری ہے ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ نشہ اور عادت کے کئی سبب ہیں ان میں سے کچھ اسباب کا تعلق آدمی کے ماحول سے ہے ماحول اس میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

۱۔ بڑی سوسائٹی:

دنیا میں اچھا اور نیک دوست بہت بڑی نعمت ہے اور برے دوست سے بڑھ کر دشمن کوئی نہیں ہوتا جو شخص تمباکو نوشی کرتا ہو۔ فضول خرچ اور آوارہ گرد ہو ایسا شخص دوستی کے قابل نہیں اس سے تو کوسوں دور بھاگنا چاہئے نشہ کے عادی بنانے میں برے دوست سب سے بڑا سبب ہیں ہر محلے اور گلی میں چند مخصوص اشخاص ہوتے ہیں جن کو نشہ کی لت ہوتی ہے یہ اپنے سے کم عمر لوگوں کے دوست بن کر انہیں بھی اس کی رغبت دلاتے ہیں۔ شروع میں یہ اپنے پاس سے مفت نشہ آور اشیاء فراہم کرتے ہیں لیکن بعد میں جب دیکھتے ہیں کہ یہ عادی ہو چکا ہے تو پھر اسے لوٹنا شروع کر دیتے ہیں اور اپنے اخراجات بھی اس کی جیب سے پورے کرتے ہیں۔

مجھے یہ جان کر انتہائی دکھ ہوتا ہے کہ دینی مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء میں بھی نشہ کی عادت پھیل رہی ہے۔

بعض نام نہاد پیر فقیر قبرستان یا کسی ویرانے میں ڈیرہ لگا کر بیٹھ جاتے ہیں اور پیری کی آڑ میں مریدوں کو حشیش کا عادی بناتے ہیں۔

۲۔ کاروباری پریشانیاں اور نا کامیاں:

جو لوگ ناجائز کاروبار کرتے ہیں انہیں غم سا لگا رہتا ہے کہ آج نہیں تو کل پکڑے جائیں گے علاوہ ازیں کاروبار میں نقصان ہو جائے تو ان حالات میں راتوں کی نیند اڑ جاتی

ہے اور ایسے لوگ سکون آور ادویات کا استعمال شروع کر دیتے ہیں کئی ناکام سیاستدان بھی اس میدان میں اتر آتے ہیں۔

صدمہ:

کسی عزیز کا انتقال یا محبت میں ناکامی پر غم کو دور کرنے کے لئے بعض افراد سکون آور ادویات کا استعمال کرتے ہیں اور رفتہ رفتہ نشے کے عادی ہو جاتے ہیں صدمہ کا نفسیاتی علاج اسلام نے ہمیں جو بتایا وہ یہ ہے **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** کو پڑھنا چاہئے، بے شک ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ ان الفاظ میں اس زخم کا مرہم ہے جو صدمے سے لگا ہو۔ نیز صدمات پر صبر و شکر کا مظاہرہ کر کے ڈھیروں ثواب بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

صدمے کا شکار ہو کر جو لوگ منشیات کا سہارا لیتے ہیں وہ مزید دکھوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

گھریلو ناچاکی:

جن گھروں میں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا ہوتا ہے آپس میں نہیں بنتی ایسے پریشان کن حالات میں بھی کوئی فرد سکون آور ادویات استعمال کرنے لگ جاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ نشے کی دنیا میں پہنچ جاتا ہے۔

جنسی وجوہات:

جنسی عیاشی کے لئے نشہ کا استعمال بہت زیادہ کیا جاتا ہے نشہ آور اشیاء چونکہ بے حس کر دیتی ہیں اور ان سے وقتی طور پر امساک بڑھ جاتا ہے اس لئے بعض لوگ ایسی اشیاء کا استعمال کرتے ہیں نیز بعض حکیم بھی جنسی مریضوں کو ایسی ادویات دیتے ہیں ان ادویات کا مسلسل استعمال ان کے اعضائے جنسی دن بدن نیم مردہ ہو جاتے ہیں اور ان کی جنسی طاقت بالکل ختم ہو جاتی ہے نشہ کے عادی افراد میں ہیجڑے پیدا ہونے کی شرح بہت زیادہ ہے۔

ناسازگار حالات اور ذہنی پریشانیاں:

بعض لوگ اتنے حساس ہوتے ہیں کہ ذرا سی بات بھی انہیں بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے معمولی پریشانی سے بھی عہدہ برآ نہیں ہو پاتے۔ ہر شخص کو زندگی کے سفر میں قدم قدم پر کسی نہ کسی پریشانی اور الجھن سے واسطہ پڑتا ہے جن لوگوں کی قوت ارادی مضبوط ہوتی ہے وہ بڑے حوصلے کے ساتھ ناسازگار حالات سے عہدہ برآ ہوتے ہیں لیکن نازک طبیعت کے مالک ان پریشانیوں کو ذہن پر سوار کر لیتے ہیں ہر وقت سوچ بچار میں کھوئے رہتے ہیں تنہائی پسند ہو جاتے ہیں اور نشہ آور ادویات میں سکون تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ زندگی سے بیزاری اور موت کی خواہش ان میں پیدا ہو جاتی ہے عملی کام کرنے سے کتراتے ہیں اور نشہ کی دنیا میں اپنا جہاں آباد کر لیتے ہیں جن تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ملازمت نہیں ملتی وہ بھی اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں۔

سخت قسم کے کام:

وہ لوگ جن کا کام سخت مشقت کا ہوتا ہے تھکاوٹ سے بچنے کے لئے ایفون کا استعمال کرتے ہیں خصوصاً لکڑی کا کام کرنے والے بوجھ اٹھانے والے لوہے کا کام کرنے والے ڈرائیور کنڈکٹر اور پہلوان تھکاوٹ دور کرنے کے لئے نشہ آور دواؤں کا استعمال شروع کر دیتے ہیں۔

موسم کے اثرات:

بعض ایسے مریض ہوتے ہیں جنہیں سردی گرمی کا احساس بہت زیادہ ہوتا ہے ایسے لوگ موسمی حالات سے بچنے کے لئے منشیات کا استعمال کرتے ہیں۔ نشہ کی حالت میں انہیں سردی یا گرمی کا احساس نہیں ہوتا۔

افسانہ تراشی سے متاثر ہو کر:

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نشہ کا مریض نارمل آدمی سے اتنے فوائد بیان کرتا ہے کہ دوسرا آدمی بطور تجربہ وہی نشہ استعمال کرنے لگ جاتا ہے۔

تجسس:

یہ فطرت انسانی ہے کہ جس چیز سے اسے روکا جائے اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ کام ضرور کر کے دکھائے۔ ٹی وی پر اشتہارات اور اخبارات کے صفحات پر ہیروئن اور منشیات کا ہر روز تذکرہ سننے سے بعض لوگ اس کے منفی اثرات لیتے ہیں وہ سوچتے ہیں کہ دیکھیں نشہ کیسا ہوتا ہے۔ یا ہیروئن کی رنگت اور لذت کیسی ہے بس یہی سوچ انہیں لے ڈوبتی ہے آج کل چھوٹے بچے بھی نشہ آور چیزوں کے ناموں سے واقف ہیں۔ بعض غیر ملکی فلمیں اس رجحان کو فروغ دیتی ہیں اس سے بہت لوگ محض تجسس کی بناء پر اس کے عادی ہو رہے ہیں۔

والدین کی غفلت:

والدین اگر اپنی اولاد کو مناسب مشفقیت اور توجہ نہ دیں تو وہ نفسیاتی الجھنوں اور محرومیوں کا شکار ہو جاتے ہیں انہیں جب والدین سے پیار نہیں ملتا تو وہ منشیات کا سہارا لیتے ہیں اپنے احساس محرومی کو ہیروئن کے کش میں ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں جو اولاد پر کڑی نگاہ نہیں رکھتے اپنی اولاد کی مناسب نگرانی نہیں کرتے اور اولاد کو شتر بے مہار کی طرح چھوڑ دیتے ہیں ان کی اولاد سیگریٹ نوشی سے ابتداء کر کے ہیروئن کی سٹیج تک جا پہنچی ہے۔

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ والد بچے کو بری عادات سے روکنے کے لئے سختی کرتا ہے تو والدہ لڑکے کی حمایت کرتی ہیں بعض مائیں اس قسم کی ہوتی ہے کہ انہیں جب کہا جائے کہ آپ کا بچہ نشہ کرتا ہے تو الٹا لڑنے لگ جاتی ہیں کہ میرے بیٹے پر الزام لگاتے ہو وہ ایسا نہیں کرتا اس قسم کا پیار اولاد سے پیار نہیں دشمنی ہے ایسی عورتوں کی آنکھیں اس وقت کھلتی ہیں جب ان کا چہیتا بیٹا ان کے کانوں کی بالیاں تک بچ ڈالتا ہے۔

نشے کے تین مراحل

پہلا مرحلہ اور کیفیات:

سب سے پہلے مرحلے میں نشہ ملا کوئی مشروب یا سگریٹ چکھا جاتا ہے نشے کا پہلا گھونٹ پینے والے کوئی دنیا میں پہنچا دیتا ہے اکثر افراد پہلی دفعہ چکھنے کے بعد ہی اس کے مزے کے عادی ہو جاتے ہیں پہلے پہل نشہ پینے والا خوب موج میلہ کرتا ہے جتنی زیادہ مقدار میں وہ پیتا ہے اسے زیادہ لطف حاصل ہوتا ہے اور وہ بد مست ہو جاتا ہے۔

شروع شروع میں نشہ بطور شغل کے لئے کیا جاتا ہے لیکن رفتہ رفتہ ضرورت بن جاتا ہے نشی سرور حاصل کرنے کے لئے نشہ پر بھروسہ کرنا شروع کر دیتا ہے اور یہی بھروسہ اسے ہمیشہ کے لئے تباہی کے آمیز گڑھے میں گاڑ دیتا ہے حتیٰ کہ وہ پھر اپنی بے چینی کا حل نشے میں ہی تلاش کرتا ہے اگر ایک دو چسکیوں سے کام نہ بنے تو بوتلوں کی بوتلیں خالی کر دیتا ہے نشہ وقتی طور پر اسے مسائل سے دور اور سرور کی دنیا میں لے جاتا ہے۔ نشے پر اس کا یقین اور پختہ ہوتا جاتا ہے اب وہ عمر بھر کے لئے نشے کا دامن تھام لیتا ہے اسے اپنی دنیا اور عاقبت کی تباہی کا ذرا برابر بھی احساس نہیں رہتا۔

دوسرا مرحلہ اور کیفیات:

اب نشی دوسرے مرحلے میں داخل ہوتا ہے اس مرحلہ میں اسے یقین ہوتا ہے کہ نشے پر اعتبار کرتے ہوئے وہ مصیبتوں سے جان چھڑا سکتا ہے وہ جب بھی چاہے ترنگ میں آ سکتا ہے آہستہ آہستہ وہ نشیوں کی دنیا کا حصہ بن جاتا ہے اور پھر تیلیوں کے تعاقب میں دور بہت دور نکل جاتا ہے۔

اونچی سوسائٹی میں منشیات خصوصاً شراب محفلوں کا لازمی حصہ بن چکی ہے، کوئی بھی تقریب شراب کے بغیر نامکمل سمجھی جاتی ہے یہ دل لبھانے والا مشروب نوجوان نسل کے

دلوں میں گھر کر جاتا ہے۔ بڑے گھروں میں شراب چائے کی طرح عام ہے ہوائی کمپنیاں آرام دہ سیٹوں کی تیاری کے علاوہ شراب کی فراہمی میں بھی ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کرتی ہیں۔

یقینی طور پر یہ بتانا ناممکن ہے کہ کون بلا نوش بنے گا؟ یہ پیش گوئی بھی نہیں کی جاسکتی کہ شراب نوش کب تک صرف محفلوں میں ہی شراب پئے گا؟ یہ اندازہ کرنا مشکل ہے کہ چنکی سے ڈرم تک پہنچنے میں کتنی دیر لگے گی؟ یہ صورت حال ہر دوسرے شخص کے ساتھ مختلف ہے۔

عید، شادی یا جشن کے موقعے پر نشے میں دھت ہو جانا مردانگی کی علامت سمجھی جاتی ہے نتیجہ جو بھی نکلے اس کی پرواہ نہیں کی جاتی مثلاً جب کسی شخص کی تنخواہ میں اضافہ ہو گیا تو اس نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر ترقی کا جشن منایا سب نے جی بھر کے شراب پی اگلی صبح اس شخص کے سر میں تریڑیں اٹھ رہی تھیں، آنکھوں کے سامنے تارے ناچ رہے تھے اور معدے میں بھی گڑ بڑ تھی اس نے اپنے آپ کو ملامت کرنے کے بجائے، الٹا شاباش دی۔ واہ کیا ہلا گلا کیا ہم نے! مزہ آ گیا“ اس طرح کا رویہ نشے کے بارے میں اہم معلومات فراہم کرتا ہے جسمانی بے چینی کے باوجود مریض یہی سوچتا ہے ”کل رات بڑی موج کی، اپنے تو پیے پورے ہو گئے“

تیسرا مرحلہ اور کیفیات:

اب شراب نوش تیسرے مرحلے میں داخل ہو چکا ہے پہلے مرحلے میں وہ صرف محفلوں میں شراب سے شغل کرنے والا شخص تھا دوسرے مرحلے میں وہ خوشگوار موڈ میں رہنے کے لئے شراب پینے لگا تیسرا مرحلہ اس صورت حال کا عروج ہے اس مرحلے میں مریض ذہنی، جذباتی، جسمانی اور نفسیاتی طور پر شراب کے دست نگر بن جاتے ہیں وہ اپنے گھر اپنے ہاتھوں سے پھونک کر تماشا دیکھتے ہیں۔

پاگلوں جیسی حرکات

منشیات کے عادی افراد شروع میں نشہ کی حالت میں بے حال ہو جاتے ہیں لیکن بعد میں جب انہیں نشہ نہ ملے تو ان کی حالت غیر ہونے لگتی ہے۔ نشہ کی حالت میں یہ لوگ بے تاج بادشاہ بنے ہوتے ہیں خیالی پلاؤ پکاتے ہیں خود کو سب سے اعلیٰ سمجھتے ہیں ان کا دماغ اتنا چکرایا ہوتا ہے کہ چھوٹی سی نالی بھی نہر نظر آتی ہے اور نالی کو نہر سمجھ کر پار کرتے ہوئے اسی میں گر جاتے ہیں منہ ڈھیلا کر کے بولتے ہیں آواز بدل جاتی ہے اور چال لڑکھڑانے لگتی ہے جب گر جاتے ہیں تو کتے ان کا منہ صاف کرتے ہیں۔

۱۔ ایسے ہی ایک نشئی گندی نالی میں گرا پڑا تھا کتا اس کا منہ چاٹنے لگا لیکن وہ کہہ رہا تھا ”تم بھی سائیں میں بھی سائیں“ یاری نبھائیں، جب کتے نے اس پر پیشاب کیا تو کہنے لگا رحمت دامہینہ پائیں مینوں چھڈ کے نہ جائیں، یعنی رحمت کا مہینہ پانا مجھے چھوڑ کر نہ جانا اس قسم کی کئی مثالیں آپ نے بھی دیکھی اور سنی ہوں گی اور اندازہ ہوگا کہ نشہ کرنے سے انسان، انسان نہیں رہتا پاگلوں جیسی حرکات کرتا ہے، معاشرہ اس کا مذاق اڑاتا ہے۔

۲۔ میرے محترم دوست حکیم محمد عباس عامر صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ایک بار میں نے ایک ایسے آدمی کا جائزہ لیا جسے بطور مذاق پکوڑوں میں حشیش ملا کر کھلا دی گئی اسے جو بات بھی کہی جاتی وہ فوراً کرتا مثلاً اسے کہا گیا کہ فلاں کھمبے کو ہاتھ لگا کر آؤ وہ بھاگتا ہوا گیا اور کھمبے کو ہاتھ لگا کر آیا۔ پھر کہا گیا کہ تالاب میں چھلانگ لگاؤ سخت سردی میں اس نے تالاب میں چھلانگ لگا دی، پانی کا جگ بھر کر دیا فوراً پی گیا دوبارہ پانی پلایا پھر پی گیا حتیٰ کہ آٹھ لٹر کے قریب پانی اس نے پی لیا پھر اسے کہا گیا کہ فلاں آدمی کی پٹائی کرو اسے مارنے لگ گیا۔ بعد میں اسے کہا کہ کتے کا بوسہ لو اس نے کتے کے بوسے لینے شروع کر دیئے۔ بعد میں بیٹھکیں نکالنے کا کہا گیا اس نے کئی سو بیٹھکیں

نکالیں، مریض کے لواحقین کا خیال تھا کہ اسے جن بھوت کا سایہ ہو گیا ہے البتہ اس کا دوست بار بار مسکراتا تھا اور کہتا تھا کسی نے سخت قسم کا جادو کر دیا ہے۔ یہ جلدی ٹھیک نہیں ہوگا۔

میں نے اس کے دوست سے علیحدگی میں پوچھا کہ سچ بتا دو اسے کیا کھلایا ہے وگرنہ صحیح علاج نہ ہونے سے یہ مر بھی سکتا ہے تب اس نے بتایا کہ اسے پکوڑوں میں حشیش ملا کر دی گئی ہے۔

چونکہ اس آدمی نے زندگی میں کسی نشہ آور چیز کو ہاتھ نہ لگایا تھا اس لئے اس پر شدید اثرات ظاہر ہوئے کافی محنت اور علاج معالجہ کے بعد اس کی حالت ٹھیک ہوئی۔

۳۔ اسی شخص کے ساتھ دوسرے آدمی کو بھی پکوڑے کھلائے گئے تھے لیکن وہ ذرا سخت طبیعت کا مالک تھا برداشت کی طاقت اس میں زیادہ تھی اسے دن کے وقت تو کچھ نہ ہوا لیکن اگلے روز جب وہ آیا تو کہنے لگا مجھے پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے؟ دماغ میں عجیب و غریب خیالات آرہے ہیں کہنے لگارات کو جب میں اپنے گاؤں گیا تو راستہ میں نہر آتی ہے نہر کے قریب جا کر میرے حواس گم ہو گئے اور میں راستہ بھول گیا ایک آدمی سے میں نے پوچھا میرا گھر کہاں ہے اس نے نہر کی طرف اشارہ کر دیا چنانچہ میں نہر میں کود گیا اس شخص نے فوراً مجھے نہر سے باہر نکالا اور گاؤں کے پاس چھوڑ گیا اب میں گاؤں کے چکر لگاتا رہا لیکن مجھے میرا گھر نہ ملا البتہ لوگ میرے پیچھے شور مچاتے رہے پاگل اوئے پاگل اوئے۔ میری والدہ نے شور سنا تو وہ مجھے گھر لے گئیں ایک آدمی سے دم بھی کروایا میں گرتا پڑتا چار پائی کے پاس گیا اور سو گیا۔

بعد میں اسے میرے پاس لے کر آئے اور کہنے لگا اب مجھے چکر آرہے ہیں ایسے معلوم ہوتا ہے ہوا میں اڑتا جا رہا ہوں۔ اس وقت میں کھانا کھا رہا تھا اسے بھی کہا کہ تم تھوڑا سا کھالو وہ روٹی کا ٹکڑا پکڑ کر بجائے سالن والے برتن میں ڈالنے کے زمین پر ٹکڑے کو ملتا اور کھا لیتا

میں نے اسے کھانے سے منع کر دیا اور مناسب علاج سے اس کی طبیعت بحال ہوئی۔
 ۴۔ اسی طرح ایک سپاہی میرے پاس آیا، کہنے لگا میں نشہ کا عادی ہوں ایک بار زیادہ
 پی گیا میری ڈیوٹی ایک جلسہ پر لگی تھی میرے پاس مجسٹریٹ نے آ کر کہا کہ یہاں کیا
 کرتے ہو فلاں جگہ جا کر کھڑے ہو جاؤ میں نے نشہ کی حالت میں اسے گالیاں دیں اور
 بندوق اس پر تان لی لوگوں نے مجھے پکڑ لیا اس وقت تو معاملہ رفع دفع ہو گیا لیکن مجھے
 نوکری سے جواب مل گیا۔

واقعی نشہ کرنے سے انسان پاگلوں جیسی حرکات کرتا ہے جب نشہ اتنی بری حالت کر دیتا
 ہے تو سوچنے کی بات یہ ہے کہ ایسے لوگ جانتے ہوئے بھی کہ ہماری حالت ابتر ہو جاتی ہے
 نشہ کیوں کرتے ہیں؟



نشہ کرنے والوں کی علامات

جو لوگ نشہ کرتے ہیں یہاں ان کی علامات تحریر کی جاتی ہیں تاکہ ان کی عادت بد کا پتہ جلد چل جائے اور اسے نشہ کرنے سے سختی سے روکا جائے اور اس کا مناسب علاج فوراً شروع کیا جاسکے۔ والدین اور رشتہ داروں کا فرض ہے کہ اگر ایسی علامات پائی جائیں تو فوراً مریض کا علاج شروع کر دیں۔ ذرا سی غفلت بھی بہت سی پیچیدگیوں کا باعث بن سکتی ہے۔

☆ چلتے ہوئے چکر آنا اور لڑکھڑاتے ہوئے چلنا:

نشہ کرنے والا جب چلتا ہے تو اس کے قدم لڑکھڑاتے ہیں بعض اوقات اسے چکر آتا ہے اور وہ کسی دیوار کا سہارا لیتا ہے اس کی چال ایسے محسوس ہوتی ہے جیسے اوپر کا جسم ٹانگوں کا ساتھ نہیں دے رہا۔

☆ سونے کی خواہش اور سوچوں میں بھویا رہنا:

نشہ کے مریض کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت سویا رہے کسی قسم کا دھندہ نہ کرے جاگتے ہوئے بھی یہ نیم غنودگی اور سوچوں میں گم رہتے ہیں اگر بلایا جائے تو یکلخت چونک جاتے ہیں جیسے کسی گہری نیند سے بیدار ہوئے ہوں کئی بار ایسے بھی ہوتا ہے کہ ان کے پاس کسی موضوع پر بات کی جائے تو یہ اس سے لا تعلق رہتے ہیں جب پوچھا جائے کہ میں نے کیا بات کی تھی ان کو کوئی بات بھی یاد نہیں ہوتی۔ ظاہری طور پر ہوں ہاں کرتے رہیں گے لیکن دھیان کسی اور طرف ہوگا۔

☆ بے فکری کی گہری نیند:

نشہ کا مریض جب سویا ہوتا ہے تو اس کے پاس جتنا مرضی شور شرابا ہوتا رہے یہ اس سے لا تعلق رہتا ہے انہیں جگانا ہو تو بہت زیادہ ہلانا پڑتا ہے یہاں تک کہ اگر چار پائی اور بستر اٹھا کر لے جائیں تو انہیں پتہ نہیں چلتا۔

☆ ہونٹوں کی خشکی:

ہونٹ ان لوگوں کے خشک رہتے ہیں جس کی وجہ سے یہ بار بار اپنے ہونٹوں کو تر کرنے کے لئے لبوں پر زبان پھیرتے ہیں۔

☆ ہاتھوں کا لرزنا:

جب یہ کوئی چیز اٹھائیں یا چائے پینے لگیں تو ان کے ہاتھ کپکپاتے ہیں اور کپ ہاتھوں میں متحرک محسوس ہوتا ہے اگر ان کا بازو سیدھا کر کے انگلیوں میں قلم دیا جائے تو بازو کی لرزش کی وجہ سے ہاتھ میں پکڑا ہوا قلم بھی لرزنے لگتا ہے یہ چائے یا پانی دونوں ہاتھوں سے پیتے ہیں تاکہ لرزش محسوس نہ ہو۔

☆ جسم پر چوٹوں کے نشانات:

ہفتہ میں ایک بار یہ ضرور کہیں گرتے ہیں یا لوہے اور مستریوں کا کام کرنے والے عموماً زخمی ہوتے ہیں یہ حالت اس وقت ہوتی ہے جب یہ نشہ زیادہ کر لیں ایسے ہتھوڑا چیز پر مارنے کی بجائے اپنے ہاتھ کو زخمی کر لیں گے اور چلتے ہوئے چکر کھا کر دیوار پر سر پھوڑ لیں گے یا گرنے سے چوٹ لگ جائے گی اگر آگ سے منسلک کام کریں تو جلنے کے نشانات ان کے جسم پر ہوں گے۔

☆ رنگ زرد:

کمی خون کی وجہ سے باوجود اچھی غذا کھانے سے چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور گال اندر کو

دھنس جاتے ہیں شرابیوں کا چہرہ کبھی سرخ اور کبھی زرد ہو جاتا ہے۔

☆ بولتے ہوئے گلا خشک ہونا:

جب بات کرتے ہیں تو ان کا گلا خشک ہو جاتا ہے اور پانی پینے کی طلب محسوس ہوتی ہے بولتے ہوئے ان کا سانس پھول جاتا ہے بسا اوقات گفتگو کے دوران منہ اتنا خشک اور سانس پھول جاتا ہے کہ پانی پئے بغیر ان سے بات نہیں ہوتی۔

☆ تلخ کلامی کرنا:

بعض اوقات تو ان کا مزاج موم کی طرح نرم ہو گا لیکن اکثر غصہ کی حالت میں رہتے ہیں اور گالی گلوچ لڑائی جھگڑا معمول بن جاتا ہے نشہ کی حالت میں ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں جو ہوش میں آنے پر ان کے لئے پشیمانی کا باعث بنتی ہیں بعد میں سوچتے اور پریشان ہوتے ہیں کہ ایسی بات منہ سے کیوں نکالی۔

☆ بہانہ تراشی:

ہر روز کسی نہ کسی بہانے سے یہ والدین دوستوں اور عزیزوں سے پیسے بٹورتے رہتے ہیں کبھی یہ کہ میری جیب کٹ گئی اور کبھی ان کا بہانہ یہ ہوتا ہے کہ میرے دوست نے ادھار پیسے مانگے ہیں بعض اوقات کہیں گے کہ گاڑی کا چالان ہو گیا ہے اتنے پیسے جرمانہ دے کر آیا ہوں اگر بازار سے کوئی چیز لینے جائیں تو گھر آ کر مہنگی بتائیں گے اور بقیہ رقم نشہ میں اڑادیں گے۔

تہنائی پسندی:

زیادہ تہنارہنے کی کوشش کرتے ہیں اور بازار جانے یا سیر و تفریح سے گریز کرتے ہیں صرف اپنے جیسے نشہ کرنے والے دوستوں سے ملتے ہیں وگرنہ علیحدہ پڑے چار پائی توڑتے رہتے ہیں۔

☆ کھجلی:

فارغ بیٹھے ہوئے سر یا ٹانگوں بازوؤں اور پیٹ کو کھجلاتے رہیں گے یا کان یا ناک میں انگلیاں پھیرتے رہیں گے۔

☆ خمار آلود آنکھیں:

آنکھوں سے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سونے کی تیاری کر رہے ہوں یا سوکراٹھے ہوں آنکھیں سرخ بھی ہو جاتی ہیں۔

☆ ناک میں بولنا:

ان کی آواز مخصوص قسم کی ہوتی ہے جب بات کرتے ہیں تو رک رک کر ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے حلق کی بجائے ناک سے آواز نکال رہے ہوں۔

☆ جلد کی خشکی:

ان کی جلد خشک رہتی ہے پسینہ کم آتا ہے خصوصاً سردیوں میں جلد پھٹنے لگتی ہے سر میں خشکی بڑھ کر سکری پیدا ہوتی ہے اور بال گرنے کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔

☆ ناخنوں میں سفیدی:

ناخن سفید ہو جاتے ہیں اس کی وجہ ان کے جگر کی خرابی اور خون کی کمی ہے چونکہ پھیپھڑوں کی حرکت اور سانس کی رفتار کم ہوتی ہے اس لئے آکسیجن کم ملنے کی وجہ سے خون کے سرخ جیسے کم ہو جاتے ہیں۔

☆ بات کرتے ہوئے بھول جانا:

یہ بات کرتے ہوئے اچانک بھول جاتے ہیں اور دوسرے شخص سے پوچھتے ہیں کہ میں ابھی کیا بات کر رہا تھا۔ بعض اوقات کوئی بات ذہن میں ہوتی ہے لیکن دوران گفتگو بھول جاتے ہیں پھر اچانک وہ بات یاد آتی ہے اسی طرح چیزیں رکھ کر بھی بھول جاتے ہیں ضرورت کے وقت ڈھونڈتے ہیں کہ فلاں چیز میں نے کہاں رکھی تھی۔

☆ خوشی اور غم کا احساس کم ہونا:

نارمل آدمیوں کی طرح یہ خوشی اور غم کے وہ احساسات نہیں رکھتے جو ایک نشہ کرنے والے کو ہوتے ہیں شدید صدمہ بھی انہیں متاثر نہیں کرتا اور خوشی پر بھی ان کے خاص احساسات نہیں ہوتے اس کے برعکس بعض اوقات بلاوجہ زونا شروع کر دیتے ہیں اور کسی وقت ہنسنے لگیں تو بے تکا مسکراتے چلے جائیں گے۔

☆ کھانے پینے سے بے فکری:

رغبت سے کھانا نہیں کھاتے اور کھانے میں عیب نکالتے رہتے ہیں بھوک کم لگتی ہے اور عموماً قبض کی شکایت رہتی ہے کھانے سے پہلے شور بہت مچاتے ہیں، لیکن کھانا ملنے پر تھوڑا سا کھا کر دسترخوان سے اٹھ جاتے ہیں۔

☆ گھر سے چیزیں چرانا:

بعض لوگ آ کر کہتے ہیں کہ ہمارے گھر میں جنات ہیں جو ہماری چیزیں چراتے ہیں پیسے غائب ہو جاتے ہیں بیوی کا فلاں زبورنگم ہو گیا ہے جنات کا علاج کریں جنات مفت میں بدنام ہوتے ہیں اصل جن ان کا وہ عزیز ہوتا ہے جسے نشے کی لت ہو یہ ماں کے کانوں میں بالیاں تک بیچ ڈالتے ہیں اس لئے اگر ایسی کیفیت ہو تو بجائے جنات کو سنے کے اس جن کی تلاش کریں جو نشہ کرتا ہے اور آپ کے گھر میں رہتا ہے۔

☆ آنکھوں کی بدلتی ہوئی رنگت:

نشہ کرنے والے کی آنکھیں سرخ یا زرد ہوں گی یہ اس بات پر منحصر ہے کہ وہ کسی چیز کا نشہ کرتا ہے کچھ نشہ آور اشیاء سے آنکھوں کو سرخ کر دیتی ہیں۔

☆ بے چینی اور نیند میں کمی:

اگر کسی وقت نشہ نہ ملے تو ان پر سخت بے چینی طاری ہو جاتی ہے مزاج اکھڑا سا۔ بار بار پریشانی کی حالت میں کروٹیں بدلتے ہیں یا مایوسی کے عالم میں چکر لگاتے ہیں اور دانتوں سے ناخنوں کو کاٹنے لگتے ہیں۔

☆ ڈینگیں مارنا:

تھوڑا سا کام کر کے بھی تاثر دیں گے کہ ہم نے بہت کام کیا ہے اور جو کام ہم نے کیا ہے یہ کسی اور کے بس کا روگ نہیں یہ ہماری ہی صلاحیت تھی کہ ہم نے یہ کام کیا اگر کسی سے ناراض ہو جائیں تو کہیں گے کہ میں یوں کر دوں گا تم مجھے جانتے نہیں کہ میرے ایک تھپڑ سے تمہارے بیس دانت باہر نکل آئیں گے تمہارے جیسوں کو تو میں پھونک سے اڑا سکتا ہوں تم نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے فلاں آدمی کو میں نے مکا مارا اس کی ہڈی توڑ کر رکھ دی ایک ماہ ہسپتال میں رہا تمہاری کیا اوقات ہے اس قسم کی باتیں اپنی انا کی تسکین کے لئے کرتے ہیں جبکہ خود ان کی اپنی حالت یہ ہوتی ہے کہ اگر تیز آندھی چلے لرز نے لگتے ہیں ان کے پاس اگر پٹاخا چل جائے تو ڈر کر اچھل پڑتے ہیں ذرا سادھکا دیا جائے تو کئی فٹ دور جا گرتے ہیں انہیں پولیس بھی مارتے ہوئے ڈرتی ہے کہ کہیں مدعا گلے نہ پڑ جائے۔

☆ متضاد باتیں:

بعض نشہ کرنے والے اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان کا جی کام کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا لیکن اگر وہ کام کرنے لگ جائیں تو مسلسل کئی گھنٹے کام کرتے ہیں انہیں تھکان محسوس نہیں ہوتی سردی گرمی کا احساس نہیں ہوتا ان تمام باتوں کا دار و مدار اس نکتہ پر ہے کہ وہ کس چیز کا نشہ کرتے ہیں اگر کوئی نشہ آور چیز گرم ہوگی تو گرمی کی علامات ظاہر ہوں گی اور اگر سرد خشک ہوں گی تو اس کی علامات میں سردی خشکی کا رجحان پایا جائے گا۔

نوٹ: مذکورہ بالا تمام علامات ہر ایک نشی میں تمام علامات پائی جانی ضروری نہیں ہیں لیکن اتنا ضرور ہے کہ آپ ان علامات کی روشنی میں نشہ کے عادی فرد کی شناخت کر سکتے ہیں ان کی نگرانی خفیہ طور اور ان کے دوستوں میں تحقیق کریں اگر ثبوت مل جائے تو فوراً اس کا مذاک کریں وگرنہ اس کی تباہی سابقہ صفحات میں لکھی جا چکی ہے۔ (امراض عامہ)



انسانی اعضاء پر تباہ کن اثرات

پھیپھڑوں پر نشے کے مضر اثرات:

نشہ کرنے والوں کی اکثریت امراض تنفس کا شکار ہو جاتی ہے، سگریٹ کے ساتھ ہیروئن کے کش لگانا سونے پر سہاگہ کا کام کرتے ہیں۔ پھیپھڑوں میں زخم اور سانس کی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں ایفون چرس اور بھنگ کے عادی افراد کے پھیپھڑوں میں بلغم جم جاتی ہے نالیاں اور پھیپھڑے خشک ہو جاتے ہیں، ڈاکٹری ادویات بھی کام انجام دیتی ہیں ان سے مراد وہ ادویات ہیں جو بطور نشہ استعمال ہوتی ہیں۔

پھیپھڑوں کی حرکات سست اور لمبے لمبے سانس لینے پڑتے ہیں۔ جسم کو آکسیجن کم ملتی ہے۔ ان منشیات کا استعمال کرنے والے تپ دق، دمہ، برونکائیٹس، اور سانس لینے میں دقت کا سامنا کرتے، ان کے اعضاء تنفس میں زخم ورم اور سوراخ ہو سکتے ہیں۔ جن کی وجہ سے خون منہ یا ناک کے راستے جاری ہو سکتا ہے، اور موت چند قدم دور رہ جاتی ہے۔

معدہ پر نشے کے مضر اثرات:

تمام نشئی اشیاء معدے کے گیسٹرک جوس پر برا اثر ڈالتی ہیں اور کچھ منشیات گیسٹرک جوس کی پیداوار کم کرتی ہیں۔ کچھ ایسی ہیں جن سے بد ہضمی سوزش، معدہ، زخم معدہ، معدہ کا سرطان، بھوک میں کمی، تلی اور خونی تے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں بعض نشے قبض اور بعض پیش لگا دیتے ہیں ہر نشہ کرنے والا معدہ کے ان امراض میں ضرور مبتلا ہوتا ہے۔ وہ لوگ احمقوں کی سوچ رکھتے ہیں جو نشہ کرتے ہیں۔ اور اس خوش فہمی میں مبتلا رہتے ہیں کہ آج ہم ان امراض کا شکار نہیں ہوئے کل بھی بچے رہیں گے، انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اگر کسی درخت کے تنے پر روزانہ آری چلائی جائے تو وہ ٹوٹ کر ضرور گرے گا۔

میں نے یہاں نشہ کے ذریعے لاحق ہونے والے جو امراض بتائے ہیں۔ وہ ہر نشہ کرنے والے کو ضرور ہوتے ہیں۔ یہ میرا تجربہ ہے میں نے اپنی آنکھوں سے انہیں ان امراض کا شکار ہوتے دیکھا ہے۔

دماغ پر نشہ کے مضر اثرات:

سب سے زیادہ مضر اثرات دماغ پر ظاہر ہوتے ہیں بلکہ پہلی اسٹیج میں نشہ کرنے والا دماغی امراض میں مبتلا ہوتا ہے۔ دماغ کی کارکردگی سب سے پہلے سست ہوتی ہے۔ جس سے جسم کے ہر نظام کا فعل سست پڑ جاتا ہے۔ وہ دماغی امراض جو نشہ سے لاحق ہوتے ہیں، ان میں نسیان، مرگی، سرچکرانا، نیند میں کمی، مایخولیا، پاگل پن، سوچنے اور قوت فیصلہ میں کمی قابل ذکر ہیں۔

شراب اور دیگر منشیات اس کمپیوٹر پر دو طرح سے اثر انداز ہوتی ہیں ایک طرف تو سابقہ معلومات کو طاق نسیان کی تحویل میں دے کر ختم کر دیتی ہیں دوسری طرف عقل کے کئی خلیے جو وقتی طور پر صرف جام ہو جاتے ہیں اور اپنا کام چھوڑ جاتے ہیں لیکن جب وہ دوبارہ کام کرنے لگتے ہیں تو بہت سے خلیے موت کی نیند سو جانے کی وجہ سے ان کا ساتھ نہیں دے سکتے اور اس طرح انسان آہستہ آہستہ دماغی طور پر ناکارہ ہو جاتا ہے اور اس کی حیثیت جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتی ہے کیونکہ ان میں جو نظام فٹ ہوتا ہے اور شعور کی جس منزل پر وہ ہوتے ہیں کم از کم وہ اس پر قائم تو رہتے ہیں جبکہ ایسے انسان کسی وقت میں حیوانی نظام کے برابر بھی نظام سے محروم ہو جاتے ہیں کیونکہ نشہ کی حالت میں سارا دماغ ہی ایک دفعہ جام ہو جاتا ہے۔

نیز جسمانی لحاظ سے بھی اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کس طرح نشہ باز انسان سستی زندگی اور تمام جسم کے لاشے کے عذاب میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ جسم کے اندر تمام وٹامن جل جاتے ہیں، چربی پگھلنے لگتی ہے وریڈیں اور رگیں اپنے مقدرہ اور مقررہ عمل سے بڑھ

کر بار بار عمل کرتی ہیں کہ جسم کو سہارا مل سکے اور وقتی اور جھوٹی طاقت سے وہ کبھی سکڑتی اور کبھی پھیلتی ہیں وہ بھی دوا کے اثر ختم ہونے پر جواب دے دیتی ہیں اور بار بار نشہ کرنے سے انسان سابقہ قوت سے محروم ہوتا ہوتا بالکل زندہ لاش بن جاتا ہے۔

اعصاب پر نشہ کے مضر اثرات:

جسم میں خشکی اور زہریلے مادوں کی وجہ سے، رعشہ، فالج، لٹکھڑاتی چال، حرکت میں سستی اور اعصابی تناؤ پیدا ہوتا ہے۔

جگر پر نشہ کے مضر اثرات:

جگر خون بنانے سے قاصر ہو جاتا ہے بہت کم خون پیدا ہوتا ہے۔ خون کی کمی چہرہ کی زردی، یرقان، جگر کا سکڑ جانا، یا متورم ہو جانا جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

جلد پر نشہ کے مضر اثرات:

نشہ کرنے والے خادش، چہرے پر جھوٹیاں، جلد کی خشکی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

گردوں پر نشہ کے مضر اثرات:

گردے خون سے گندبے مادے صاف کرنا کم کر دیتے ہیں۔ اور بعض اوقات گردوں کے مسام بند ہونے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ پیشاب میں خون آتا ہے گردے فیل ہو جاتے ہیں۔ کبھی پیشاب بہت زیادہ آتا ہے۔ لیکن زیادہ تر پیشاب بننا بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

بینائی پر نشہ کے مضر اثرات:

جسم پر پوست (خشکی) بڑھ جانے کا اثر آنکھوں پر بھی پڑتا ہے۔ اور نظر دن بدن کمزور ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کی حفاظت کرنے والی ضروری رطوبات کا اخراج رک جاتا ہے۔ اور آنکھوں کے مسلز سکڑ جاتے ہیں۔

نشہ اور خانہ بربادی:

نشہ کرنے والوں کی بیویاں طلاق لے لیتی ہیں۔ بھائی بہن ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔ اولاد بھی آنکھیں پھیر لیتی ہیں، نشہ پر جو رقم خرچ ہوتی ہے۔ اس سے آدمی محلوں سے نکل کر در در کا محتاج ہو جاتا ہے۔ کوئی اس سے بات کرنا گوارا نہیں کرتا اس ڈر سے کہ لوگ کہیں مجھے بھی نشئی نہ سمجھنے لگیں۔

نشہ اور چوری:

ہر نشہ کرنے والا عموماً چور ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ کسی کے پاس قارون، کاخزانہ نہیں ہوتا۔ کہ بغیر کمائے ہاتھ دھرا بیٹھا رہے اور دولت کو نشہ میں لٹاتا جائے اس نشہ کی رقم پوری کرنے کے لئے رقم نہ ملنے کی صورت میں پہلے یہ گھر میں چوری کرتا ہے۔ پھر لوگوں کی دوکانوں سے چوری چکاری کرنے لگ جاتا ہے۔

نشہ اور جوانی کی موت:

عام طور پر نشہ کے عادی نوجوانوں کو مرتے دیکھا گیا ہے۔ شاز و نادر ہی کسی بیماری کے باعث یا حادثہ کی وجہ سے نوجوان مرتے ہیں، لیکن اکثریت انہیں کی ہوتی ہے نشہ دل دماغ، جگر، معدہ اور گردوں کو ناکارہ کر دیتا ہے اس لئے انسانی زندگی کی گاڑی ان کے بغیر چلنا محال ہے جس کی وجہ سے نشہ کرنے والے جوانی کی عمر میں مر جاتے ہیں۔



نشہ پیدا کرنے والی اشیاء اور اس کے نقصانات کی تفصیل

تمباکو نوشی یا جان نوشی

سگریٹ نوشی ایسا دروازہ ہے جو نشہ کی دنیا میں لے جاتا ہے ہر نشہ کرنے والا پہلے سگریٹ پیتا ہے اور بعد میں دیگر نشہ آور چیزوں کا شکار ہو کر موت کے منہ میں چلا جاتا ہے اور ایسے لوگ بھی دیکھنے میں آتے ہیں جو اسی تا سو سگریٹ روزانہ پیتے ہیں۔ ان کی سانس کی نالیوں میں نکوٹین تہہ در تہہ جمی ہوتی ہے اس سے پھیپھڑوں میں زخم پیدا ہوتے ہیں سگریٹ پینے والا آکسیجن گیس کا خاتمہ کرتا جاتا ہے۔ زیادہ نقصان انہیں پہنچتا ہے جو سگریٹ پینے والے کے پاس بیٹھتے ہیں ان کا دھواں ان کے پھیپھڑوں میں جا کر خرابیاں پیدا کرتا ہے اگر ٹی بی والے سگریٹ نوش کا دھواں کسی اور کے پھیپھڑوں میں چلا جائے تو سوچیں اس غریب کا کیا حال ہوگا۔

فی زمانہ ریل، بس، ایئر پورٹ اور تفریحی مقامات پر سگریٹ کے دھوئیں کے مرغولے نظر آتے ہیں اور سگریٹ نوشی سے نفرت کرنے والے مجبور ہوتے ہیں کہ وہ بھی دوسروں کے منہ سے نکلا ہوا مضر صحت دھواں اپنے پھیپھڑوں میں پہنچائیں لہذا سگریٹ کی ڈبیوں پر لکھنے کی بجائے عملی طور پر ریل اور دیگر عوامی مقامات میں سگریٹ نوشی ممنوع ہونی چاہئے۔

سگریٹ نوشی کی تاریخ:

- ☆ جنوبی امریکی پیداوار جس کو ہسپانوی باشندہ کولمبس نے ۱۴۹۲ء میں معلوم کیا۔
- ☆ ۱۵۵ء میں امریکی سرخ باشندوں سے سیکھا۔
- ☆ ۱۵۱۵ء امریکہ سے برطانیہ پہنچا۔
- ☆ ۱۷۵۰ء پہلا امریکی سگار جنوبی امریکہ میں۔
- ☆ ۱۷۸۸ء کارخانہ سگار ہمبرگ
- ☆ دوسری جنگ عظیم میں ۲۵ کروڑ سگریٹ روزانہ برطانیہ میں تیار ہوتے تھے۔ اب پوری دنیا میں ۱۵۰ ارب سگریٹ تیار ہوتے ہیں۔
- ☆ دل کے سومریضوں میں سے ۹۹ سگریٹ نوش ہوتے ہیں۔
- ☆ دل کے درد اور سگریٹ نوشی کا گہرا تعلق ہے۔
- ☆ برطانیہ میں سالانہ ۴۰ ہزار سگریٹ نوشی کی وجہ سے دل کی شریانیں سکڑ جاتی ہیں جس کی وجہ سے دل کا صحیح دوران خون متاثر ہو جاتا ہے۔

سگریٹ میں دس زہر:

- نکوٹین: ۲۰ ملی گرام فی سگریٹ جو مہلک زہر کتے تک جانور کے لئے کافی ہے کتے کو دس فیصد لوشن ۳، ۳ منٹ تک ہلاک کر سکتا ہے۔
- کاربن مانو آکسائیڈ: دھوئیں میں ۲/۳ فیصد یہ (ہرکلو) خون کے سرخ مادہ میں جذب ہو کر سانس کو روکتی ہے۔ اور زیادتی پر موت واقع ہو جاتی ہے۔
- گارسینو جنک: کینسر پیدا کرنے والے ۱۶ کیمیائی مادے اس کے دھوائیں سے جانوروں پر تجزیہ کرنے سے کینسر پیدا کرنا ثابت ہوا۔
- بھاپ بن کر اڑنے والا مہلک تیزاب
- کربول: یہ بھی مہلک زہر ہے۔

○ سکھیا: جو سگریٹ کے دھوئیں میں پایا جاتا ہے اگر کسی جانور کو کھلایا جائے تو وہ سر کے بل لوٹ لوٹ کر دم توڑتا ہے۔

○ امونیا: یہ بھی مضر صحت ہے دم گھٹنے لگتا ہے، پھیپھڑوں کو جلا کر دائمی تکلیف میں مبتلا کرتا ہے۔

○ کولتار: یہ بھی زہر ہے ایک کلوروزانہ ایک سال تک پینے پر ایک پیالہ کولتار کے مساوی ہے۔ جو مہروں کو جائے والی باریک نالیوں کو مفلوج کر دیتی ہیں اس کے علاوہ مہروں کے اندرونی جلد کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔

○ فضول اور الکحل: یہ بھی مہلک زہر ہے۔

یہ وہ عام زہریں ہیں جو ایک عام سگریٹ نوش کے جسم میں جذب ہوتے ہیں۔ جو اس کی شاداب اور شگفتہ زندگی کو خشک کر دیتے ہیں۔ خوف، وحشت، کمزوری، ذہنی الجھن، کشمکش، انتشار کا شکار ہو جاتا ہے۔ جو زندہ رہ کر بھی زندگی کو ترستا ہے۔

ہر سگریٹ پینے والا یہی کہے گا کہ اس کا کوئی نقصان نہیں کوئی فائدہ ہی نہیں۔ لیکن پھر بھی پیئے جا رہے ہیں۔ سگریٹ نوش کو دھواں اڑانے سے وقتی طور پر نفسیاتی سکون ملتا ہے، سگریٹ نوشی کے لئے ان لوگوں نے تاویلیں بنا رکھی ہیں۔ کہ اگر چھوڑ دیں تو گیس پیدا ہوتی ہے کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ قبض کی شکایت ہو جاتی ہے۔ سکون ختم ہو جاتا ہے۔ یہ بہانا بازی ہے یہ چھوڑنے کی نیت ہے، وگرنہ سو سگریٹ روزانہ پینے والوں نے بھی یکلخت سگریٹ بند کیے لیکن کوئی خاص رد عمل نہیں ہوا اگر کچھ علامات پیدا ہو جائیں تو ان کا علاج بھی ہو سکتا ہے قبض دور کی جا سکتی ہے۔ گیس کا خاتمہ بھی علاج معالجہ سے ہو سکتا ہے۔ سگریٹ چھوڑنے سے جو علامات پیدا ہوتی ہیں ان کا تو کامیاب علاج ہے۔ لیکن سگریٹ نوشی جاری رکھنے سے جو بیماریاں پیدا ہوں گی کبھی آپ نے غور کیا کہ ان کا علاج کتنا مشکل ہے۔

۱۷ جون ۱۹۶۸ء کو سائنسدانوں نے کتوں کو سگریٹ نوشی کا عادی بنا کر مصنوعی طور پر

ان کو پھیپھڑوں کے امراض میں مبتلا کیا گیا تاکہ ”کلوئین“ تمباکو کے زہر کے اثرات کا مشاہدہ کیا جاسکے۔ امریکی ایسوسی ایشن کانگریس کے بموجب سائنسدانوں نے دس کتوں کا انتخاب کیا کتوں کے انتخابات کی اصل وجہ یہ ہے کہ کتوں کے پھیپھڑے اور عضلات انسانی پھیپھڑوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ کتوں کو روزانہ بارہ سگریٹ کا عادی بنایا گیا۔ سگریٹ نوشی کا عادی انسان بھی روزانہ اتنے ہی سگریٹ پیتا ہے۔ کتوں نے ابتداءً بچوں کی طرح کھانا شروع کیا۔ ان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور وہ بیمار ہو گئے جب انہیں سگریٹ نوشی کے کمرے کی طرف لے جایا جاتا وہ دم ہلا کر اپنی خوشی کا اظہار کرتے تجربہ کے دوران قلب و خون کے امراض میں مبتلا ہو کر اس میں سے پانچ کتے مر گئے اور بقیہ تمام کتوں کے پھیپھڑے متاثر ہو گئے۔

پریس ایسٹ انٹرنیشنل برازیل کے ماہرین کے حوالے سے یہ خبر دیتے ہوئے کہا ہے کہ سگریٹ پینے سے جسم میں ایک طرح کا زہر پھیل جاتا ہے۔ جو جنسی لطف اٹھانے میں رکاوٹ بنتا ہے۔

سگریٹ نوشی سے متعدد بیماریاں:

میریامیڈیکا میں ڈاکٹر جیلانی نے تحریر کیا ہے کہ تمباکو سے خون کا دباؤ گھٹ جاتا ہے۔ اور اس کی زیادتی ہے (قوما) اوزموت واقع ہو سکتی ہے۔ سگریٹ نوشی کرنے سے تپ دق (ٹی بی) کا ڈر ہوتا ہے سانس کی نالیاں تنگ ہو کر دمہ کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں نیند میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ ضعف باہ ہو جاتا ہے۔ جسم میں وٹامنز کی شدید کمی گلے کی سوزش اور معدہ کی نالی میں شدید خراش واقع ہو جاتی ہے۔ امراض قلب اور ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے تمباکو نوشی انتہائی مضر ہے۔ دانت سیاہ ہو جاتے ہیں زبان پر زخم بن جاتے ہیں۔ منہ کے اعضا یا پھیپھڑوں میں سرطان پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے سگریٹ نوش طبعی موت مرنے سے پہلے مر جاتا ہے۔ سگریٹ پینے والے کا مزاج گرم رہتا ہے۔ گھر میں

بیوی بچوں یا ماں باپ سے لڑتا جھگڑتا رہتا ہے۔ اور دفتر میں اپنے ساتھیوں پر سختی کرتا ہے۔ ایسا آدمی معاشرے اور مذہب سے ہٹ کر رہ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے کسی کو ملنے ملانے سے کتراتا ہے۔ کہ دوستوں میں بیٹھ کر دھواں چھوڑوں گا تو وہ نفرت کریں گے رمضان المبارک کے روزے سگریٹ پینے والے کم ہی رکھتے ہیں۔ کیونکہ سگریٹ کے دھوئیں سے طویل جدائی انہیں برداشت نہیں ہوتی۔ ایسے کم ظرف اور بد قسمت لوگ نماز روزہ بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ سگریٹ نہیں چھوڑ سکتے تمباکو نوشی کرنے والا بسوں میں صحیح طور پر سے سفر نہیں کر سکتا جب بھی سگریٹ سلگائی جائے تو عورتیں ٹوک دیتی ہیں کہ ہمیں قے آتی ہے۔ سگریٹ پینا بند کرو اس نامراد سگریٹ کی وجہ سے الٹی سیدھی باتیں سننا پڑتی ہیں۔

لوگ سگریٹ نوشی کیوں کرتے ہیں؟

یہ بات عام طور پر لوگوں کو معلوم ہے کہ تمباکو نوشی کا نفسیاتی اور سماجی حالات سے خاص تعلق ہے صرف ان ہی وجوہات کی بناء پر جو لوگ خود بیان کرتے ہیں بلکہ دوسرے بعض وجوہات کی بناء پر بھی جن کو وہ بیان نہیں کرتے۔

چھوٹے لڑکے اپنے بزرگوں کی نقالی میں جو تمباکو نوشی کرتے ہیں سگریٹ پینا شروع کر دیتے ہیں یا غیر شعوری طور پر ان جیسا بننے کی خواہش کے تحت ایسا کرتے ہیں نسبتاً بڑی عمر کے لڑکے اور لڑکیاں اپنے ساتھیوں اور دوستوں میں مقبول ہونے کے لئے سگریٹ نوشی میں مبتلا ہو جاتے ہیں دوست اکثر ایک جیسا لباس پہنتے ہیں ایک ہی طرح بات چیت کرتے ہیں اور عموماً ایک ہی قسم کی عادات اور کردار کے حامل ہوتے ہیں اس یکسانیت کا ایک جزو سگریٹ نوشی بھی ہوتی ہے اس طرح تمباکو نہ پینا بھی دوستی کے دوسرے حلقہ سے تعلق رکھنے کی بناء پر ہوتا ہے۔ تمباکو نفسیاتی طور پر اعصاب کے تناؤ کو کم کرنے اور سکون کی کیفیت کی خاطر پیا جاتا ہے بعض اہل الرائے کا خیال ہے کہ ایک سگریٹ ایک انعام یا نعمت ہے جس کو ایک تمباکو نوش جب چاہے خود ہی اپنے آپ کو پیش کر سکتا ہے یا سگریٹ

پینے کا عمل نمود شخصیت کا ایک ذریعہ ہے جو نو جوان اپنی خواہشات پر آزادانہ عمل کے نمائندگی کرتا ہے بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ چوسنے کی فطری تحریک کی جب تشفی نہیں ہوتی تو انسان سگریٹ منہ میں لے کر تشفی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

حالیہ مطالعوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بچے جب اپنے بزرگوں کو تمباکو نوشی کرتا دیکھتے ہیں تو ان کے دل میں بھی تمباکو نوشی کا شوق انگڑائیاں لینے لگتا ہے اگر بڑے بھائی اور بہن تمباکو نوشی کرتے ہیں تو چھوٹے بھائی اور بہنوں کو بھی تمباکو نوشی کی تحریص ہوتی ہے اس بات کی تہ تک پہنچنے کے لئے بہت زیادہ ریسرچ کی ضرورت ہے کہ وہ کیا عوامل ہیں جن کی وجہ سے تمباکو نوشی سے طمانیت خاطر حاصل ہوتی ہے جو بعد میں اکثر عادت کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

تمباکو نوشی کے تنفس پر اثرات

سابقہ سطور میں بھی پھیپھڑوں اور سانس پر تمباکو نوشی کے اثرات آپ نے پڑھے مزید یہ کہ جب دھوئیں کو سانس کے ساتھ کھینچا جاتا ہے تو سانس کی نالیوں اور پھیپھڑوں کے ہوائی کیسوں کی اس جھلی پر جو ان کے اندر استر کرتی ہے۔ گیسوں اور دھوئیں کے ذرات جم جاتے ہیں ان کے ارتکاز کا ایک مقام وہ ہے جہاں ہوا کی نالی بڑی نالی (قصبۃ الریہ) دو چھوٹے حصوں میں تقسیم ہوتی ہے دلچسپ بات یہ ہے کہ یہی وہ مقام ہے جہاں سے اکثر پھیپھڑوں کا سرطان شروع ہوتا ہے۔ ماہرین مرضیات اور وہ معالجین جو امراض کی خورد بینی تشریح میں مہارت رکھتے ہیں، کہتے ہیں کہ تمباکو نوشی کی ہوائی نالیوں میں استر کرنے والی جھلی موٹی پڑ جاتی ہے اور اپنی طبعی حالت پر باقی نہیں رہتی۔ اس جھلی پر جوڑواں (اہد اب) ہوتا ہے اس کو نقصان پہنچ جاتا ہے اور روئیں کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جب کسی قسم کا زہریلا یا خراش پیدا کرنے والا مادہ ہوائی نالی میں پہنچ جاتا ہے تو یہ اس کو پھلا کر آسانی سے باہر کی طرف خارج کر دینے میں مدد دیتے ہیں اس اہدابی ساخت کے خراب ہو جانے کی

وجہ سے ان نالیوں کی صفائی میں خلل پڑ جاتا ہے۔

ماہرینِ مرضیات نے یہ بھی معلوم کیا ہے کہ تمباکو نوشی سے نہ صرف ہوائی راستوں میں استر کرنے والی جھلی دبیز ہو جاتی ہے جس سے ان کی صفائی میں خلل پڑتا ہے بلکہ تمباکو نوشی سے ایسی تحریک بھی پیدا ہوتی ہے جو ہوائی راستوں کے عضلات میں انقباض پیدا کر کے ان کو تنگ کر دیتی ہے جس سے ہوا کی آمد و رفت میں دشواری پیش آتی ہے اس بات کی کافی شہادت موجود ہے کہ صرف ایک ہی سگریٹ پینے سے ایک عادی سگریٹ نوش بھی ایسی کیفیت محسوس کرتا ہے۔ مضرت رساں ذرات ہوائی کیسوں میں جم جاتے ہیں اور یہی وہ مقامات ہیں جہاں پھیپھڑوں کا ورم نشوونما پاتا ہے انسانوں میں حالیہ مرضیاتی تحقیقات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان تغیرات کی شاکت ہی کے نتیجے میں پھیپھڑوں کا ورم لاحق ہوتا ہے جو بالآخر پھیپھڑے کو بالکل ماؤف کر دیتا ہے۔

دھواں حجرے کی جھلی کو بھی متاثر کرتا ہے ایک ماہرِ مرضیات اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ سگریٹ پینے والے کے صخرے کی دوڑیاں موٹی ہو جاتی ہیں اور اکثر متورم بھی ہو جاتی ہیں یہ تبدیلیاں اس قسم کی ہوتی ہیں جس قسم کی تبدیلیاں پھیپھڑوں میں واقع ہوتی ہیں خراش ورم پیدا کرتی ہیں جس سے رطوبت کا ترشح بڑھ جاتا ہے اور نتیجتاً تمباکو نوشی کی کھانسی کی شکل میں برآمد ہوتا ہے۔

دورانِ خون پر اثرات

تمباکو نوشی قلب اور خون کی رگوں (عروقِ دمویہ) پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ نکوٹین کا اگر انجکشن دیا جائے یا اس کو تمباکو کے دھوئیں کی شکل میں لیا جائے تو اس سے اس خود کار نظام اعصاب کو جو قلب و عروق اور دوسرے اندرونی اعضاء کے افعال کو کنٹرول کرتا ہے۔ تحریک ہوتی ہے سالہا سال سے یہ بات معلوم ہے کہ تمباکو نوشی کا برگرڈزیر (مرضِ برگز) سے گہرا تعلق ہے مرضِ برگز میں اطراف کی چھوٹی شریانیں سکڑ جاتی ہیں جس کے نتیجے میں مرض

نماصرانا پیدا ہو جاتا ہے۔ جس میں ماؤف عضو کو کاٹ ڈالنا پڑتا ہے اکللی قلب کے مرض سے تمباکو نوشی نہ کرنے والوں کے مقابلے میں تمباکو پینے والے زیادہ ہلاک ہوتے ہیں۔
تمباکو نوشی کے دوسرے اثرات میں ایک حساسیت بھی ہے جو بعض تمباکو پینے والوں میں پیدا ہو جاتی ہے تمباکو کے استعمال سے زخم معدہ میں بھی اضافہ ہوتا ہے ان حالات میں مریض کو تمباکو نوشی ترک کر دینے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

تمباکو نوشی کے قلب پر اثرات

ایک طبی تحقیق جو تمباکو نوشی اور امراض قلب کے متعلق شائع ہوئی اس میں بیان کیا گیا ہے کہ آٹھ میں سے سات رپورٹیں یہ ظاہر کرتی ہیں کہ تمباکو نوشی اور اموات جو دل کی بیماری سے واقع ہوتی ہیں ان میں بالواسطہ تعلق ہوتا ہے یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ تمباکو نوشی دل کو زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔

تمباکو نوشی آپ کے دل کی دھڑکن کو تیز کر دیتی ہے بسا اوقات بہت تیز ایک منٹ میں دس، پندرہ، پچیس اور چالیس دھڑکنوں تک اوسطاً کار چلانے والے چالیس سے ساٹھ میل فی گھنٹہ تک کہ رفتار کی پیمائش کر سکتے ہیں آپ ایسے کار والے کے متعلق کیا سوچیں گے جو اپنی کار سڑک پر ڈال کر محض تفریحاً دن میں بیس یا تیس مرتبہ اسی میل فی گھنٹہ تک رفتار لے جاتے ہیں۔
جب آپ دل کی حرکت کو عام رفتار سے بیس یا تیس فیصد زیادہ کر دیتے ہیں تو آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ آپ حفظان صحت کے اصول پر عمل نہیں کر رہے۔

آپ کے دل کو خون کی ضرورت ہے نکوٹین خون کی نالیوں کو تنگ کر دیتی ہے اور آکسیجن کے اندر داخل ہونے کی مقدار میں کمی کرتی ہے خون کے دباؤ کو بڑھاتی ہے اور آپ کے دل کو زیادہ کام کرنے پر مجبور کرتی ہے جو بالآخر جانی نقصان پر منتج ہوتی ہے۔

تمباکو نوشی سے عام حالات کی نسبت خون تیزی سے منجمد ہوتا ہے ہیپریٹنشن ایک عمل انگیز ہے جو آپ کے خون کے دھارے میں پایا جاتا ہے یہ خون کو سیال اور رفیق حالت

میں رکھتا ہے جب آپ تمباکو نوشی کرتے ہیں تو آپ کے خون سے ہسپیرین نکل جاتا ہے اور رقیق پن میں کمی آنے کے باعث خون کی باریک نالیوں کے اندر خون کے اندر خون کے جسم جانے کا احتمال ہوتا ہے جس شخص کی خون کی نالیاں تنگ ہو رہی ہوں اس کے لئے یہ بات نہایت خطرناک ہے کیونکہ اس سے اسے دل کا دورہ بھی پڑ سکتا ہے۔

اس کہانی کا روشن پہلو یہ ہے کہ جو لوگ تمباکو نوشی ترک کر دیتے ہیں ان کو تمباکو نوشی نہ کرنے والوں کی نسبت دل کے دورے کا زیادہ خطرہ نہیں رہتا۔

تمباکو نوشی کے دماغ پر اثرات

دماغ کے بغیر آپ زندگی کی گونا گوں خوشیوں سے تجربات سے کارہائے نمایاں کرنے سے محروم رہتے ہیں اور زندگی کی دمک سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔ یہ آپ کے جذبات آپ کے ارادوں اور آپ کی خواہشات کے اور آپ کے ضمیر کا گھر ہے اور آپ کی ساری شخصیت کا محکم مرکز ہے۔

جب آپ خلوص کے جذبات سے سرشار پرسکون ہوں تو آپ کا دماغ آپ کے جسم کے ساتھ مکمل توازن میں ہوتا ہے اچھی صحت کا انحصار معمول کے مطابق کام کرنے والے دماغ اور صحیح حالت کے صحت مند جسم پر ہوتا ہے تمام ادویات انسانی دماغ پر کوئی نہ کوئی اثر چھوڑتی ہیں کیونکہ آپ کے دل سے خارج ہونے والے خون کا پانچواں حصہ آپ کے دماغ کو جاتا ہے اور یہ آپ کے خون میں جانے والی ہر چیز کو فوراً حاصل کر لیتا ہے اسی لیے آپ کا دماغ نکوٹین کے حملے کے اثر کا پہلے شکار ہوتا ہے کیونکہ جب آپ سگریٹ کا کش لگاتے ہی آپ کو نکوٹین کے متحرک دہ اثر کی خواہش ہو جاتی ہے یہ آپ کا نادانستہ طور پر سگریٹ کی تلاش پر اکساتی ہے اگر آپ سگریٹ سلگاتے ہیں اور گہرا کش لگاتے ہیں تو آپ کا رد عمل ایک تمباکو نوش جیسا ہے آپ کو نکوٹین کے عادی ہو گئے ہیں بلکہ آپ غلام ہو گئے ہیں۔

نکوٹین نظام خون کی تمام نالیوں کو تنگ کر دیتی ہیں جن میں دماغ تک خون پہنچانے والی نالیاں بھی شامل ہیں دماغ میں خون کے بہاؤ کی کمی واقع ہو جانے سے یادداشت ناقص ہو جاتی ہے۔ ذہنی صلاحیت کمزور پڑ جاتی ہے اور اعصاب لرزنے لگتے ہیں۔

نظام جسم پر تمباکو نوشی کی عادت کے واضح اثرات، قوت ارادی اور اخلاقی اقدار میں کمزوری پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔

سان فرانسیکو، کیلیفورنیا کے ڈاکٹر اوسی کلنٹن جو کہ لڑکوں کے بہت سے مدرسوں کے ڈاکٹر ہیں انکشاف کرتے ہیں۔

تمباکو نوشی جملہ اخلاقی عادات میں انحطاط پیدا کر دیتی ہے میں نے تمباکو نوشی سے ہونہار لڑکوں کو نہ صرف کند ذہن بنتے دیکھا ہے بلکہ نہایت صاف گو اور دیانت دار لڑکوں کو بھی بزدل بنتے دیکھا ہے۔

تمباکو نوشی کے ناک اور حلق پر اثرات

اگر آپ پکتی ہوئی روٹی کی خوشبو، گلاب کے پھول کی مہک اور دسترخوان پر چنے ہوئے عمدہ کھانے کی لذت بخش خوشبو سے لطف اندوز ہوتے ہیں تو آپ بخوشی ان خوشبوؤں کو سونگھتے ہیں لیکن تمباکو نوشی ایسا کرنے سے قاصر رہتا ہے کیونکہ اس کی قوت شامہ (سونگھنے کی قوت) میں کمی آچکی ہوتی ہے۔

تمباکو نوشی ناک کے استر میں سوزش پیدا کرتی ہے یہ عصبہ شمی کی ضروریات بہم پہنچانے والے نازک جھلی والے استر کو بے جان بنا دیتی ہے اکثر پھولوں یا کھانے کی مہک کمرے میں ہونے کے باوجود تمباکو نوشی اس سے بہرہ ور نہیں ہوتا کیونکہ اسے تمباکو کی تلخ اور تیز بدبو کی عادت ہوتی ہے۔

انسانی زبان تمام نعمتوں کو چکھنے کی صلاحیت رکھنے کا مرکز ہے یہ کھانوں اور مشروبات کے ذائقے بناتی ہے ہماری زبان کی ذائقہ کی کلیاں، ترشی، شیرینی نمکینی اور خوش گوٹھی کا اثر

لیتی ہے اور ہمیں کھانے کے وقت کا انتظار رہتا ہے تمباکو کے دھوئیں، تمباکو کے اجزاء اور نکوٹین کے باقاعدہ استعمال سے یہ کلیاں ناکارہ ہو جاتی ہیں تمباکو نوشی کے ہونٹ اور زبان اکثر جلتے ہوئے دھوئیں سے سڑ جاتے ہیں۔ اس دھوئیں کا درجہ حرارت عموماً ایک سو چالیس درجہ فارن ہیت تک بھی جاتا ہے تمباکو کے رسیاؤں سے ایسی باتیں اکثر سننے میں آتی ہیں کہ میں اپنے کھانے کے ذائقہ سے محفوظ نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ میں کھانا کھاتا ہی نہیں۔ بعض اوقات تمباکو نوشی خون کی کمی میں مبتلا ہو جاتی ہیں ان کے خون کو کافی آکسیجن مہیا نہیں ہوتی کہ انہیں چاک و چوبند بنائے رکھے اس کی وجہ بھوک کی کمی اور کلوی رطوبت کا نکاس ہو سکتی ہے۔ جس سے ہاضمہ کا فعل سست پڑ جاتا ہے اور خوراک بھی اچھی طرح جذب نہیں ہو پاتی۔

اس کے علاوہ جسم کے اہم اعضاء مثلاً جگر، تلی اور ہڈیوں کے گودے میں جانے والی خون کی نالیوں میں رگوں کے سکڑنے سے خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے وہ لوگ جو تمباکو نوشی ترک کر دیتے ہیں ان کی بھوک بہتر ہو جاتی ہے وہ اپنے کھانے سے زیادہ لطف اندوز ہوتے ہیں اور اسے ہضم بھی کر سکتے ہیں اور اکثر ان کے خون کی حالت بھی بہتر ہو جاتی ہے اس کے نتیجہ میں ان میں بھرپور زندگی گزارنے کی خواہش اور کام کرنے کے لئے قوت اُٹھ کر آتی ہے۔ یہ کہا گیا ہے ”سگریٹ نوشی تمام بیکٹریا، چھوت کے زہروں، جراثیم اور زردانہ گل کی نسبت سب سے زیادہ کھانسی کا سبب ہوتی ہے۔

لاکھوں تمباکو نوشی روزانہ اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں جو بعد میں بہت سی پیچیدگیاں پیدا کر سکتی ہے۔

تمباکو نوشی کے جلد پر اثرات

تمباکو نوشی آپ کی جلد کی بدترین دشمن ہے یہ اس کو خشک کر دیتی ہے اس کو نچوڑ لیتی ہے اور اس کو سخت بنا دیتی ہے تمباکو نوشی جلد کو خون کی فراہمی میں کمی پیدا کرتی ہے یہ اس کو

زرد، پھلکی، بے رنگ اور سرد بنا دیتی ہے انگلیوں کے ناخنوں میں سے خون کی ناقص فراہمی ان کو کٹنا پھٹنا بنا دیتی ہے بڑے تمباکو نوشوں کی انگلیوں کے سروں پر تمباکو کے داغ ان کا طرہ امتیاز بن چکے ہیں تمباکو نوش عادتاً کم پانی پیتا ہے عجب بات یہ ہے کہ اپنی پیاس کو ایک سگریٹ کی خواہش کے غلط معنی دے ڈالتا ہے اور چونکہ ایک سگریٹ کو حاصل کرنا اور جلانا زیادہ آسان ہوتا ہے اسی لیے تمباکو نوش عام طور پر پانی کی کمی کے شکار ہو جاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اگلی جلد اکثر بے جان نظر آتی ہے نکوٹین سے ناکارہ کی گئی اور پانی سے محروم رکھی گئی جلد ضرور ہے کہ مرجھائی ہوئی خشک اور جھریوں والی دکھائی دے۔

تمباکو نوشی کرنے والے اپنی عمر سے دس سال بڑے نظر آتے ہیں خواہ وہ اپنے چہرہ کے داغ دھبوں کی پردہ پوشی میں دنیا بھر کے جشن کیوں نہ کرتے ہوں۔ چمکدار بگلابی، روشن اور لچکدار اور جلد اور جھریوں سے قبل از بڑھاپے کے اثرات سے آزاد جلد حاصل کرنے کے لئے بہت سا پانی پیجئے، متوازن غذا کھائیے اور اگر آپ کو سگریٹ کی طلب محسوس ہو تو اس کے بجائے کچھ پھل کھا لیجئے۔

سگریٹ نوشی اور کینسر

چونکہ ۱۹۳۰ء سے پھیپھڑوں کے سرطان کا مرض تیزی سے بڑھ رہا تھا اس لیے اس کے اسباب کی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ پھیپھڑوں کے سرطان میں بتلا بکثرت افراد سگریٹ نوش تھے ان دو تحقیقات سے تمباکو نوشی کے مضر صحت ہونے کا ثبوت تو مل گیا تھا لیکن اس کے بعد زیادہ تفصیلی مطالبات کئے گئے اور گزشتہ دس برسوں میں سگریٹ نوشی اور پھیپھڑوں کے سرطان کررشتہ ثابت ہو گیا۔

ان دس برسوں میں برطانیہ میں پھیپھڑوں کے سرطان میں مرنے والے مردوں کی تعداد ۷۴ فیصد بڑھ گئی اور اس مرض میں بتلا ہو کر مرنے والی عورتوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوا چونکہ لیبارٹری میں سرطان پیدا کرنے میں کافی وقت لگتا ہے اس لئے یہ معلوم

کرنے میں وقت لگا کہ مدت میں اضافہ کا سبب ہیں یا تیس سال پہلے شروع کی گئی سگریٹ نوشی تھا جس کے نتیجہ میں اتنی تاخیر سے موت ہوئی۔

برطانیہ میں پھیپھڑوں کے سرطان میں مرنے والوں کی شرح میں ۲۵ فی صدی اضافہ ہوا ہے برطانیہ میں کسی اور وجہ سے اتنی تعداد میں لوگ نہیں مرتے جتنے لوگ سگریٹ نوشی کی وجہ سے مرتے ہیں۔

امریکہ کی ایک سرطان کی تحقیق کرنے والی انجمن نے ایک عظیم تجربہ میں جو ایک لاکھ ستاسی ہزار اشخاص پر کیا گیا یہ معلوم کیا کہ دل کی بیماری سے ہلاک ہونے والوں میں تمباکو نوشی لوگوں کی تعداد ستر فیصد دوسروں سے زیادہ تھی اس تحقیق سے یہ معلوم ہوا کہ جتنا زیادہ کوئی تمباکو نوش ہوا اتنا ہی زیادہ وہ دل کی بیماری کا شکار ہو سکتا ہے جو دس یا بیس سگریٹ روزانہ پیتے تھے ان کی شرح اموات تقریباً دو گنی تھی جو چالیس سگریٹ پیتے تھے اس کی اس سے بھی زیادہ۔

زہریلا دھواں اور فضائی آلودگی

دھواں کسی چیز کے جلنے سے پیدا ہوتا ہے یہ گیسوں، مختلف کیمیائی بخارات نیز راکھ اور دوسرے لاکھوں ارضی ذرات پر مشتمل ہوتا ہے اور یہ سب چیزیں سانس کے عمل سے ناک اور حلق کے ذریعے پھیپھڑوں میں پہنچتی ہیں تمباکو نوشی کی صورت میں اس دھواں کے اندر نکوٹین کے بخارات بھی شامل ہو جاتے ہیں یہ ایک زہریلی چیز ہے جو تمباکو میں پائی جاتی ہے اور گرمی سے اس میں بڑی تبدیلی واقع نہیں ہوتی نیم سوختہ تمباکو اور اس کی تقطیر سے جو تارکول جیسی چیزیں کشید ہوتی ہیں وہ بھی اس میں شامل ہوتی ہیں اگر سگریٹ کو آخری سرے تک پیا جائے تو تارکول اور نکوٹین زیادہ مقدار میں حاصل ہوتی ہیں اس طرح کاربن مانو اوکسائیڈ کی کافی مقدار بھی پیدا ہوتی ہے جس کو حمرت الدم (خون کی سرخی) اپنے اندر جذب کر لیتی ہے حمرت الدم کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے ساتھ اوکسیجن کو جسم میں لے جاتی ہے، لیکن کاربن مانو اوکسائیڈ سے بھر جانے کی وجہ سے زیادہ اوکسیجن اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتی۔

فضا کی آلودگی کا مسئلہ روز روز خطرناک ہوتا جا رہا ہے سائنسی اور صنعتی ترقی پوری دنیا کی فضا میں زہر گھول رہی ہے اس کے باوجود آج کا انسان سب کچھ جانتے ہوئے بھی، اپنے لیے ہلاکت کا سامان مہیا کرنے سے باز نہیں آتا، تمباکو نوشی کے بڑھتے ہوئے رجحان نے سگریٹ نہ پینے والوں کے لئے بھی خطرات پیدا کر دیئے ہیں سگریٹ کے عادی ماں باپ اپنی ہی اولاد کی رگ و پے میں تمباکو کا زہر داخل کر رہے ہیں، حال ہی میں برطانوی تعلیم صحت کی کونسل نے تمباکو کے دھوئیں سے بچوں کے لئے پیدا ہونے والے خطرات کی چھان بین شروع کی ہے کونسل کی رائے میں اس دھوئیں کی وجہ سے بچوں کے علاوہ سگریٹ نہ پینے والے بالغوں کے لئے بھی خطرات پیدا ہو گئے ہیں۔

اکثر سگریٹ نوش تمباکو نوشی کے تمام خطرات سے واقفیت کے باوجود محض اس سے حاصل ہونے والے سرور کی خاطر صحت کو لاحق خطرات کو فراموش کر دیتے ہیں ان کے خیال میں تمباکو کا زہر آلود دھواں، پھینپھون کے سرطان، امراض قلب، دوران خون کی بیماریاں اور کم عمری میں لاحق ہونے والی گھانسی سے بڑھ کر تسکین بخش ہوتا ہے۔

چنانچہ آپ اکثر تمباکو پینے والوں کو یہ کہتے پائیں گے کہ ”جناب اگر یہ زہر ہم پیتے ہیں تو یہ ہمارا ذاتی فعل ہے اس سے بھلا دوسروں کو کیا نقصان پہنچے“ اور اگر ہم بچاس سال کی عمر میں سرطان سے مرنے کی تیاری کر رہے ہیں تو دوسروں کو اعتراض کیوں ہے؟

سوال یہ ہے کہ اس بری عادت سے صرف تمباکو نوشی کی صحت کو خطرہ ہے اور دوسروں کو نہیں؟ طب و صحت کے متعلق رسائل کی حالیہ رپورٹوں کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ سگریٹ پینے والا ریل گاڑیوں ریسٹورانوں میں بیٹھنے والوں کے علاوہ خود اپنے بچوں اور دوستوں کو نقصان پہنچا رہا ہے تجربات و تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ایک سگریٹ کے جلنے سے فضا میں بنیر پائیرین کی چار گنا مقدار (تمباکو کے دھوئیں کا وہ زہریلا جز سرطان کا باعث ہوتا ہے) اور کاربن مونو آکسائیڈ کی پانچ گنا مقدار شامل ہو

جاتی ہے یہ اس زہر کے علاوہ ہے جو سگریٹ نوش اپنے خون میں جذب کر لیتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کوئی تمباکو نہ پینے والا شخص سگریٹ کے دھوئیں سے پر کسی کمرے میں موجود ہو تو وہ بھی سگریٹ نہ پینے کے باوجود سانس کے ذریعہ سے اتنا ہی زہر اپنے جسم میں داخل کر لے گا جتنا سگریٹ نوش دو یا تین سگریٹ کے ذریعہ سے داخل کرتا ہے اور اگر وہ سگریٹ کے دھوئیں سے پر کسی کمرے میں تمام دن کام کرنے پر مجبور ہو تو پھر اس کے خون میں ۸ تا ۱۰ سگریٹوں کے دھوئیں کا زہر شامل ہو جائے گا۔ یہ تو ہوئی بڑوں کی بات؟ سوال یہ ہے کہ ایسے ماحول میں رہنے والے بچوں کا کیا حشر ہوگا ان کی صحت کے لئے لاحق خطرات تو یقینی طور پر اور بڑھ جاتے ہیں۔

ہرٹ فورڈ شر میں کی گئی حالیہ تحقیقات بہت زیادہ تمباکو نوشی کرنے والے کسی فرد کے خاندان کے بچوں میں تمباکو نہ پینے والے خاندان کے بچوں کے مقابلے میں سانس کے امراض پچاس فیصد زیادہ پائے گئے۔

امریکہ میں ہونے والی حالیہ دو تحقیقات بھی اس بات کی شاہد ہیں کہ تمباکو پینے والوں کے بچے سگریٹ نہ پینے والے ماں، باپ کے مقابلے میں زیادہ بیمار رہتے ہیں اب رہا سوال نوجوانوں کا تو سانس ابھی تک کوئی ایسا آلہ دریافت نہیں کر سکی ہے جس کے ذریعہ سے صحت کو لاحق خطرات کا ٹھیک ٹھیک شمار کیا جاسکتا کہ اتنی سگریٹیں پینے سے پھیپھڑوں کا سرطان ہو سکتا ہے اور اتنی نہ پینے سے خطرہ مل سکتا ہے لیکن تجربات نے تو یہ ثابت کر دیا ہے کہ روزانہ ۲ یا ۳ سگریٹ پینے سے بھی سرطان کا خطرہ دوگنا ہو جاتا ہے چونکہ اس سلسلہ میں ٹھوس ثبوت کی ابھی کمی ہے لیکن برطانوی تعلیم صحت کی کونسل نے اپنی تحقیقات کی روشنی میں اس خطرے کے بارے میں اپنی تشویش کا اظہار کر دیا ہے چنانچہ اس نے ان خطرات کی طرف عوام کی توجہ کرانے کی مہم بھی شروع کر دی ہے جو سگریٹ کے دھوئیں سے معصوم بچوں کے لئے پیدا ہو رہے ہیں اس کے علاوہ بہت سے ماہرین طب و صحت جنہوں نے اس

زہریلے دھوئیں سے پیدا ہونے والے خطرات کا گہرا مطالعہ کیا ہے اپنے طور پر ان کی تصدیق بھی کر رہے ہیں، وہ قائل ہو گئے ہیں کہ ایک تمباکو نوش پینے والے کے لئے خطرے کا موجب بن سکتا ہے۔ (تمباکو نوشی یا جان نوشی)

دولت اور صحت کی بربادی

اگر کسی آدمی کو کہا جائے کہ دس روپے کا نوٹ لے کر اسے آگ لگا دو تو وہ جواب دے گا اتنی محنت سے کماتا ہوں کیسے آگ لگا دوں میں کوئی پاگل ہوں جو نوٹ کو آگ لگا دوں ایسا کرنے کا کسی صاحب عقل کروڑ پتی میں بھی حوصلہ نہیں ہوتا کہ وہ دس روپے کے نوٹ کو آگ لگا دے لیکن اسے کون عقل مند کہے گا جو سگریٹ کی شکل میں روزانہ بیس یا تیس روپے جلاتا ہے جو رقم بچوں کی تعلیم و تربیت اور بیٹیوں کی شادی پر خرچ کرنی تھی اسے دھوئیں کے مرغولوں پر ضائع کر دیتا ہے۔

بعض لوگ تمباکو پان یا فسوار کی شکل میں استعمال کرتے ہیں اور تمباکو کی سمیت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ سگریٹ کی نسبت حقہ سے مضر اثرات کم پیدا ہوتے ہیں لیکن حقہ بھی نقصانات سے مبرا نہیں ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ سگریٹ چھوڑ دی اور حقہ پی لیا ایسا کرنے سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ آسمان سے گرا اور کھجور میں اٹکا۔

تمباکو نوشی کی اصل قیمت صرف جسمانی قوت کھودینے سے ادا نہیں ہو جاتی بلکہ تمباکو کی غلامی کی عنایات سے ذہنی استعداد اور اخلاقی قوت کی قربانی دینے اور بالآخر زندگی کو گھٹانے سے ہوتی ہے جیسا کہ تمباکو نوشی کسی شخص کو جسمانی، ذہنی یا اخلاقی لحاظ سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی بلکہ تصدیق محض ہے۔

سگریٹ نوشی بینائی میں کمی لاتی ہے اور تپ دق (ٹی بی) کا ڈر ہوتا ہے سانس کی نالیاں تنگ ہو کر دمہ کا خطرہ بھی ہوتا ہے علاوہ ازیں نیند میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ ضعف باہ ہو جاتا ہے۔ جسم میں وٹا منز کی شدید کمی گلے کی سوزش اور معدہ کی نالی میں خراش واقع ہو

جاتی ہے دل کے والوسکڑ جاتے ہیں امراض قلب اور ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے تمباکو نوشی انتہائی مضر ہے۔ دانت سیاہ ہو جاتے ہیں اور زبان پر زخم ہو جاتے ہیں منہ کے اعضاء یا پھیپھڑوں میں سرطان پیدا ہو جاتا ہے جس سے سگریٹ نوش طبعی موت مرنے سے پہلے مر جاتا ہے سگریٹ پینے والے کا مزاج گرم رہتا ہے گھر میں بیوی بچوں یا ماں باپ سے لڑتا جھگڑتا رہتا ہے اور دفتر میں اپنے ساتھیوں سے سختی سے پیش آتا ہے۔

ایسا آدمی معاشرے اور مذہب سے ہٹ کر رہ جاتا ہے اس وجہ سے کسی کو ملنے سے کتراتا ہے کہ دوستوں میں بیٹھ کر دھواں چھوڑوں گا تو وہ نفرت کریں گے اور مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے بھی گریز کرتا ہے کیونکہ وہاں سگریٹ نہیں پی سکتا۔

تمباکو نوشی کرنے والا بسوں میں صحیح طور سے سفر نہیں کر سکتا کہ جب بھی سگریٹ سلگائی جائے تو لوگ بند کرنے کے لئے کئی باتیں کرتے ہیں اس نامراد سگریٹ کی وجہ سے سفر میں الٹی سیدھی باتیں یا لڑائی جھگڑا اور گالی گلوچ سننا پڑتا ہے رمضان المبارک کے روزے سگریٹ پینے والے حضرات کم ہی رکھتے ہیں کیونکہ سگریٹ کے دھوئیں سے طویل جدائی انہیں گوارا نہیں ہوتی ایسے کم ظرف اور بد بخت لوگ نماز روزہ چھوڑ دیتے ہیں سگریٹ نہیں چھوڑ سکتے۔

گزشتہ نسلوں کی غیر صحت مندانہ عادات موجودہ بچوں اور نوجوانوں پر اثر ڈالتی ہیں دماغی کند ذہن، جسمانی کمزوری، اعصابی گڑبڑ اور غیر فطری خواہش والدین سے بچوں میں ورثہ کے طور پر منتقل ہو جاتی ہیں۔

لڑکے بہت چھوٹی عمر میں تمباکو کا استعمال شروع کر رہے ہیں اس طرح اس عمر میں پیدا ہونے والی عادت جبکہ جسم اور ذہن خاص طور پر اس کے اثرات کے لئے حساس ہوتے ہیں جسمانی طاقت کو کمزور کر دیتی ہے اور اخلاق و کردار کو بگاڑ دیتی ہے، چھوٹے لڑکے جو بمشکل عالم طفولیت سے نکلے ہوتے ہیں سگریٹ نوشی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اس

ضمن میں ان سے پوچھا جائے تو وہ جواب دیتے ہیں ”میرے ابا جان تمباکو نوشی کرتے ہیں“ ایسا والد جس کا منہ تمباکو سے بھرا ہو اور جس کا سانس گھر کی فضا کو زہر آلود کرتا ہے کس طرح اپنے لڑکوں کو اعتدال پسندی اور ضبط نفس کا درس دے سکتا ہے؟

سگریٹ نوشی اور جرائم

برقی روشنی کے بلب کے موجود ٹائمس ایڈیسین کہا کرتے تھے میں کسی ایسے شخص کو ملازم نہیں رکھتا جو سگریٹ نوشی کرتا ہو وہ جانتا تھا کہ سگریٹ نوشی لڑکوں اور لڑکیوں کے دماغ کو کند کر دیتی ہے اور ان کی نشوونما میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔

ہنگوٹین لڑکوں اور لڑکیوں کو جرائم پیشہ بننے کی طرف بھی حائل کرتی ہے بہت کم ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ کوئی ایسا جرائم پیشہ نوجوان دیکھنے میں آئے جو سگریٹ نوشی نہ کرتا ہو اور اکثر اوقات تمباکو نوشی ہی اس کی تباہی کی طرف قدم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے پیپھڑوں میں داخل کرنے کے لئے خالص اور تازہ ہوا کو بنایا نہ کہ سگریٹ کے دھوئیں کو۔ تمباکو اور شراب کا استعمال بڑی حد تک بیماری اور جرم میں اضافے کا باعث بنتا ہے، شراب اور تمباکو کا استعمال دماغ کے اعصابی حس کو تباہ کر دیتا ہے ان کے اثر سے ایسے جرائم سرزد ہوتے ہیں جو اگر ذہن محرک اور نشہ آور اشیاء کے اثر سے پاک اور آزاد ہوتا تو کبھی ممکن ہی نہ تھے۔

بوڑھوں اور نوجوانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اسلامی قوانین کی ہر خلاف ورزی کے لئے قدرت باز پرس کرے گی اس کی سزا ذہنی اور جسمانی دونوں قوتوں کو ملے گی اور یہ سزا جرم کرنے والے ہی تک ختم نہیں ہوتی بلکہ اس کے ذرا سے جرم کے اثرات اس کی اولاد میں پہنچ جاتے ہیں اور اس طرح موروثی برائیاں تیسری یا چوتھی پشت تک چلتی رہیں گی تمام والدینوں کو اس بات کے متعلق سوچنا چاہئے جب وہ روح اور دماغ کو کند کر دینے والے نشے یعنی تمباکو کی عادت کو اپناتے ہیں آپ کو یہ عادت کہاں پہنچا دے گی؟ یہ آپ کے علاوہ اور کس کس پر اثر انداز ہوگی۔ (سگریٹ نوشی یا جان نوشی)

بچوں میں سگریٹ نوشی کی عادت

ایک مضمون ”عالمی ادارہ ادویات“ میں مرقوم ہے کہ بچے کی سگریٹ نوشی کی عادت کا موثر ترین ادارہ و ماخذ باپ کی سگریٹ نوشی کی عادت ہے ان خاندانوں میں جن میں ماں باپ دونوں سگریٹ نوش ہیں بچوں کی زیادہ تعداد سگریٹ کی عادی ہوگی۔

والدین کی مثال کا بچے کے ذہن پر نمایاں اثر ہوتا ہے وہ مشاہدات اور تجربات جو بچہ گھر سے حاصل کرتا ہے وہ آئندہ کسی تعلیمی ادارے یا درسگاہ کی تربیت سے کہیں زیادہ دیر پا اور موثر ہوتے ہیں۔

ہمارے ہاں بچوں کی ابتدائی تربیت کو زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی کیوں کہ جو عادات و اسباق بچہ اپنے ایام طفولیت اور بچپن میں اپناتا ہے کردار بنانے اور زندگی کی راہ کا تعین کرنے پر زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔

ماں اور باپ دونوں کا کردار، ذہنی اور جسمانی مزاج یہاں تک کہ بھوک بھی بچوں پر اثر انداز ہوتی ہے والدین کی نشے کی عادت بچوں کی جسمانی، ذہنی اور اخلاقی طاقت کو کمزور کر دیتی ہے شرابی اور سگریٹ نوش اپنی نقصان دہ اور بری عادات کو اپنی اولاد میں منتقل کر رہے ہیں۔ پھر یہی اولاد کچھ بڑی ہو کر طرح طرح کے جرائم میں ملوث پائی جاتی ہے جرائم پیشہ لوگوں کی کثیر تعداد کا سبب زیادہ تر ان کے والدین کے غلط کردار کی وجہ ہوتی ہے۔

پاکستان میں سگریٹ نوشی کا تناسب

پاکستان میں سگریٹ نوشی کا تناسب دیگر ممالک میں سگریٹ پینے والوں سے زیادہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ اور کئی ملکوں میں سگریٹ نوشی کی ترغیب دینا قانوناً جرم ہے وہاں سگریٹ ساز ادارے قانونی طور پر اس بات کے پابند ہیں کہ سگریٹ کے پیکٹوں و اشکاف الفاظ میں لکھیں کہ یہ زہر ہے اور اس کے استعمال سے موت واقع ہو سکتی ہے۔

اس طرح ان ممالک میں اخبارات میں سگریٹ ساز کمپنیوں کے اشتہارات شائع نہیں ہوتے اور اس سے اجتناب کا مقصد قانون کا احترام ہے لیکن ہمارے ملک میں تو معاملہ اس کے برخلاف ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ سگریٹ کو زہر ہی تصور کیا جائے۔ یہ زہر انسان کو موت کے منہ میں دھکیل دیتا ہے اس خیال کو عام کرنے کی ضرورت ہے جو لوگ سگریٹ نوشی سے اجتناب کرتے ہیں بلکہ اسے دیکھتے ہی گھن آنی شروع ہو جاتی ہے انہیں چاہیے کہ بچوں اور نوجوانوں کو جو اس علت میں مبتلا ہیں انہیں ان کی زندگی کا مقصد سمجھانے کی کوشش کریں کیونکہ مقصدیت کے بغیر زندگی گزارنا فضول ہے اور تمباکو نوشی اور دیگر نشہ آور اشیاء سے بچنے کی سخت تلقین کریں۔

تمباکو نوشی سے نجات

تمباکو نوشی کے عادی جب کچھ دپرٹے لئے تمباکو کے بغیر رہتے ہیں تو وہ پریشان ہو جاتے ہیں وہ مشتعل و مضطرب، بے آرام اور لرزاں نیز غیر معمولی دل کی دھڑکن محسوس کرتے ہیں دوسرے عادی لوگ جب تمباکو سے محروم کیے جاتے ہیں تو اس کا الٹ محسوس کرتے ہیں وہ اپنے آپ کو اونگھتا ہوا، غور و خوض کے نا اہل، جلد بھول جانے والے، سست نبض اور اچھے فیصلہ کے ناقابل پاتے ہیں ایسی حالتیں سگریٹ چھوڑنے کی علامتیں کہلاتی ہیں اگر ایک شخص تمباکو نوشی نہ کرے تو وہ علامتیں آخر کار ختم ہو جاتی ہیں لیکن پھر بھی اس کام میں چند دن لگ جاتے ہیں ہو سکتا ہے تمباکو کی زبردست طلب متعدد ہفتوں یا مہینوں تک رہے اگر علامات موجود ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس شخص کی صحت خراب ہو رہی ہے بلکہ اس کا جسم تبدیلی کا رد عمل دکھا رہا ہے اعصابی نظام آپ کو فریب نہیں دے سکتا۔

اپنی اصل حالت کا اندازہ اپنی محسوسات سے نہ لگائیں نقصان دہ ادویات اپنے آپ کو عارضی طور پر بہتر محسوس کرتے ہیں جو حقیقتاً آپ کی مدد کر رہا ہے کچھ عرصہ کے لئے آپ کو بیماری کا احساس دلا سکتا ہے موافقت پیدا کرنے کے لئے کچھ وقت درکار ہے۔

چھوڑنے کا درد برداشت کر لینا بعد میں تمباکو نوشی کی عادت کے مہلک نتائج اثر انداز ہونے سے کہیں بہتر ہے، بیشتر لوگ بہت بہتر محسوس کرتے ہیں جب وہ فوری علامات پر غلبہ پانے کے سبب کم کھانتے ہیں کھانے کی طلب زیادہ ہو جاتی ہے اور وہ کُلّی طور پر اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتے ہیں۔

سگریٹ چھوڑنے کا طریقہ

سگریٹ چھوڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ یکلخت چھوڑ دیں روزانہ ایک سگریٹ کم کر کے سگریٹ چھوڑنے کی نیت کرنے والے پھر سگریٹ کی مقدار بڑھانا شروع کر دیتے ہیں اس لئے پختہ نیت کر کے یکلخت چھوڑ دیں اگر کچھ ڈبیا ابھی باقی ہوں تو انہیں پھینک دیں اس دوران اگر سگریٹ کی طلب محسوس ہو تو مکئی بھنی ہوئی چبائیں یا چیونگ منہ میں ڈال لیں میٹھی سونف بھی بوقت ضرورت استعمال کریں میٹھی سونف چبانے کا فائدہ یہ ہوگا کہ گیس اور قبض پیدا نہیں ہوگی۔ اپنے دوست احباب میں تشہیر کر دیں کہ میں نے سگریٹ چھوڑ دیئے ہیں۔ تاکہ دوبارہ پینے کا حوصلہ نہ رہے کہ یہ کیا سوچیں گے کل سگریٹ چھوڑنے کا کہا اور آج پھر پی رہے ہیں ذہن میں یہ خوش کن خیالات رکھیں کہ سگریٹ سے نجات پا کر میں نے فلاں فلاں بیماری سے نجات پائی اب میں صحت مند ہوں اور دوسرے آدمیوں کی طرح نارمل ہوں، خدا کا شکر کریں کہ بہت بڑی بلا سے اتر گئی۔

سگریٹ چھوڑتے ہی آپ دوسرے سگریٹ نوشوں کی سگریٹ چھوڑنے کے لئے تبلیغ کریں تاکہ آپ کے جذبات کی تسکین ہو اور سگریٹ کے خلاف مزید نفرت ذہن میں آئے اور نئے دلائل آپ کے دماغ میں آئیں جو سگریٹ کے خلاف ہوں۔ یاد رہے کہ سگریٹ چھوڑنے کے بعد کبھی ایک سگریٹ بھی پینے کی کوشش مت کریں کیونکہ ایک سگریٹ کے کش لینے سے دوبارہ نئے سرے سے آپ اس کے عادی ہو جائیں گے۔



شراب

خمر (شراب) ایک الکوحلی مادہ ہے جو نشہ پیدا کرتا ہے۔

یہ بات محتاج بیان نہیں ہے کہ شراب کے کتنے مضر اثرات انسان کے عقل و جسم اور اس کے دین و دنیا پر مرتب ہوتے ہیں اور ایک خاندان کے لئے وہ کیا کیا تباہیاں لاتی ہے اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ قوم اور سماج کی مادی، اخلاقی اور روحانی زندگی کے لئے یہ کس قدر خطرناک ہے۔ ایک محقق نے بالکل صحیح کہا ہے کہ انسان کو شراب سے بڑھ کر کسی چیز نے زک نہیں پہنچائی۔ اگر دنیا کے ہسپتالوں کا جائزہ لے کر ان لوگوں کے اعداد و شمار جمع کئے جائیں جو شراب کی وجہ سے جنون اور لاعلاج امراض کا شکار ہو جاتے ہیں جو قتل و غارت کرنے لگ جاتے ہیں نیز اعصابی بیماریوں اور پیٹ و جگر اور ہائی بلڈ پریشر کے تکالیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں دولت سے ہاتھ دھو کر مفلس اور فلاش ہو کر رہ جاتے ہیں۔

عرب زمانہ جاہلیت میں شراب کے بہت متوالے تھے ان کی زبان میں شراب کے تقریباً ایک سو نام تھے اور ان کی شاعری میں شراب کی اقسام، اس کی خصوصیات اور جام و مینا اور محفل سرور کا ذکر بڑی خوبی کے ساتھ کیا گیا ہے۔

جب اسلام کی آمد ہوئی تو اس نے تربیت کا نہایت ہی حکیمانہ انداز اختیار کیا اور تدریجاً اسے حرام قرار دیا۔

اس نے سب سے پہلے نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع کیا اس کے بعد یہ بات ذہن نشین کروائی کہ شراب کا گناہ اس کے فائدہ سے بڑھ کر ہے اور اخیر میں سورہ مائدہ کی جامع آیت نازل ہوئی جس نے شراب کا قطعی حکم بیان کر دیا۔

”اے ایمان والو! شراب، جوا، استھان اور پانسے کے تیر بالکل نجس شیطانی کام ہیں

ان سے بچو تا کہ فلاح پاؤ“ (المائدہ) (۹۰)

مذکورہ آیت میں اللہ عزوجل نے شراب اور جوئے کی شدید مذمت بیان کی ہے اسے شیطانی عمل سے تعبیر کیا ہے اور اس سے اجتناب کو موجب فلاح مراد دیا ہے اس کی اگلی آیت میں اس کے جو مجموعی نقصانات بیان فرمائے ان میں ترک صلوة، بعض وعداوت اور اس کے روحانی نقصانات میں ذکر اللہ اور نماز جیسے دینی فرائض سے روکنا شامل ہے اس کے بعد اس سے باز آنے کی ہدایت بلیغ انداز میں فرمائی۔

فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَحِصُونَ ”پھر کیا تم ان چیزوں سے باز آ جاؤ گے؟“

اس قطعی بیان کے بعد مومنوں کا جواب تھا ”اے رب! ہم اس سے باز آ گئے اے رب! ہم اس سے باز آ گئے“

انہوں نے اس آیت کے نازل ہونے پر حیرت انگیز نمونہ پیش کیا جو شخص ہاتھ میں جام لئے پھر رہا تھا یہ آیت سنتے ہی اس نے منہ سے جام ہٹا دیا اور اسے زمین پر انڈیل دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی کہ شراب کس چیز سے بنائی جاتی ہے، بلکہ اس کے اثر یعنی نشہ کو قابل لحاظ سمجھا لہذا جس چیز میں نشہ لانے کی قوت ہو وہ خمر شراب ہے خواہ لوگوں نے اس کا کوئی سا نام رکھا ہو اور خواہ وہ کسی چیز سے تیار کی گئی ہو۔ تاجدار رسالت ﷺ سے جب پوچھا گیا کہ شہد، مکئی اور جو سے جو شراب بنائی جاتی ہے اس کا کیا حکم ہے تو آپ ﷺ نے اس کے جواب میں بڑی جامع بات ارشاد فرمائی۔

كُلُّ مُسْكِرٍ خُمْرٌ وَ كُلُّ خُمْرٍ حَرَامٌ ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔ (مسلم)

اسلام نے قطعی طور پر شراب حرام کر دی اور کم یا زیادہ مقدار میں پینے کا کوئی لحاظ نہیں کیا تا کہ اس راہ میں انسان کے قدم ڈگمانہ جائیں اور وہ گراوٹ اختیار نہ کرے اس لئے تاجدار انبیاء ﷺ نے فرمایا ہے۔

مَا اسْكِرَ كَثِيرَةٌ فَاقْلِيلُهُ حَرَامٌ جو چیز کثیر مقدار میں نشہ لائے اس کی قلیل مقدار بھی

حرام ہے۔ (احمد و ابوداؤد و ترمذی)

شراب نوشی کی تباہ کاریاں

شراب کا استعمال ان لوگوں میں زیادہ ہے جسے فائو سٹار سوسائٹی کہا جاتا ہے یہ وہ شراب خانہ خراب ہے جس نے مغلیہ سلطنت کا خاتمہ کیا، انگریز قوم جو اجتماعی شراب نوشی کی عادی ہے ان کی غیرت کا جنازہ نکل گیا اور حیاء نام کو نہیں اولاد والدین کے سامنے اچھی حرکتیں کرتی ہے لڑکی اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ کچھ بھی کرے ماں باپ سامنے بیٹھے ہوئے معمول کے مطابق اپنے کام میں مگن رہتے ہیں۔ وہ معاشرہ کیسے ترقی یافتہ ہے جہاں اخلاقی اور کردار نام کی کوئی شے نہ ہو جس کے عوام کا کردار جاہلانہ ہو وہ ملک جتنی چاہے ترقی کر لے اس کی عوام سکون کی نعمت سے محروم رہتے ہیں۔

شراب خور معاشروں میں خودکشی کے واقعات بہت زیادہ ہوتے ہیں علاوہ ازیں میاں بیوی میں لڑائی جھگڑے، ریپ، طلاق اور قتل کی وارداتیں کثرت سے ہوتی ہیں تاریخ عالم بتاتی ہے کہ بڑی بڑی سلطنتیں شراب کے جام میں بہہ گئیں۔

شرابی کی قوت مدافعت کمزور ہو جانے سے عام دوائیاں بھی اس پر اثر نہیں کرتیں اس لئے شرابی کو اگر کوئی مرض لاحق ہو جائے تو اس کا علاج نہایت مشکل سے ہوتا ہے شراب سے شروع میں جنسی قوت بڑھ جاتی ہے لیکن بعد میں اتنی کمزوری پیدا ہوتی ہے جو باعث ندامت بنتی ہے۔

ایک جائزے کے مطابق شرابی والدین کے ہاں غیر نارمل بچوں کی پیدائش کے واقعات زیادہ ملتے ہیں ان کے ہاں پیدا ہونے والے بچے کسی نہ کسی خرابی کا شکار ہوتے ہیں فراست یا ذہانت سے کورے یا جسمانی طور پر کسی نقص میں مبتلا ہو جاتے ہیں شراب وہ دشمن ہے جو فوراً آگ لگانے سے جلتی ہے اس طرح جو اس سے دوستی کرے اسے بھی جلا کر رکھنا دیتی ہے۔ دنیا اس وقت ایڈز کے خطرے سے لرزاں ہے لیکن ایڈز کے پیدا کرنے میں شراب اور دیگر نشہ آور چیزوں کا ہاتھ ہے۔

شراب اور جدید سائنس

اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے دینوں میں سے دینِ اسلام ہی یہ امتیاز رکھتا ہے، اس نے انسانی صحت و ثبات کے پیش نظر اشیاءِ خورد و نوش کی حلال و حرام یا جائز و ناجائز میں تقسیم کر کے نوعِ انسان پر احسانِ عظیم کیا ہے۔

ہندو مذہب میں ایون، بھنگ، چرس وغیرہ کا استعمال مذہبی شعائر میں داخل ہے۔ ویدوں میں مسکرات خاص کر سوم رس (بھنگ) کی تعریف کے پل باندھ دیئے گئے ہیں۔ عیسائی ممالک میں آج کل مذہبی تقاریب میں شراب کی اتنی افزونی ہوتی ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نہریں بہ رہی ہیں۔ عشاءِ ربانی کی رسم میں جس میں شراب بھگوئی ہوئی روٹی عبادت گزار مردوں، عورتوں، بوڑھوں اور بچوں میں تقسیم ہوا کرتی ہے۔ عیسائی مذہب میں بڑی اہمیت رکھتی ہے کیونکہ یہ روٹی مسیح کے گوشت سے اور اس میں ملی ہوئی شراب خونِ مسیح سے تشبیہ رکھتی ہے۔

دورِ حاضر میں غیر مسلم اقوام ترقی یافتہ ہوں یا پسماندہ میں شراب اور بعض دوسری نشہ آور اشیاءِ لوازمات اور ضروریاتِ زندگی سمجھی جاتی ہیں یہاں تک کہ جنگوں میں بھی فوجیوں کے لیے متحارب حکومتیں ان کی بہم رسانی کا انتظام کیا کرتی ہیں اور ان کے فوجی نظام بار برداری میں ان اشیاءِ خاص کر شراب کا میدانِ جنگ میں پہنچانا بہت بڑا بوجھ ہوا کرتا ہے۔ اسلام میں تمام مسکرات شراب، ایون، چرس، بھنگ وغیرہ حرام قرار دیئے گئے ہیں۔ ان کی مقدار زیادہ ہو یا کم یہی حکم رکھتی ہے۔

قرآن کریم میں واضح احکامات ہیں سورہ بقرہ رکوع ۲۷ میں فرمایا شراب اور جوئے میں بہت نقصانات ہیں پھر سورہ مائدہ رکوع ۱۲ میں فرمایا: ”یہ گندے کام شیطانی عمل ہیں پس ان سے بچتے رہو تا کہ تمہاری زندگی اچھی گزرے۔“ شیطان کے معنی گویا ہلاک و برباد ہونے والے کے ہیں گویا یہ کام ہلاکت و بربادی کے موجب ہوتے ہیں پھر فرمایا کہ شراب

اور جوئے کے ذریعہ شیطان تمہارے درمیان منافقت اور فساد پیدا کرتا ہے تاجدارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: جو چیز بڑی مقدار میں نشہ پیدا کرے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے اسلام میں حلال و حرام کی تقسیم انسانی صحت و ثبات کے لحاظ سے کی گئی ہے شراب اور دوسری نشہ آور چیزوں کے بد اثرات جو انسان کے جسمانی نظام پر پڑتے ہیں ان کا اندازہ مسکرات کے عادی لوگوں کی حالت سے شراب خانوں، چنڈ خانوں اور زمانہ حاضر کی کاک ٹیل پارٹیوں میں جا کر لگایا جاسکتا ہے بعض لوگ دنیا میں آجکل شراب کے عام رواج کے پیش نظر یہ کہا کرتے ہیں کہ طاقت کی خاطر اور شدتِ موسمِ سرما سے بچنے کے لئے اگر تھوڑی بہت شراب پی لی جائے جو نشہ سے چور نہ کر دے اور ہوش و حواس ٹھکانے رہنے دے تو اس میں کیا حرج ہے؟ لیکن ایسے لوگ مذکورہ بالا حدیث کو بھول جاتے ہیں اور یہ بھی نظر انداز کر دیتے ہیں کہ یہ ایک دلدل ہوتی ہے جس میں ایک دفعہ پھنس کر پھر نکلنا محال ہوتا ہے اور اس میں پھنسا ہوا نیچے ہی نیچے دھنستا چلا جاتا ہے۔

اگر کسی مضر چیز کی تھوڑی مقدار سے پرہیز نہ کی جائے تو اس کی بڑی مقدار سے بھی انسان نہیں رکتا۔ کسی چھوٹی بدی کے کرنے سے بڑی بدی کرنے کی جرأت پیدا ہوتی ہے۔ اسلام نے حرام اشیاء کو ایک سرکاری چراگاہ سے تشبیہ دی ہے جس کی حدود کے قریب بھی مویشی چرا نا خطرہ سے خالی نہیں ہوتا اور فرمایا کہ ان چراگاہوں کے نزدیک بھی نہ جایا کرو۔ اس مثال میں انسان کے نفس امارہ کو جانور قرار دیا گیا ہے جو برائی کی ترغیب دلاتا ہے۔ سرکاری چراگاہ کے باہر کنارے پر چرنے والا جانور اس کے اندر دل بھانے والا سبزہ دیکھ کر کنارے پر کھڑا ہی اس میں منہ مارنے کی کوشش کرتا ہے کچھ کھا بھی لیتا ہے پھر ایک قدم اندر رکھتا ہے پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھتا ہے حتیٰ کہ چراگاہ کے مرکز میں پہنچ کر پھر اس میں نکلنا پسند نہیں کرتا جب تک کہ کوئی اسے وہاں سے نہ بھگائے۔ لیکن انسان باختیارِ ہستی ہوتے ہوئے خود ہی اپنے نفس کو روکے تو روکے ورنہ کوئی دوسرا اس پر جبر نہیں کر سکتا اور اس

کی یہ آزادی بہ نسبت غیر ذی عقل حیوان کے اس کے اپنے لئے اکثر دفعہ زیادہ خطرناک ثابت ہوتی ہے۔

ہندوستان کے مدھیہ پردیش کے ضلع ریٹول میں چند دیہاتیوں نے ایک شراب خانے میں شرط لگائی کہ کون شراب کی دس بوتلیں کم سے کم وقت میں ختم کرتا ہے ایک نے بازی جیت لی لیکن سر اس کا چکرا گیا اور بے ہوش گر پڑا اور جان دے دی۔

(اے۔ پی۔ پی۔ از دہلی ۱۷۔ ۱۹۶۰ء)

انسانی تجربہ و مشاہدہ بتاتا ہے کہ بہت ہی کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ایک مرتبہ کوئی نشہ آور چیز کھایا پی کر پھر اس سے بچ نکلے ہوں۔ اور تھوڑا استعمال کرنے والے حدود سے باہر نہ نکل گئے ہوں اور انہوں نے اپنی صحت بُری طرح برباد نہ کر لی ہو۔

خبر رساں ایجنسی سٹار کی انڈیا نا پولیس امریکہ سے ۱۹۵۸ء کی اطلاع کے مطابق انڈیا نا یونیورسٹی کے ادارہ ادویہ کے پروفیسر ڈاکٹر رولو ہارجر نے اپنی رپورٹ میں جو طبی قانونی مسائل کی کمیٹی کے کتابچہ کا ایک حصہ ہے بتایا ہے کہ شراب کے نشہ کے اکثر اثرات دماغ پر پڑتے ہیں اور اس کی معمولی مقدار بھی اپنے بد اثرات دکھائے بغیر نہیں رہتی۔

اسلام نے شراب کے بد اثرات کے پیش نظر اس کو اُم الخبائث یا بد کاریوں کی جڑ قرار دیا ہے گویا نام بالکل صحیح ہے یعنی یہ اُم المسکرات نشہ آور چیزوں کی ماں ہے کیونکہ ہر نشہ آور چیز کی بھی خاصیت اور اثر ہوتا ہے اور جو نتائج اس کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں وہ بدرجہ اتم اس میں پائے جاتے ہیں بالفاظ دیگر تمام مسکرات کی مضرتیں اور نقصان اس ایک میں ہیں۔ ایون، بھنگ، پوست وغیرہ اگر اضمحلال و انحطاط پیدا کرتے ہیں اور ہمارے خون میں حدت و جوش پیدا کرتے ہیں تو یہ اس قسم کے تمام اثرات اپنے اندر رکھتی ہے۔ شراب میں بدست کبھی جوش میں آ کر گالیوں بلکہ مرنے مارنے پر اُتر آتا ہے کبھی رونے لگتا ہے اور کبھی خوفزدہ ہو کر کانپنے لگتا ہے۔

مخمور انسان ایسی ایسی عجیب، نازیب اور انسانیت سوز حرکات کا ارتکاب کرتا ہوا نظر آتا ہے کہ کوئی باوقار انسان انہیں دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔

حال ہی میں جاپانی پولیس نے شراب سے بدمست ہو کر بکواس اور نامعقول حرکات کرنے والوں کے ساتھ ایک نہایت ہی مضحکہ آمیز سلوک کرنا شروع کر دیا ہے جب وہ اس حالت میں ہوتے ہیں تو متعلقہ پولیس افسران ان کی تمام خرافات ٹیپ ریکارڈ یعنی آواز محفوظ کرنے کے آلہ میں بند کر لیتے ہیں جب اس کے ہوش ٹھکانے لگتے ہیں تو وہ ریکارڈ لگا کر اسے سناتے ہیں وہ بیچارہ ندامت اور شرمندگی سے سر جھکا لیتا ہے اور پانی پانی ہو جاتا ہے۔

ایک اور دلچسپ پہلو گودوسروں کے لئے نہایت مضر اور خطرناک ثابت ہوتا ہے یہ ہے کہ ایک بدمست اپنے ساتھی کو خواہ وہ نہ پینے والا ہو، شراب پینے پر مجبور کرتا ہے خمار میں وہ بڑا خیر خواہ، فراخ دل، سخی اور شاہ مزاج بنا ہوتا ہے اور دوسروں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے اپنی بساط سے کہیں زیادہ خرچ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے بعض دفعہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ کوئی ناواقف پینے والوں میں اتفاق سے پھنس جائے تو نشے میں چور ہو کر وہ اسے بھی مجبور کرتے ہیں بلکہ اسے گرا کر اس کے منہ میں جبراً شراب انڈیل دیتے ہیں۔

بمبئی میں مل مزدور عورتیں اور مرد کارخانوں سے تنخواہ لے کر سیدھے تازہ کی دکانوں پر بچے ساتھ لئے ہوئے پہنچ جاتے ہیں، خود پیتے ہیں اور چھوٹے بچوں کو مار مار کر خود پلاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ایسی مجالس کے قریب جانے سے بھی منع کیا ہے۔

ہم یہاں دانا یاں فرنگ کی عفل پر اظہار حیرت کئے بغیر نہیں رہ سکتے وہ کوکین بھنگ چرس خواب آور مسکرات، افیون اور اس کے مرکبات وغیرہ کے مختلف ممالک میں استعمال اور ان کی برآمد و درآمد پر تو کڑی نگرانی اور ان سے متعلقہ جرائم کے انسداد کے لئے عبرت ناک سزائیں مثلاً عمر قید تجویز کرنے کے حامی ہیں لیکن ام النجابت شراب سے جس نے ان

کے ملکوں میں ان کے اپنے قول کے مطابق دوسرے مسکرات سے کہیں زیادہ تباہی مچا رکھی ہے یہ لوگ بالکل غافل ہیں اور اس کے خلاف کوئی عملی قدم یا صرف آواز اٹھانے کی بھی جرأت نہیں کرتے بلکہ وہ اسے اپنے معاشرہ اور رسم و رواج کا اہم جزو اور غذا اور لباس کی طرح ضروریاتِ زندگی میں سے قرار دیتے ہیں۔

یو۔ این۔ او (اقوام متحدہ) کے کمیشن متعلقہ مسکرات کے ۱۹۵۸ء کے اجلاس میں اس امر پر اتفاق کیا گیا کہ ایون اور اس کے مرکب اور دیگر اس قسم کی خواب آور اشیاء کے تاجروں کو عبرت ناک سزائیں دینا نہایت مؤثر اقدامات سے ہیں اور اس سلسلہ میں ان ممالک کی خدمات کو سراہا گیا ہے جن میں ایسے مجرمین کو سخت سے سخت سزائیں مثلاً عمر قید یا موت کی سزا دی جاتی ہے۔

چنانچہ ترکی، ایران اور بعض ممالک میں ایسے تاجر پھانسی پر لٹکائے جاتے ہیں۔ امریکہ میں ۱۹۵۸ء میں ایک ایسے تاجر کو دو مختلف جرموں میں بیس بیس سال کی سزا ملی اور ساتھ فیصلہ میں ان کے یکے بعد دیگرے نافذ کئے جانے کا حکم تھا۔ اس مجلس کے اقتصادی و معاشرتی ادارے کی کمیشن برائے انسدادِ مسکرات و منشیات نے اپنے سالانہ اجلاس میں جو ماہ مئی ۱۹۶۱ء میں ہوا یہ تسلیم کیا گیا کہ موجودہ تجویز کردہ سزائیں مختلف ممالک میں ان اشیاء کی تجارت اور سمگلنگ میں روک تھام پیدا کرنے میں ناکام رہی ہیں زیادہ سخت سزائیں تجویز کرنے کی متعلقہ حکومتوں سے سفارش کی ہے۔

لیکن یہ بین الاقوامی ادارہ جو خدمتِ حلق کا مدعی ہے شراب کے خلاف کوئی اقدام کرنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ وہ اقوام جن کے ہاتھوں میں یو۔ این۔ او کی باگ ڈور ہے ایسا قدم اٹھانا نہیں چاہتیں اور ان کے نمائندگان رائے عامہ کا مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں رکھتے حالانکہ ان دانشوروں کے ممالک بالخصوص چوٹی کے ترقی یافتہ ملکوں برطانیہ، امریکہ، روس وغیرہ کے رہنماؤں کی تقاریر، ان کے رجسٹرار جنرل، پولیس عدلیہ اور ادارہ ہائے

انسداد جرائم اطفال کی سالانہ رپورٹوں سے عیاں ہے کہ شراب کا استعمال نوخیز لڑکوں، لڑکیوں میں دن بدن بڑھ رہا ہے جس کے باعث ان میں جرائم، بدکاری، ناجائز پیدائش، مہلک امراض، بدمست موٹر ڈرائیوروں کے ہاتھوں سے اتلافِ جان کی رفتار تیز تر ہوتی جا رہی ہے اور ہر قسم کی انسدادی تدابیر یہ خطرناک رورکنے میں ناکام ثابت ہو رہی ہیں۔

اے۔ ایف۔ پی کی ماسکو ہے ۵ جولائی ۱۹۵۸ء کی خبر کے مطابق روس کے وزیر اعظم خروشیف نے لینن گرڈ کے کارخانہ کروف میں مزدوروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا شراب ہماری مجلسی زندگی میں تباہ کن اثرات پیدا کر رہی ہے۔ اس نے مزدوروں کی صحت کی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں عائلی زندگی برباد کر دی ہے جرائم کی رفتار تیز کر کے اقتصادی پیداوار کو خطرناک نقصان پہنچایا ہے ہم اس کے خلاف ان تھک جنگ لڑیں گے۔

لیکن ماسکو ریڈیو کی ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۸ء کی اطلاع کے مطابق اس ان تھک جنگ لڑنے والے لیڈر اشتراکیت نے اس اعلانِ جنگ کے صرف تین ماہ بعد اپنے آبائی گاؤں کالینوفکا میں تقریر کرتے ہوئے اس خونخوار دیو کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے بے بسی ملاحظہ ہو ہم سوویت یونین میں امتناعِ شراب کا قانون ہرگز نافذ نہیں کرنا چاہتے۔ مے نوشی ہمارے رسم و رواج کا جزو ہے ہمارے لوگوں کو شراب پینے سے کوئی نہیں روکتا مگر اس کے باوجود یہ ضروری ہے کہ انسان عزت و وقار کو ملحوظ خاطر رکھے نئے قانون کے مطابق جو زیر تجویز ہے شراب پینے والا، میخانے سے صرف ایک جام حاصل کرنے کا مستحق ہوگا۔

اس کے ساتھ مسٹر خروشیف نے یہ بھی انتباہ کیا کہ اگر اسے دوسرا جام پینے کی خواہش ہوگی تو یقیناً وہ کسی دوسرے میکدے کا رخ کرے گا مگر میکدہ سے میکدہ کی سیرا سے جیل کی ہوا اکلانے گی۔

اس اعلانِ جنگ کے پورے ایک سال بعد ۱۰ جولائی ۱۹۵۹ء میں روزنامہ پرودانے بال بچے دار عورتوں کی ایک جماعت کا مرسلہ شائع کیا جس میں ان عورتوں نے مطالبہ کیا

کہ عادی شراب خوروں کو جبراً شفاخانوں میں اس وقت تک زیر علاج رکھا جائے جب تک کہ وہ مکمل شفا یاب نہ ہو جائیں اور علاج معالجہ کے اخراجات کی جزوی ذمہ داری اٹھانے پر انہوں نے اپنی آمادگی کا اظہار کیا۔

انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ حکومت کے اقدامات مثلاً ووڈ کا (روسی شراب) کی قیمت بڑھانا بد مستی پر چالان، ماسکو سے اخراج وغیرہ۔ شراب خوروں پر حسب منشا اثر پیدا کرنے کے لئے ناکافی اور ناکام ثابت ہوئے ہیں کوئی ماں یا بیوی اپنے یا خاوند کا چالان کیا جانا پسند نہیں کرتی ان عورتوں نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ ایسے شراب خوروں کی تنخواہیں ہمیں بھیجی جائیں کیونکہ ان میں سے اکثر اپنا سارا روپیہ بلکہ کپڑے اور اساس البیت کی نہایت ضروری اشیاء بھی فروخت کر کے شراب پر اڑا دیتے ہیں۔

روسی اخبار ازوسیہ کے حوالہ سے رائٹر نے ۱۸ فروری ۱۹۶۱ء کو خبر بھیجی کی مسٹر خروشیف نے جو تقریر وونیز میں کاشت کاروں کو مخاطب کرتے ہوئے کی اس میں کہا ”امریکہ کو برابر پیداوار بڑھانے کے لئے ہر جمہوریہ کو سخت ترین قوانین بنانے چاہئیں اور بڑا اہم امر یہ ہے کہ تمام پبلک کو شراب خوروں، منافع خوروں اور مخلوق کا خون چوسنے والوں کے خلاف ابھارنا چاہئے۔“

دیگر اشتر کی ممالک میں بھی شراب کی زیادتی اور کثرت استعمال کی نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ ان کی حکومتوں کے بعض بڑے ذمہ دار حکام بھی تمام اخلاقی حدود اور قانونی پابندیاں توڑ کر اپنے لیے مقدار سے زیادہ سے زیادہ ناجائز طور پر حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ وارسا دار السلطنت پولینڈ سے خبر رساں ایجنسیوں پی۔ پی۔ اے اور ڈی۔ پی۔ اے کی ۱۵ جولائی ۱۹۶۱ء کی اطلاع ہے کہ حکومت کے مملوکہ کارخانہ شراب سازی کے نگران اعلیٰ کے گھر پر ایک دعوت میں حکومت کے وکیل اعلیٰ شریک ہوئے۔ انہیں پیاس لگی اور ٹھنڈا سادہ پانی پینے کی خواہش ہوئی وہ صاحب خانہ کے باورچی خانہ میں جا پہنچے پانی

کے نل کی ٹونٹی گھمائی تو پانی کی بجائے ووڈ کا شراب بہہ نکلی۔ نگران صاحب چوری چھپے کارخانہ سے اپنے بنگلہ تک اس نالی کے ذریعہ شراب پہنچاتے تھے سرکاری اموال کے سرقہ کے الزام میں ان پر مقدمہ چلایا گیا۔

فرانس میں شراب کے خلاف آواز اٹھتی دیکھ کر جولائی ۱۹۵۹ء کو شراب تیار کرنے کے کارخانوں کے مالکوں کی مجلس کے صدر اور اس صنعت کے دیگر برسر اقتدار لوگوں نے مملکت فرانس کے صدر سے مل کر مطالبہ کیا کہ وہاں عام اعلان کا اعادہ کرے کہ شراب ہمارا قومی مشروب ہے۔

یوں تو شراب پینے سے صحت کے برباد ہونے کے ہزاروں واقعات ہر ملک میں پیش آتے رہتے ہیں لیکن ان ملکوں میں جو شراب خوری کے مرکز ہیں اس کی تباہ کاریاں حیرت میں ڈال دیتی ہیں۔

فرانس جہاں ہوٹلوں میں شراب سستے داموں دستیاب ہوتی ہے مگر پینے کا سادہ پانی قیمتاً بھی مشکل ملتا ہے اس کی ۱۹۵۶ء کی اعداد و شمار کی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس ملک میں ہر سال صرف شراب خوری سے پیدا ہونے والے مہلک امراض سے پندرہ ہزار نفوس لقمہ اجل ہوتے ہیں اور اس سے کئی گنا زیادہ افراد ایسے امراض میں مبتلا ہو کر زندگی اور موت کے درمیان سسک رہے ہوتے ہیں گویا ہر پینتیس منٹ کے بعد ایک قیمتی جان سمٹے اس خونخوار دیوی کے نبھینٹ چڑھتی ہے۔

یو۔ ایس۔ امریکہ میں جیسا کہ صدر مجلس امتناع شراب امریکہ نے شاہ سعود والی سجاز کو ان کے ملک میں شراب اور دیگر مسکرات کے امتناع پر تہنیت پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ اڑسٹھ ہزار انسان شراب خوری سے ہر سال ہمارے ملک میں ہلاک ہوتے ہیں۔

ان اعداد و شمار سے تمام دنیا میں صرف اس ایک تباہ کن نشہ سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد کا بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

یورپین ممالک اور ان کی نوآبادیات اور زیر اثر ملکوں میں کرسمس (بڑا دن) اور نیوایر ڈے پر عوام تو الگ رہے مذہبی رہنما بھی شراب بے دریغ پیتے ہیں اور ضبط نفس کی تمام حدود توڑ کر وہ لوگ اپنی جو حالت بنا لیتے ہیں ناگفتہ ہوتی ہے اور ان تقاریب پر نوخیز لڑکے اور لڑکیاں جن حرکات نازیبا شنیع افعال اور سنگین جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں ان پر ان تمام ممالک کے ابتدائی ایام جنوری کے اخبارات خوب روشنی ڈالتے ہیں۔

عالمی زندگی پر شراب خوری کے اثرات کی نسبت امریکہ کی ریاست آریگن کی الکحل ایجوکیشن کمیٹی و مجلس اصلاح شراب خوری کے ڈاکٹر ایوارڈ ایم سکاٹ کی تحقیق قابل غور ہے اور اس کی رائے سے دوسرے اس قسم کی تحقیق کرنے والے ڈاکٹر بھی متفق ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس ریاست میں شراب خور مردوں میں چھپن فیصد اپنی عالمی زندگی طلاق دے کر ختم کرتے ہیں اور شراب خور عورتوں میں اسی فیصد۔

ویٹیکن سٹی و عیسائی مذہب کے سب سے بڑے فرقہ رومن کیتھولک کا مذہبی مرکز اور یورپ کے شہر کے مشہور اخبار ”اوزرو یورومانو“ نے ۲۰ نومبر ۱۹۶۰ء کے نمبر میں بدیں الفاظ کا کٹیل و شراب جس میں مختلف قسم کے شراب اور مصالحہ جات ملائے جاتے ہیں، کے خلاف آواز اٹھائی۔ اس کا گاہے گاہے پینا تو کسی حد تک پسندیدہ ہے لیکن اس کا روزانہ استعمال جسمانی اور اخلاقی تباہی کا موجب ہوتا ہے اس کے بدنتائج میں مرض شراب خوری، جگر و دل اور شریانوں کے نقائص، جلدی امراض کی جانب رجحان، دماغ پر خون کا دباؤ، اعصابی کمزوریاں، رعشہ، بے خوابی جن کے ساتھ پریشان کن خوابیں آتی ہیں اور بدنی اور اخلاقی تباہی ہوتی ہے اس کے ساتھ اس نے ایک سوال اٹھایا اور کاکٹیل (لفظی معنی مرغ کی دم) کی جسے بچھو کی دم کہنا بجا ہے۔ اخلاقی ضرر رسانی کا کیا علاج کیا جائے؟

عیسائی مذہب میں عشاء ربانی کی تقریب بڑی اہمیت رکھتی ہے اور اس کا اہم جزو شراب ہوتا ہے۔ شراب کے خلاف اس کے مرکز سے آواز اٹھنا معنی دارد۔ ماسکو کے اخبار

ترؤد ۱۹ جولائی ۱۹۵۹ء کی خبر ہے ایک بدمست شرابی ڈرائیور نے تین بچے جو اپنے سکول سے نکلے ہی تھے کار کے نیچے کچل کر ہلاک کر دیئے۔ ماتحت عدالت نے سزائے موت دی جو عدالت عالیہ نے بھی بحال رکھی۔

کاش یہ ممالک شراب کی ضرور سامنیوں سے سبق سیکھتے اور اس انسداد کے لئے کوئی عملی قدم اٹھاتے۔

تاجدار انبیاء ﷺ نے تاکید حکم دیا۔ شراب مت پیو کیونکہ یہ تمام بدیوں کی چابی ہے حتیٰ کہ ایسے برتنوں کے استعمال سے بھی منع فرمایا جو بالعموم شراب کے پینے کے کام میں لائے جاتے ہیں۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس)

لعنتوں کا بندل

امام طبرانی فی الکبیر، حاکم فی المسند ربک، بیہقی فی شعب الایمان اور ضیاء القدری حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے لعنت فرمائی ہے۔

- ۱۔ شراب پر
- ۲۔ شراب نچوڑنے والے پر بھی
- ۳۔ نچروانے والے پر بھی
- ۴۔ پینے والے پر بھی
- ۵۔ اٹھانے والے پر بھی۔
- ۶۔ جس کی طرف اٹھا کر لے جانی جائے اس پر بھی۔
- ۷۔ اس کے بیچنے والے پر بھی
- ۸۔ اور خریدار پر بھی
- ۹۔ پلانے والے پر بھی۔

۱۰۔ مانگنے والے پر بھی (کنز العمال ج ۵ ص ۳۵۰)

یہ سب لوگ اسی وجہ سے لعنتی ٹھہرے کہ انہوں نے ایک ایسی چیز معاشرے میں پھیلائی جس نے معاشرے کو تباہ کر دیا۔

بدکاریوں کی بنیاد

تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شراب تمام فواحش کی جڑ ہے اور تمام کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ کی چیز ہے۔ (طبرانی)

شراب نہ پیو کیونکہ یہ برائی کی چابی ہے۔ (ابن ماجہ)

ہر سمجھ دار انسان اس بات کو تسلیم کرے گا کہ ہر وہ برائی اتنی دیر تک ہی محسوس کی جاتی ہے جب تک کہ انسان کا دماغ ساتھ دے اور جب دماغ ہی جام ہو جائے تو انسان عقل و شعور سے خالی حیوانیت کا ایک ڈھانچہ ہی رہ جائے گا، حیوان کو اس قدر امتیاز رہتا ہے کہ فلاں بچہ میرا ہے یہ میرا مالک ہے یہ میرا گھر ہے کیونکہ اس کو جو فہم و فراست کا نظام عقل و شعور، قدرت کاملہ نے دے رکھا ہے وہ اس حد تک تو قائم ہے لیکن شرابی نے تو اس قدر کی بھی حفاظت نہیں کی جس کی بناء پر اسے ہر گناہ کا مرتکب شمار کیا گیا ہے۔

حضرت عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے کہ شراب سے بچ جاؤ یہ ہر گندگی کی جڑ ہے تم سے پہلے لوگوں میں گوشہ نشینی میں عبادت میں مصروف تھا کہ ایک گمراہ عورت اس کے عشق میں مبتلا ہو گئی اس نے اس کے پاس اپنی لونڈی بھیجی اور پیغام دیا کہ فلاں عورت نے تمہیں کسی گواہی کے لئے بلا بھیجا ہے وہ عبادت چھوڑ کر اس کے ساتھ روانہ ہو گیا اس لونڈی نے یوں کہا کہ جب وہ کسی دروازے سے گزر جاتا تو وہ اسے پیچھے سے بند کر دیتی تھی کہ ایک خوبصورت عورت کے پاس پہنچ گیا جس کے پاس شراب کی شیشے کی صراحی پڑی ہوئی تھی اور ایک کم سن بچہ بھی۔ وہ عورت کہنے لگی! بخدا میں نے تمہیں کسی گواہی کے لئے تو نہیں بلایا بلکہ اس لیے بلایا ہے کہ یا تو مجھ سے زنا کرو۔“ یا اس شراب کی صراحی میں ایک

پیالہ بھر کر پی لو، یا اس لڑکے کو قتل کر دو، اس نے فیصلہ کیا کہ بدکاری یا بچے کا قتل تو میرے لیے انتہائی ناممکن ہے البتہ شراب کا ایک پیالہ مجھے پلا دو اس عورت نے شراب کا پیالہ بھر کر اسے پلا دیا جب اس نے پیا، تو کہنے لگا کہ ایک اور پیالہ پلا دیجئے اس نے ایک اور پیالہ دے دیا۔ پھر کہنے لگا کہ ایک اور پیالہ پلا دیجئے حتیٰ کہ شراب کے نشہ میں جب وہ دھت ہوا تو اس نے اس عورت سے زنا بھی کیا اور اس کے بعد کم سن بچے کو بھی قتل کر دیا حتیٰ کہ وہ سب کچھ کر گزرا جسے پہلے وہ ناجائز سمجھتا تھا۔

اس قصہ کے ذکر کے بعد حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شراب سے گریز کرو اللہ عزوجل کی قسم! یہ شراب اور ایمان دونوں یکجا نہیں ہو سکتے ایک آتا ہے تو دوسرے کو بھگا دیتا ہے۔ (نسائی، بیہقی فی شعب الایمان)

یہ واقعہ دارقطنی کے حوالے سے اور ابن الجوزی دونوں نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا شدید کمزور گناہ ہے۔ جبکہ دونوں نے اسے موقوف صحیح مانا ہے۔

شیطان کا چیلنج:

دیکھیں (کنز العمال ج ۵ ص ۲۸۶-۲۸۷)

حضرت سیدنا وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنی اسرائیل میں ایک بزرگ تھے ایک بار وہ کہیں تشریف لے گئے راستے میں ایک موقع پر اچانک پتھر کی ایک چٹان اوپر کی جانب سے سر کے قریب آ پہنچی انہوں نے ذکر اللہ شروع کر دیا وہ دور ہٹ گئی پھر خوفناک شیر اور درندے ظاہر ہونے لگے مگر وہ بزرگ نہ گھبرائے اور اللہ عزوجل کے ذکر میں لگے رہے جب وہ بزرگ نماز میں مشغول ہوئے تو ایک بہت بڑا سانپ پاؤں سے لپٹ گیا یہاں تک کہ سارے بدن پر پھرتا ہوا سر تک پہنچ گیا وہ بزرگ سجدہ کا ارادہ فرماتے تو وہ چہرے سے لپٹ جاتا وہ سجدے کے لئے سر جھکاتے یہ لقمہ بنانے کے لئے جائے سجدہ پر منہ کھول دیتا مگر وہ بزرگ اسے ہٹا کر سجدہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے جب نماز سے فارغ ہوئے

تو شیطان کھل کر سامنے آ گیا اور کہنے لگا، یہ ساری حرکتیں میں نے ہی آپ کے ساتھ کی ہیں آپ بہت ہمت والے ہیں میں آپ سے بہت متاثر ہوا ہوں لہذا اب میں نے طے کر لیا ہے کہ آپ کو کبھی نہیں بہکاؤں گا مہربانی فرما کر آپ مجھ سے دوستی فرمائیں۔

اس اسرائیلی بزرگ نے شیطان کے اس وار کو بھی ناکام بناتے ہوئے فرمایا میں تجھ سے ہرگز دوستی نہیں کروں گا بولا اچھا، اپنے اہل و عیال کا احوال مجھ سے دریافت کر لیجئے، کہ آپ کے بعد ان پر کیا گزرے گی فرمایا، مجھے تجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ شیطان نے کہا، پھر یہی پوچھ لیجئے کہ میں لوگوں کو کس طرح بہکاتا ہوں فرمایا، ہاں یہ بتا دو، بولا میرے تین جال ہیں (۱) بخل (۲) غصہ (۳) نشہ اپنے تینوں جالوں کی وضاحت کرتے ہوئے جب کسی پر بخل کا جال پھینکتا ہوں تو وہ مال کے جال میں الجھ کر رہ جاتا ہے اس کا یہ ذہن بناتا رہتا ہوں کہ تیرے پاس مال بہت قلیل ہے تو خوب دل لگا کر محنت کر پیسہ ہوگا تو کام آئے گا آہستہ آہستہ وہ حلال و حرام کی تمیز اٹھا دیتا ہے حقوق واجبہ میں خرچ کرنے سے بھی باز رہتا ہے دوسرے لوگوں کے مال کی طرف بھی مائل ہو جاتا ہے اور یوں مال کے جال میں پھنس کر نیکیوں سے دور ہو کر گناہوں کے دلدل میں اتر جاتا ہے جب کسی پر ”غصہ“ کا جال ڈالنے میں کامیاب ہو جاتا ہوں تو جس طرح بچے گیند کو پھینکتے اور اچھالتے ہیں میں اس غصیلے شخص کو شیطان کی جماعت میں اسی طرح پھینکتا اور اچھالتا ہوں غصیلے شخص علم و عمل کے کتنے ہی بڑے مرتبے پر فائز ہو اور کیسا ہی مستجاب الدعوات ہو خواہ اپنی دعاؤں سے مردے تک زندہ کر سکتا ہو میں اس سے مایوس نہیں ہوتا مجھے امید ہوتی ہے کہ کبھی نہ کبھی وہ غصہ میں بے قابو ہو کر کوئی ایسا جملہ بک دے گا جس سے اس کی آخرت تباہ ہو جائے گی رہا ”نشہ“ تو میرے اس جال کا شکار یعنی شرابی اس کو تو میں بکری کی طرح کان پکڑ کر جس برائی کی طرف چاہوں لئے لئے پھرتا ہوں۔ (تنبیہ الغافلین)

برے انجام کا خطرہ

”جو شخص شراب پیے گا ایمان کا نور اس کے اندر سے نکل جائے گا“

(کنز العمال ج ۵ ص ۳۳۹)

”شراب گندگیوں کی جڑ ہے جو پیے گا تو چالیس روز اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اگر اس حالت میں مر گیا کہ یہ اس کے پیٹ میں ہوئی وہ جاہلیت کی موت مرے گا“

(الکنز ج ۵ ص ۳۳۹)

”بیشک خبائث کو ایک کمرے میں بند کر کے تالا لگا دیا گیا اور اس کی چابی شراب مقرر کردی گئی، جو شراب پیئے گا وہ ان خبائثوں (گندگیوں) میں گر گیا“ (الکنز ج ۵ ص ۳۵۷)

”جو شخص اپنی بیٹی یا کسی رشتہ دار کا نکاح کسی شرابی سے کر دے گا تو گویا اس شخص نے اس لڑکی کو دوزخ کی طرف دھکیل دیا۔“ (حوالہ مذکورہ)

”آدمی ہمیشہ اپنے دین کی گنجائش میں رہتا ہے جب تک کہ وہ شراب نہ پی لے جب وہ شراب پی لیتا ہے اللہ عزوجل اس سے اپنا پردہ چاک کر لیتا ہے اور شیطان اس کا دوست بن جاتا ہے اور اسے ہر برائی کی طرف دھکیل دیتا ہے اور ہر نیکی سے دور کر دیتا ہے۔“

(طبرانی فی الکبیر۔ الکنز ج ۲ ص ۳۳۶)

”جو شخص کٹائی کے زبانی میں انگوروں کو روک دے کہ وہ کسی یہودی یا عیسائی سے سودا کرے کہ وہ اس سے شراب بنالے تو اس نے آنکھوں سے دیکھ کر دوزخ میں چھلانگ لگا دی۔ البہقی فی شعب الایمان عن بریرہ رضی اللہ عنہ (الکنز ج ۵ ص ۳۵۷)

”جو شخص عقل کو ڈھانپنے والی چیز اور نشہ آور مشروب حرام ہونے کے بعد پیئے گا اور نہ ہی توبہ کرے اور نہ ہی باز آئے وہ تجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے ہوں بروز قیامت کو۔“

(ابن عساکر عن معاویہ رضی اللہ عنہ الکنز ج ۵ ص ۳۵۸)

”شرابی جب بروز قیامت اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا تو وہ مدہوش ہوگا“

تو اللہ عزوجل اس سے پوچھے گا تجھے خرابی ہو تم نے کیا پی رکھا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ شراب؟ تو حکم ہوگا کیا میں نے اسے مجھ پر حرام نہیں کر رکھا تھا؟ تو کہے گا کیوں نہیں تو حکم ہوگا اس کو جہم کی طرف لے جاؤ۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۵)

”شراب کی ہر مقدار میں کوڑے مارو خواہ تھوڑی ہو یا بہت اس کا اول بھی حرام اور اس کا آخر بھی حرام ہے۔ (الکنز ج ۵ ص ۳۵۵)

”ہر نشہ آور شراب ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا اور اس کی عادت ہی میں مر گیا اسے آخرت میں نہیں پئے گا۔ (الکنز ج ۵ ص ۳۲۶)

شرابی اور ارتداد کا خطرہ

شرابی ضعیف الایمان ہے اور اسے ہر وقت مرتد ہونے کا دوسو گھیرے رکھتا ہے بعض بدنصیب تو ارتداد کے نرغے میں ایسے پھنسے کہ واپس نہ آسکے چنانچہ ذیل کے واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر بن امیہ خلف کو شراب کی سزا میں خیبر تک ملک بدر کر دیا تو ہرقل سے جا ملا اور نصرانی ہو گیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ اس کے بعد کبھی بھی کسی مسلمان کو ملک بدر نہیں کروں گا۔ (الکنز ج ۵ ص ۳۷۶)

ملک بدر کرنے کا حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تعزیری عمل تھا جسے وقتی مصلحت کے لئے ان کے اجتہاد نے جائز سمجھا کہ یہ دوسرے لوگوں کو خراب نہ کرے۔ ایک اور واقعہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے واقعہ تو خاصا طویل ہے تاہم خلاصہ یہ ہے کہ ایک شرابی کو حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے سر موٹا ہوا، منہ کالا کیا اور لوگوں میں اسے پھرایا اور اس کے ساتھ لوگوں کو کھانے پینے سے بائیکاٹ کرنے کا حکم دے دیا۔ اس نے انتقاماً تین باتوں کی ٹھان لی کہ ان میں سے ایک ضرور کروں گا۔

۱۔ ابو موسیٰ الاشعری کو قتل کر دوں۔

۲۔ شام کے محاذ پر چلا جاؤں۔

۳۔ دشمن اسلام کے ساتھ مل کر کھاؤں

یہ علیحدہ بات ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کی زجر و توبیح سے بھرا ہوا خط لکھا کہ آئندہ ایسا کرو گے تو تمہارا بھی منہ کالا کر کے پھرایا جائے گا اور بائیکاٹ ختم کرا دو اور اسے دو سو درہم کے علاوہ کچھ سامان بھی دے دیا لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ اس شرابی کا یہ جملہ کہ میں دشمن اسلام کے ساتھ جا ملوں گویا مرتد ہونا اس کے لئے کوئی غیر معمولی کیس نہیں تھا اور یہی ضعف ایمان کی دلیل ہے۔

شراب کا عادی اور کفر و شرک

جب کسی عمل بد کو شرک اور کفر کہہ دیا جائے یا اس کے مشابہہ قرار دیا جائے تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس عمل کی قباحت کس قدر سنگین ہوگی چنانچہ ذیل میں عادی شرابی کے متعلق جو روایات دی جا رہی ہیں اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ منشیات کا رسیا اسلامی تعلیمات کی رو سے کس قدر بد نصیب شمار کیا گیا ہے۔

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم شراب کا عادی بت پرستوں کی طرح ہے۔ ابو نعیم کا کہنا ہے کہ یہ حدیث صحیح سند والی اور ثابت (متن والی) ہے۔ (بحوالہ ابن البخار۔ کنز العمال ج ۵ ص ۴۸۷/۴۸۸)

”جو شخص شراب پئے گا وہ بت پرست کی مانند ہے اور شراب پینے والی لالت اور عزی کے پجاریوں کی طرح ہے“ (حادث عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) (الکنز ج ۵ ص ۳۳۸)

”جو شخص بوقت صبح شراب پئے وہ پچھلے پہر تک ایسا ہوگا جیسا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والا ہو اور جو شخص رات کو پئے گا تو وہ صبح تک ایسا ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والا ہو اور جو شخص اس قدر پئے کہ نشہ چڑھ جائے اللہ عزوجل چالیس روز تک اس کی کوئی نماز قبول نہیں کرتا اور اگر وہ اسی حالت میں مر گیا کہ اس کی رگوں میں

اس کا کوئی حصہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مر گیا۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۲)
 ”جو شراب کے نشے میں مر گیا وہ بت پرستوں کی طرح ہو گیا۔ (الدیلمی عن عبد اللہ بن عمر

رضی اللہ عنہ) (کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۳)

”جو شخص اللہ عزوجل سے اس حالت میں ملا کہ شراب کا رسیا ہو وہ اللہ تعالیٰ سے کسی صنم
 (بت) کے پجاری کی طرح ملے گا۔“ (کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۳)

”ایک اور روایت میں ہے جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ وہ شراب کا عادی ہو وہ
 اللہ عزوجل سے بتوں کے پجاریوں کی طرح ملے گا۔ (طبرانی فی الکبیر و ابو نعیم فی الحلیہ ابن
 عباس رضی اللہ عنہ) (الکنز ج ۵ ص ۳۵۰)

”جب بندہ خدا شراب کا پیالہ ہاتھ میں پکڑتا ہے تو اس کا ایمان باللہ سے اللہ عزوجل کے
 واسطے دیتا ہے کہ اسے مجھ پر داخل نہ کر کیونکہ میں اور وہ دونوں ایک برتن میں نہیں رہ سکتے
 اگر شرابی انکار کر دے تو ایمان اس سے نفرت کھا کر چالیس روز تک واپس نہیں آتا اگر وہ
 توبہ کر لے تو اللہ عزوجل اس پر التفات فرمائے گا۔

(لیکن) جو حصہ اس کی عقل سے سلب ہو جائے گا وہ کبھی اس کی طرف واپس نہیں

لوٹے گا۔ (دیلمی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ) (الکنز ج) (جلد ۵ ص ۳۵۶)

شراب اور تعزیری احکام

جب مدینہ منورہ میں شراب کے حرام ہونے کا اعلان ہوا اس وقت مدینہ کی گلیوں کا
 نقشہ آج اہل علم سے اوجھل نہیں ادھر سے سورہ مائدہ کی آیت اتری تو تاجدار رسالت ﷺ
 نے ایک شخص کو سنادی، بس پھر کیا تھا کہ منادی، مدینہ پاک کی گلیوں میں خشک پاؤں آواز
 دیئے جا رہا ہے اور آیت مقدسہ اور تاجدار مدینہ ﷺ کا اعلان بھی کہ لوگو! ”شراب حرام ہو
 گئی ہے“

وہ مسلمان بھی کیا تھے بس بجلی کے کرنٹ کی طرح آیت سنتے ہی جہاں پہنچے تھے رک

گئے اور ہر چیز کو توڑ مروڑ یا کسی کے ہاتھ میں شراب کا پیالہ تھا تو اسے اس نے پھینک دیا کسی نے مشکوں کو توڑ ڈالا اگر منہ میں شراب کے گھونٹ تھے تو اسے اُگل دیا جام اور صراحیوں کوڑا کرکٹ بن گئے مدینہ منورہ کی گلیوں میں شراب پھیل کر بہنے لگی۔ خشک پاؤں منادی کرنے والا شخص جب واپس آیا تو اس کے پاؤں بھیگے ہوئے تھے اور کئی روز تک مدینہ منورہ کی گلیوں سے شراب کی بدبو آتی رہی حتیٰ کہ سورج کی تمازت نے اس کی گندی گیسوں کو اڑایا بارش نے زمین پر اتر کر مدینہ منورہ کی خاک روپی کا شرف حاصل کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اس روز کھجوروں کی شراب کا دور چل رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی بھیجا جو یہ آواز لگائے کہ شراب حرام کر دی گئی ہے تو یہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بہنے لگی مجھے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ نکل کر اسے پھینک آؤ تو وہ مدینہ النبی کی گلیوں میں بہہ گئی۔ (جمع الفوائد ج ۱ ص ۷۸۶)

حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے شراب حرام کر دی ہے جس کے پاس یہ آیت (آیت ماندہ) پہنچ جائے اور اس کے پاس شراب کا کچھ حصہ ہو تو نہ تو اسے پیئے اور نہ ہی بیچے اور نہ ہی اس سے فائدہ اٹھائے، تو لوگوں کے پاس جو بھی اس شراب میں سے بیچ گیا تھا اسے انہوں نے مدینہ منورہ کی گلیوں میں بہا دیا۔ (حوالہ مذکورہ)

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ (تفسیر الدر المنثور ج ۱ ص ۳۱۶)

یہ تو تھا منظر ان مسلمانوں کا جو کہ حقیقی ایمان کی لذت سے آشنا تھے لیکن اب مسلمانوں کی موجودہ صورت آپ کے سامنے ہے بتایا بھی جاتا ہے کہ یہ چیز حرام ہے دلائل بھی دکھائے جاتے ہیں لیکن پھر بھی حجت بازی سے باز نہیں آتے۔

شرابی کی تعزیر

شرابی کی تعزیر میں بدنی سزا ہے دور نبوت میں کبھی مختلف آلات ضرب سے اور کبھی صرف کوڑوں سے بھی سزا کا ذکر ملتا ہے لیکن عام روایات پہلی قسم سے متعلق ہیں۔ باقاعدہ

عدد ضربات کا اندازہ لگایا گیا تو تمام کے نزدیک بالاتفاق چالیس عدد کے قریب شمار ہوئی اور آلہ ضرب بھی مقرر کر دیا گیا بعد ازاں اس عدد میں اضافہ کی ضرورت پیش ہوئی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اتفاق رائے سے ایک اضافہ پاس کیا جسے اکثر حالات میں تو قبول کیا گیا لیکن خصوصی حالات میں اس اضافے پر بھی عمل نہیں ہوا۔ اور بعض ائمہ ہدایت نے اسے وقتی تعزیر سمجھ کر دائمی عقوبت ماننے سے انکار کر دیا لہذا ان کے نزدیک یہ عدد چالیس ہی معتبر ہے۔

شراب کی حد سے متعلق تعزیری واقعات

ان واقعات کو جن میں تاجدار انبیاء ﷺ اور خلفاء اربعہ نے شراب کی حد کے بارے میں منقول ہیں بیان کیے جاتے ہیں تاکہ اسلامی حکومت کی بنیاد میں شراب پینے والوں کی سزا مقرر کی جاسکے۔

۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب پینے والے کو چالیس جوتے مارے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوتے کی جگہ کوڑے مقرر فرمادیئے۔

(الکنز ج ۵ ص ۲۸۳)

۲۔ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کہنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا ارادہ ہوا کہ میں لوگوں کو اکٹھا کروں اور یہ تحریر لکھوں ”یہ وہ چیز ہے جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گواہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب میں کوڑے لگائے (ابن جریر الکنز ج ۵ ص ۲۷۸)

۳۔ حسن رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ارادہ بنا کہ وہ قرآن مجید کے کاغذات میں یہ بھی لکھ دیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب میں اسی کوڑے مارے اور اہل عراق کے لئے ذات عرق مقرر فرمایا۔ (الکنز ج ۵ ص ۲۷۳)

نوٹ: اسی کوڑے والی روایات میں یا تو یہ ہے کہ آلہ خفیف ہوتا تو اسی مارتے ورنہ چالیس مارتے دوسرا یہ کہ عادی مجرم ہوتا تو اسی مارتے ورنہ چالیس۔ تیسرا یہ کہ دو شاخہ چھڑی سے

مارتے تو گننے والے اسی بھی گن لیتے اور کئی چالیس بھی۔

۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب میں اسی مارے۔

(طبرانی فی الاوسط الکبیر ج ۵ ص ۷۵ ص ۷۸)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شراب میں اسی مارے (عبدالرزاق ج ۷ ص ۳۸۹)

۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی تو اسے دو چھڑیوں سے چالیس کے قریب مارا پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی پر عمل کیا جب عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سب سے خفیف حد (مقرر شدہ) اسی ہیں تو انہوں نے اس پر عمل کیا۔ (ابن جریر الکلبی ج ۵ ص ۳۸۶)

۶۔ ازہر بن عبد بن عوف زہری رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شرابی لایا گیا اس وقت آپ ﷺ خیبر میں تھے تو آپ ﷺ نے اس کے منہ پر مٹی دے ماری پھر ساتھیوں کو حکم دیا کہ اسے مارو انہوں نے اسے جو توں سے مارا اور ہر اس چیز سے بھی جوان کے ہاتھ لگی حتیٰ کہ فرمایا کہ بس کرو تو انہوں نے بس کر دیا تو رسول اکرم ﷺ کی وفات ظاہری ہوئی تو آپ ﷺ کا یہی طریقہ تھا پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شراب میں چالیس کوڑے مارے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شروع خلافت میں چالیس مارے پھر آخر خلافت میں اسی مارے۔

(طبرانی فی الکبیر و البصیر ج ۵ ص ۳۸۵، ۳۸۶)

۷۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے شراب میں کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔ حتیٰ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس مقرر فرمائے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی مقرر فرمائے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی بھی مارے اور چالیس بھی۔ اگر کوئی عادی

شرابی لایا جاتا تو اسے اسی مارتے اور اگر کوئی ایسا آدمی لایا جاتا جس سے کوئی ٹھوکر سر زد ہوئی ہو تو چالیس مارے۔ (الکنز ج ۵ ص ۴۸۳)

۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں چھڑیوں اور جوتوں کے ساتھ مارا پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے جب عمر رضی اللہ عنہ آئے اور لوگ ٹھٹھوں اور دیہات کے قریب ہو گئے تو پوچھا کہ تمہارا حد خمر کیا ہے اور اس کے بارے میں کیا خیال ہے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ آپ اسے سب سے خفیف حد کی طرح شمار کر لیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے لگائے۔ (ابن جزیر)

۹۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی ہوئی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پاس ہی بیٹھے تھے ان کو حکم دیا تو ہر ایک نے دو دو مارے کسی نے جوتا چلایا کسی نے کوڑا لگایا کسی نے جو ہاتھ میں آیا مار دیا اور وہ اس روز بیس آدمی یا اس کے قریب تھے۔ (الکنز ج ۵ ص ۴۹۷)

۱۰۔ اسمعیل بن امیہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی آدمی سے شراب کی بدبو پاتے اگر وہ عادی شرابی ہوتا تو اسے چند کوڑے لگا دیتے اگر وہ عادی نہ ہوتا تو اسے چھوڑ دیتے۔ (عبدالرزاق۔ الکنز ج ۵ ص ۴۷۵)

۱۱۔ اسمعیل بن امیہ کا کہنا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جب رمضان میں کسی شرابی کو پاتے تو حد لگا کر علاقے سے بھی نکال دیتے۔ (عبدالرزاق)

۱۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک قوم لائی گئی۔ جو شراب پینے میں مصروف تھے ان میں ایک آدمی روزے دار بھی تھا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں سزا دی اور کوڑے لگائے اور اسے بھی کوڑے لگا دیئے اور لوگوں نے کہا کہ یہ تو روزہ دار تھا، فرمایا یہ ان کے ساتھ بیٹھا ہی کیوں؟ (کنز العمال ج ۵ ص ۴۷۷)

۱۳۔ وبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ شراب کے سلسلے میں چالیس کوڑے سزا دیتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی چالیس کوڑے لگاتے تھے تو مجھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں آیا اور میں نے کہا اے امیر المؤمنین! خالد نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے پوچھا کیوں بھیجا؟

میں نے عرض کیا کہ لوگوں نے شراب کی سزا کو حقیر سمجھ رکھا ہے اور شراب میں منہمک ہو چکے ہیں آپ کی رائے ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گرد بیٹھے ہوئے لوگوں سے پوچھا تمہاری کیا رائے ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہماری رائے ہے کہ اسی کوڑے لگائے جائیں۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مشورے کو قبول فرمایا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اسی کوڑے لگائے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کئی لوگوں کو اسی کوڑے لگائے۔ (بیہقی کتاب الاثر ج ۸ ص ۳۲۰) (الکنز مع الحاشیہ ج ۵ ص ۴۷۸)

۱۴۔ یعقوب بن عقبہ کا بیان ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے وبرہ بن رومان کلبی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ کیا کہ شام میں لوگ شراب پینے میں پے در پے مصروف ہو رہے ہیں اور میں نے انہیں چالیس کی سزا دی ہے اور میرے خیال میں یہ سزا انہیں ناکافی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ اسے بہتان کے جرم کے مطابق سمجھیں کیونکہ آدی جب شراب پیتا ہے تو بک بک کرنے لگ جاتا ہے اور جب بک بک کرتا ہے تو افتراء باندھتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سزا نافذ کر دی اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھا تو انہوں نے شام میں یہ سزا دی۔

روایت نمبر ۱۲ میں وبرہ کو حضرت خالد بن ولید نے بھی بھیجا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں بزرگوں نے یہ بات مل کر کہی اس وقت تمام قیادت حضرت خالد کی تھی تو سزا بھی

سب سے پہلے انہوں نے دی بعد میں عام قیادت جب حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ آگئی تو انہوں نے بھی سزا دی لیکن اس وقت تک مدینہ منورہ میں بھی یہ سزا نافذ کر چکے تھے۔

۱۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شراب کا پینا زنا اور چوری سے بھی بڑھ کر ہے اس لئے کہ شرابی زنا بھی کر لیتا ہے قتل بھی کر دیتا ہے اور نماز بھی چھوڑ دیتا ہے۔

شرابی کا قبر میں حشر

حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر ایک ایسے کفن چور نے توبہ کی جس نے تقریباً بائیس سو کفن چرائے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دریافت کرنے پر اس نے تین قبروں کے واقعات بیان کئے جن میں سے صرف ایک واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

ایک بار میں نے ایک قبر کھودی تو اس میں دل ہلا دینے والا منظر دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ مردے کا چہرہ سیاہ ہے۔ ہاتھ پاؤں میں آگ کی زنجیریں ہیں اور اس کے منہ سے خون اور پیپ جاری ہے۔ نیز اس قدر بد بو آ رہی تھی کہ دماغ پھٹا جا رہا تھا یہ خوفناک منظر دیکھ کر میں ڈر کر بھاگنے ہی والا تھا کہ مردہ بول پڑا کیوں بھاگتا ہے، آہ سن کہ مجھے کس گناہ کی سزا مل رہی ہے میں مردے کی پکار سن کر ٹھٹک کر کھڑا ہو گیا اور تمام ہمت اکٹھی کر کے قبر کے قریب گیا اور جب اندر جھانک کر دیکھا تو عذاب کے فرشتے اس کی گردن میں آگ کی زنجیریں باندھے بیٹھے تھے میں نے مردے سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں مسلمان ابن مسلمان ہوں مگر فسوس! میں شرابی اور زانی تھا اور اسی بد مستی کی حالت میں مرا اور عذاب میں گرفتار ہو گیا (راحت القلوب)

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں سزا ہو گی ورنہ کڑی

ایک بار خلیفہ عبدالملک کے پاس ایک شخص گھبرایا ہوا حاضر ہوا اور کہنے لگا عالی جاہ! میں بے حد گنہگار ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ میرے لئے معافی بھی ہے یا نہیں؟ خلیفہ نے کہا، کیا تیرا گناہ زمین و آسمان سے بھی بڑا ہے؟ اس نے کہا، بڑا ہے۔ خلیفہ نے پوچھا، کیا تیرا گناہ لوح و قلم سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا کہ بڑا ہے پوچھا کیا تیرا گناہ عرش و کرسی سے بھی بڑا ہے؟ عرض کیا، ان سے بھی بڑا ہے۔ خلیفہ نے کہا بھائی! یقیناً تیرا گناہ اللہ عزوجل کی رحمت سے تو بڑا نہیں ہو سکتا۔

یہ سن کر اس کے سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذریعے امنڈ آیا اور وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا، خلیفہ نے کہا، بھئی! آخر مجھے بھی تو پتہ چلے کہ تمہارا گناہ کیا ہے؟ اس پر اس نے کہا حضور مجھے آپ کو بتاتے ہوئے بے حد شرم محسوس ہو رہی ہے مہا ہم عرض کئے دیتے ہوں شاید میری توبہ کی کوئی صورت نکل آئے یہ کہہ کر اس نے اپنی داستان دہشت نشان سنانی شروع کی کہنے لگا عالی جاہ! میں ایک کفن چور ہوں آج رات میں نے پانچ قبروں سے عبرت حاصل کی اور توبہ پر آمادہ ہوا۔ (عنوان کے اعتبار سے صرف ایک قبر کا واقعہ تحریر کروں گا)۔

کفن چرانے کی غرض سے میں نے جب پہلی قبر کھودی تو مردے کا منہ، قبلہ سے پھرا ہوا تھا۔ میں خوفزدہ ہو کر جوں ہی پلٹا کہ ایک غیبی آواز نے مجھے چونکا دیا کوئی کہہ رہا تھا ”اس مردے سے عذاب کا سبب تو دریافت کر لے“ میں نے گھبرا کر کہا، مجھ میں ہمت نہیں تم ہی بتاؤ! آواز آئی یہ شخص شرابی اور زانی تھا۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں سزا ہو گی ورنہ کڑی

شرابی کا سرگدھے جیسا

حضرت سیدنا عوام بن حاشب رضی اللہ عنہ آپ بہت بڑے تابعی بزرگ گزرے ہیں آپ نے ۷۸ھ میں وفات پائی فرماتے ہیں میں ایک محلے سے گزرا اس کے کنارے پر قبرستان تھا عصر کے وقت ایک قبر شق ہوئی اور اس میں سے ایک ایسا آدمی نکلا جس کا سر گدھے جیسا اور باقی جسم انسان کا تھا۔ وہ تین بار گدھے کی طرح رینکا پھر قبر میں چلا گیا اور قبر بند ہو گئی۔ ایک بڑی بی بی بیٹھی (دھاگہ) کات رہی تھی ایک خاتون نے مجھے کہا، بڑی بی کو دیکھ رہے ہو میں نے کہا، اس کا کیا معاملہ ہے؟ کہا یہ قبر والے کی ماں ہے وہ شراب پیتا تھا جب شام کو گھر آتا، ماں نصیحت کرتی کہ اے بیٹے اللہ عزوجل سے ڈر کب تک اس ناپاک کو پئے گا۔ یہ جواب دیتا تو گدھے کی طرح رینکتی ہے۔ یہ شخص عصر کے بعد مرا جب سے مرا ہے اور روز عصر کے بعد اس کی قبر شق ہو جاتی ہے اور یوں تین بار گدھے کی طرح چلا کر پھر قبر میں سما جاتا ہے اور قبر بند ہو جاتی ہے۔ (صہبانی وغیرہ)

دیکھا آپ نے؟ ماں باپ کی دل آزاری کس قدر سوائی اور دردناک عذاب کا باعث ہے کبھی کبھی عذاب قبر کا منظر دکھا دیا جاتا ہے تاکہ لوگ عبرت حاصل کریں۔ اور یہ بھی درس ملا کہ ماں باپ برائی سے منع کریں اور نیکی کی تلقین کریں تو اس پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت کو شش کرنی چاہئے اور ہرگز ہرگز ان کی گستاخی اور دل آزاری سے بچنا چاہئے۔

شرابی کا بروز قیامت حشر

شرابی بروز قیامت میدان محشر میں جس جسم اور حالت سے پیش ہوگا وہ منظر ملاحظہ کریں۔

حدیث نمبر ۱

۱۔ منہ سیاہ ہوگا۔

۲۔ پیٹ اندھیرے سے بھرا ہوگا۔

۳۔ لوگ اسے دیکھ کر کراہت کریں گے۔ (بحوالہ اشیر ازی فی الاعقاب) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

حدیث نمبر ۲

۱۔ پیٹ پھولا ہوگا۔

۲۔ اس کی بانچھیں پھولی ہوں گی۔

۳۔ زبان لٹکی ہوگی۔

۴۔ اس کا لعاب اس کے پیٹ پر بہ رہا ہوگا۔

۵۔ اس کے پیٹ میں آگ ہوگی جو کہ اسے اندر ہی اندر سے جلا رہی ہوگی حتیٰ کہ مخلوقات کے حساب کتاب سے فراغت ہو جائے۔

(اشیر ازی فی الاعقاب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

(البتہ اس میں ابو حذیفہ ابن بشر بھی ہے) (الکنز ج ۵ ص ۳۶۵)

حدیث نمبر ۳

شرابی جب اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش ہوگا تو وہ نشہ میں ہوگا اور اس سے پوچھا جائے گا تجھے خرابی ہو تم نے کیا پی رکھا ہے وہ جواب دے گا کہ شراب، تو اس سے فرمایا جائے گا کیا میں نے تم پر حرام نہیں کر رکھی تھی؟ جواب دے گا کیوں نہیں؟ تو حکم دیا جائے گا کہ اسے دوزخ میں لے جاؤ۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۵)

حدیث نمبر ۴

شرابی بروز قیامت اس حالت میں پیش ہوگا۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

۱۔ چہرہ سیاہ ہوگا۔

۲۔ اس کی آنکھیں نیلی ہوں گی۔

۳۔ ایک طرف فالج ہوگا یا اس کی ایک باچھ بچکی ہوگی۔

۴۔ اس کی زبان لٹکی ہوگی۔

۵۔ اس کے سینے پر لعاب بہہ رہا ہوگا۔

۶۔ ہر شخص جو اسے دیکھے گا وہ اس سے نفرت کرے گا۔ (کنز العمال)

جہنم میں شرابی کا مشروب

روایت میں آتا ہے، جو شخص شراب اپنی ہتھیلی پر رکھے گا اس کی دعا قبول نہیں ہوگی اور جو شخص شراب خمر پر مداومت اختیار کرے گا اسے خبال سے پلایا جائے گا کسی روایت میں نہر الخبال کا تذکرہ ملتا ہے کہ خبال کا دریا۔ کسی روایت میں اس کی تشریح میں کہا گیا ہے کہ یہ ایک دریا ہے جس میں دوزخیوں کی پیپ بہہ رہی ہوگی، کسی روایت میں اسے دوزخیوں کا نچڑن قرار دیا گیا ہے، یعنی دوزخیوں کی پیپ، لہو، پسینہ، ان کی آنتیں، کچے لہو تمام چیزیں اکٹھی ہو کر جس دریا میں بہہ رہی ہوں گی اس دریا سے عادی شرابی کو پلایا جائے گا۔

گویا کہ یہ دوزخیوں کا سیورتج ہے جس سے ان شرابیوں کو پلایا جائے گا جیسے دنیا کی بد روؤں میں یہ شرابی مدہوش گرے پڑے ہوتے ہیں اسی طرح دوزخ میں بھی یہ عذاب کے علاوہ ایک اور عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ اور انہیں ان سیوریجوں سے پینے کو دیا جائے گا۔

شرابی جنت کے داخلے سے محروم

روایت میں آتا ہے کہ ہر مشرک اور ہر نشہ باز شرابی کے لئے جنت پر باڑ لگا کر رکاوٹ کھڑی کر دی ہے۔ (الکنز ج ۵ ص ۳۲۹) مختصراً

اللہ عزوجل نے جنت الفردوس کا میدان خود صاف فرمایا پھر اسے بنایا ایک اینٹ چاندی کی دوسری خالص سونے کی تیسری ٹیالی کستوری، اور اس میں وہ درخت لگائے جن کا پھل عمدہ تھا اور خوشبوئیں عمدہ تھیں اور اس میں دریا بہا دیئے پھر اللہ عزوجل نے عرش کی طرف دیکھا اور فرمایا۔

میری عزت کی قسم! اے جنت الفردوس! تجھ میں نہ تو عادی شرابی داخل ہوگا اور نہ ہی

زنا پر اصرار کرنے والا تجھ میں جاسکے گا۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۳۵۶-۳۵۷ ص ۳۵۷)
 تاجدار انبیاء ﷺ کا ارشاد ہے۔

جنت میں شراب کا عادی داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی والدین کا نافرمان اور نہ ہی احسان
 جتانے والا (جامع الصغیر ج ۲ ص ۱۷۶)

شراب کا بطور علاج استعمال کیسا؟

ایک آدمی جس کا نام سوید بن طارق تھا اس نے تاجدار انبیاء ﷺ سے شراب کے
 متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے اسے منع فرما دیا اس نے عرض کی کہ میں تو اسے بطور
 علاج استعمال کرتا ہوں تو نبی اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم رسول محتشم ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو
 خود بیماری ہے دواء نہیں ہے۔ (کنز العمال ج ۵ ص ۵۱۰)

یاد رکھیے خواہ کوئی صحت مند ہو یا بیمار ہو، جوان ہو یا بوڑھا بچہ ہو یا کوئی عمر رسیدہ ہو نیک
 ہو یا بد ہر نشہ آور چیز ہر مومن پر حرام ہے۔ (الکنز ج ۵ ص ۳۲۳)

حتیٰ کہ جانوروں کو بھی شراب استعمال کروانے کی ممانعت کی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ
 بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نے ان کے ایک اونٹ کو شراب پلا دی تو اس پر انہوں نے مارنے کی
 دھمکی دی۔ (الکنز ج ۵ ص ۵۱۰)

بہر حال اگر کسی کے ہاں شراب کسی بیماری کا علاج ہے تو یہ اس کی کم مہمی۔ کم عقلی اور
 جہالت ہے بالفرض اگر نفسیاتی طور پر یہ آپ کی بیماری کو نفع دیتی محسوس ہوتی ہو تو بالآخر اس
 کی وجہ سے کئی دوسری بیماریاں سراٹھانے لگتی ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں الکحل شراب نہیں اور اس کے لئے کہ وہ بعض ڈاکٹروں کا بھی
 حوالہ دیتے ہیں لیکن یہ بات بالآخر ثابت ہو چکی ہے کہ الکحل شراب ہی ہے۔ وہ ڈاکٹر کیسا
 عجیب ڈاکٹر ہے جسے حرام چیزوں میں ہی شفاء دکھائی دیتی ہے۔ اسے حلال چیزوں میں
 کیوں نہیں دکھائی دیتی؟ جبکہ حرام چیزوں سے شفاء کی توقع قطعی بے سود ہے۔ اللہ عزوجل

نے اپنے پیارے رسول ﷺ کے ذریعے پہلے ہی ہمیں متنبہ فرمایا دیا۔
 ”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا اس چیز میں نہیں رکھی جو تم پر حرام کر رکھی ہے یہ
 روایت حضرت سلمہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ہم تک پہنچی ہے۔

الطبرانی فی الکبیر بسند صحیحہ السیوطی فی الجامع الصغیر..... ج ۱ ص ۷۲)

مزید فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے بیماری بھی پیدا کی اور دوا بھی، تو تم علاج کیا کرو اور حرام کے ذریعے
 دوائی نہ کرو۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۵)

لہذا مسلمان لیڈر طبیب اور ڈاکٹر اس طرف توجہ فرمائیں کہ وہ خود اپنی لیبارٹریوں کو
 اسلامی اصولوں کی روشنی میں جدید تقاضوں کے مطابق ترقی دیں۔
 طب جدید کی روشنی میں یہ چیز طے پا چکی ہے کہ جب شراب کا پہلا قطرہ ہی زبان پر
 جاتا ہے تو اسی وقت سے اس کا نقصان شروع ہو جاتا ہے۔

تو جس دوائی میں شراب ہو اس میں شراب کے قطرے وغیرہ تو ہوں گے، اور جو دوائی
 خود ہی شراب ہو وہ کیسے فائدہ مند ہو سکتی ہے۔

جب شراب حرام ہوئی تھی تو جن چیزوں سے شراب بنتی تھی ان میں سے انگور ایک
 شامل تو ضرور ہے اگرچہ بعض روایات کے لفظ ملتے ہیں کہ ان دنوں مدینہ منورہ میں انگور اور
 منقہ کا ایک دانہ بھی نہ تھا بلکہ تمام شراب دوسری چیزوں سے بنتی تھی تا جدار مدینہ رضی اللہ عنہ نے
 اس بارے میں کوئی نرمی اختیار نہ فرمائی بلکہ مشکوں پر مٹکے گرائے جا رہے ہیں۔

اب اس تفصیل کے بعد یہ شبہ بھی جاتا رہا کہ لغت میں چونکہ خمر انگوروں پر ہی بولا جاتا
 ہے اس لئے لے قلیل و کثیر صرف انگوروں کی شراب حرام ہے باقی سکر پیدا کرے تو حرام اور اگر
 تھوڑی مقدار میں پی لے اور سکر پیدا نہ کر سکے تو حلال۔

یہ بالکل دھوکہ اور شیطانی مذاق ہے۔

مومن جو سیدھا سادھا ہوگا اسے مجرد حکم مل جائے تو اس کے لئے کافی حجت ہے لیکن جو شخص اپنی مرضی اور رغبت کو نظر انداز نہیں کر سکتا وہ کئی حیلوں، بہانوں تاویلوں اور کئی اعتراضات میں اپنے مخاطب کو الجھانے کی کوشش کرے گا۔ کبھی قرآن کے حوالے کبھی لغت کے حوالے کبھی کسی امام کے قول کا حوالہ، حالانکہ جتنی محنت اور تحقیق کتاب و سنت پر ہوئی ہے اتنی کسی اور چیز پر نہیں، اسی لئے کسی امام کے حوالے سے چھوٹے کی کوشش بھی۔

خاما الذین فی قلوبہم زیغ فیسبعون ما تشاہہ منہ ابتغاء الفتنة وابتغاء

تاویلہ (سورۃ ال عمران ۷۰:۳)

کی طرح ہوگی یعنی جن کے دلوں میں کجی ہے وہ مشابہ آیات کی تلاش میں رہتے ہیں تاکہ فتنہ کھڑا کر سکیں اور تاویل کا راستہ حاصل کر سکیں حالانکہ مشابہ آیات کی تاویل کو سوائے اللہ اور اس کے رسول کے کوئی نہیں جانتا۔

نیت بد ہو تو (خوبے بدرا بہانہ بسیار)

کہ جس کی خصلت بری ہو اسے بہت سے بہانے مل جاتے ہیں۔

ہر بیماری کا علاج موجود ہے؟

اس بارے میں بہت سی روایات منقولی ہیں ذیل میں ان روایات کو بحوالہ پیش کیا جا رہا ہے کہ ہر بیماری کی دوا موجود ہے۔

”اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لئے شفاء اتاری ہے۔“

(الجامع الصغیر ص ۷۲)

”اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس کے لئے شفاء بھی نازل فرمائی۔“

(ابن ماجہ بحق ابی ہریرہ سند حسنہ السیوطی ج ۲ ص ۱۲۳)

”اللہ تعالیٰ نے جہاں بیماری پیدا کی ہے وہیں دوا بھی پیدا کی ہے تو تم دواء کیا کرو۔“

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۵)

”اے اللہ کے بندو! تم دوا کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کوئی بھی بیماری نہیں اتارتا مگر اس کی

دوا بھی اتار دیتا ہے سوائے ایک کہ وہ ہے بڑھا پا۔ (ابن ماجہ باب ما انزل اللہ رقم ۳۲۵۶)

تقریباً چوبیس متون اور علیحدہ علیحدہ سندوں میں احادیث مروی ہیں، یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ ہر بیماری کا علاج اللہ تعالیٰ نے رکھ دیا ہے، اور حرام چیز میں شفاء نہیں رکھی تو معلوم ہوا کہ شراب کو الکحل کے طور پر استعمال کرنا بھی ناجائز اور الکحل کو یا شراب کو علاج کے طور پر استعمال کرنا بھی ناجائز ہے۔

شرابی کے معاشرے پر اثرات

- ۱۔ مخمور انسان ایسی ایسی عجیب، نازیبا اور انسانیت سوز حرکات کا ارتکاب کرتا ہوا نظر آتا ہے کہ کوئی باوقار انسان انہیں دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔
- ۲۔ شرابیوں میں زودرنجی یا غصہ کے فوری حملہ، ان کو معاشرے میں لا تعداد تنازعات میں الجھائے رکھتے ہیں شراب میں بدست کبھی جوش میں آ کر گالیاں بلکہ مرنے مارنے پر اتر آتا ہے۔ کبھی رونے لگتا ہے اور کبھی خوفزدہ ہو کر کانپنے لگتا ہے۔
- ۳۔ لا تعداد متواتر طلاقیں معاشرے کی بنیادی ڈھانچوں کو ہلا کر رکھ دیتی ہیں اور نتائج میں مجرمانہ ذہنیت کے حامل بچوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے تمام معاشرہ خطرناک حد تک متاثر ہوتا ہے۔
- ۴۔ مختلف قسم کے کام کرنے والے مزدوروں اور کاریگروں پر شراب کی وجہ سے بے دلی اور کاہلی کا غلبہ ہو جاتا ہے اس طرح ان کی کارکردگی اور مہارت پر برا اثر پڑتا ہے۔
- ۵۔ شراب کی وجہ سے انسانوں میں ایک دوسرے کی طرف غیر ہمدردی کے اثرات مرتب ہوتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قومی تفکر، معاشرتی اتحاد اور معاشرتی مسائل کے خلاف جہاد کا جذبہ مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔
- ۶۔ شیطان شراب اور جوئے کے ذریعے انسانوں کے درمیان منافقت اور فساد پیدا کراتا

ہے اس لئے اللہ عزوجل نے سورہ مائدہ میں فرمایا یہ گندے کام شیطانی عمل ہیں پس ان سے بچتے رہو تا کہ تمہاری زندگی اچھی گزرے، گویا یہ کام ہلاکت و بربادی کے موجب ہوتے ہیں۔

انسانی اعضاء پر شراب کے متباہ کن اثرات

معدہ پر شراب کے مضر اثرات:

شراب کی وجہ سے معدہ میں خطرناک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ یہ خون میں موجود لاپیڈ جو ایک خاص قسم کی چربی ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے تحلیل ہو جاتی ہے۔ یعنی لاپیڈ ایک طرح کی حفاظتی تہہ مہیا کرتا ہے۔ جس پر تیزابیت کا نقصان دہ اثر نہیں ہوتا۔ اور اسی تہہ کی وجہ سے معدہ خود اپنے آپ کو ہضم نہیں کر سکتا۔ اگر چہ فی الحال پوری طرح ثابت نہیں ہوا کہ جس طرح شراب گلے اور خوراک کی نالی میں کینسر کا ذریعہ بنتی ہے۔ معدہ کی معاملے میں بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن اس خیال کو تقویت ہوتی جا رہی ہے۔ کہ معدے کے سرطان میں بھی شراب کی کارستانی ہوتی ہے۔

انٹریوں پر شراب کے مضر اثرات:

شراب کا سب سے زیادہ نقصان دہ اثر بازہ انگشتی آنت پر ہوتا ہے۔ اس جگہ نہایت نازک کیمیائی اثرات وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ شراب اس کی اس خاصیت کو متاثر کرتی ہے۔ جو مخصوص ہاضم لعاب خارج کرنے کی صلاحیت سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اس کی کیمیائی حساست پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ہاضمہ کے لئے اس اہم راستے کی تباہی کے بعد شراب جگر سے پیدا ہونے والے ہاضم لعاب (Bile) کے اخراج کے اخراج پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ تمام شرابیوں کی بارہ انگشتی آنت اور پتہ کی جھلی ہمیشہ بیماری کا شکار ہوتی ہیں یا ان کا فعل اکثر صحیح نہیں ہوتا۔ یہ حالت ہر شرابی کو گیس بد ہضمی کے ذریعے مصیبت میں ڈالے

رکھتی ہے۔ معدے کی یہ تکالیف آنتوں پر بھی اثر ڈالتی ہے۔

جگر پر شراب کے مضر اثرات:

انسانی جگر وہ حساس لیبارٹری ہے۔ جو شراب کے ہر چھوٹے سے چھوٹے سائے کو زہر کی طرح محسوس کرتا ہے۔ جگر پر شراب اثر دو طرح سے ہوتا ہے۔

۱۔ شراب خوری کی صورت میں جگر کے خیلے الکحل ختم ہونے کی ذمہ داری میں پوری طرح مصروف ہوتے ہیں اس طرح وہ اپنے دوسرے کاموں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

۲۔ جگر کے کیمیائی عمل جو ایک سے ایک بڑھ کر حساس ہوتے ہیں۔ شراب کے بلا روک ٹوک کے تحت درہم برہم ہو جاتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جگر کو ایک ہی عمل بار بار بار دہرانہ پڑتا ہے۔ اور اس طرح بے پناہ بلا ضرورت اور مسلسل محنت سے جگر کی کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔ یہ اثرات جگر کے لئے خطرناک نتائج پیدا کرتے ہیں۔ ان اثرات میں زیادہ مشہور جگر کا سکڑنا ہوتا ہے۔ جو اس کا زندہ ثبوت ہوتا ہے۔ کہ جگر کی بربادی مکمل طور پر ہو چکی ہوتی ہے۔

مزید براں جگر کی وجہ استطاعت جس کی وجہ سے جسمانی تحفظ کے اعضاء جیسے مختلف قسم کے گلوبین بنتے ہیں۔ شرابیوں میں خطرناک حد تک کم ہو جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان لوگوں میں بیماریوں کے خلاف مدافعت کم سے کم ہو جاتی ہے۔

شراب بعض اوقات جگر کے فعل کے رک جانے کی وجہ بھی بن جاتی ہے۔ اس صورت میں ایک شرابی بے ہوشی کے عالم میں ہی مر جاتا ہے۔ اسے جگر کا دیوالیہ پن کہتے ہیں۔ جگر کے سلسلے میں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی جس میں اس پر شراب کے نقصان دہ اثرات کا ثبوت نہ ملتا ہو۔

گردوں پر شراب کے مضر اثرات:

انسانی گردے جنہیں دوران خون کے نظام کا آخری مقام سمجھا جائے ان کو شراب

کے استعمال سے سخت نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے کہ گردے انتہائی کیمیائی حساس جوہر کی سلوب (Valence) کے مقام پر چھلنی کا کام دیتے ہیں۔ لیکن شراب اس نازک عمل کو بھی تہہ و بالا کر دیتی ہے۔ یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ وہ شرابیں کہ جن میں الکحل کی مقدار کم ہوتی ہے۔ گردوں کے لئے زیادہ نقصان دہ ہوتی ہیں۔ لہذا زیادہ مقدار میں بیشتر پینے والوں کے گردے اکثر خراب ہوتے ہیں۔ لمف والے (Lymphatic) والے نظام کی انسانی جسم میں بے حد اہمیت ہے۔ اس نظام کی خون والی نالیاں شراب کے ہاتھوں ناقابل علاج نقصان اٹھاتی ہیں۔ اس لئے کہ چربی والے نامیاتی مرکب لائیپڈ کا اس نظام میں بہت اہم مقام ہوتا ہے شراب کا نقصان دہ اثر اس حیران کن حد تک حفاظت بہم پہنچانیوالے نظام کو برباد کر دیتا ہے۔

قلب میں شراب کے مضر اثرات:

جسم میں دوران خون قائم رکھنے والی نالیوں اور طی اور شریانوں کے امراض میں اضافہ ہو رہا ہے اس لئے شراب کے استعمال کا مسئلہ ایک اہم مسئلہ بن گیا ہے، اب وہ بات نہیں رہی۔ کہ بیماریاں خال خال نظر آتی تھیں، اس لئے بیماری کے آغاز کی کئی وجوہات ہیں، انہیں خطرناک امکانات میں ایک عنصر خوراک، جسم اور خون میں موجود چربی ہے۔ جسم میں زیادہ گرمی پیدا کرنے والے الکحل کی اقسام مثلاً برانڈی اور وسکی سے انسان کی حرکت قلب بند ہو جانے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

تازہ چھان بین کے مطابق چربی کی جو قسمیں خون پھینکنے والی نالیوں (شریانوں) کے امراض پیدا کرتی ہے ان میں لڑائی گلی سیرائیڈ سب سے زیادہ اہم ہے۔ اور یہی مادہ جو الکحل کے استعمال سے خون میں بڑھ جاتا ہے۔ جو الکحل کثیر مقدار میں نوش کئے جاتے ہیں۔ وہ گردش خون کو متاثر کرتے ہیں۔ اور حرکت قلب بند کر دینے کا باعث بن سکتے ہیں۔ عادی اور بھاری مقدار میں شراب پینے والوں میں ایک بیماری پیدا ہوتی ہے۔ جیسے الکھولو ماپو کارڈیو پو ماپو تھی کہتے ہیں۔

دماغ و اعصاب پر شراب کے مضر اثرات:

شراب سے دماغ پر اتنا برا اثر پڑتا ہے کہ رفتہ رفتہ تمام اعصابی نظام تباہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس سے سوچنے اور فیصلہ کرنے کی قوت کم ہو جاتی ہے شرابی کی قوت مدافعت کمزور ہو جانے سے عام دوائیں بھی اس پر اثر کرتیں۔ اس لئے شرابی کو اگر کوئی مرض لاحق ہو جائے تو اس کا علاج نہایت مشکل ہوتا ہے۔

شراب عصبی خلیوں کو ان باریک جھلی میں داخل ہو جاتی ہے۔ جو نامیاتی چربی جیسے مرکب یعنی لائپڈ کی حفاظت میں ہوتی ہے اس کا برا اثر اعصابی نظام کے مراکز ناقابل علاج تک ہوتا ہے الفاظ کا بولنا اور ہاتھوں کا رعشہ اس اعصابی نقصان کی نشانیاں ہیں شراب میں چربی پگھلانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ تخلیقی خلیوں میں داخل ہو کر ان کو بے حد نقصان پہنچاتی ہیں۔ اس کی عام فہم مثال میں ایک نئی نسل کی ذہانت میں کمی اور ناقص بالیدگی شامل ہیں۔ بہت سے مطالعہ جات اور سروے کے بعد یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ ذہنی طور پر غمی بچوں کے والدین اکثر و بیشتر شدید قسم کی شراب نوشی کرتے تھے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ شراب عورت کے غم اور عورت کے بیضہ حیات کے خلیے کو آسانی سے نقصان پہنچاتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ شرابی ماؤں کے بچے موروثی طور پر دماغی یا قلبی صدمہ یا جھٹکے کا شکار ہو جاتے ہیں شرابی باپ کی طرف سے ایسے واقعات کی تعداد میں فیصد ہوتی ہے یا اس سے زیادہ۔ شراب میں شروع سے جنسی قوت بڑھ جاتی ہے لیکن بعد میں اتنی کمزوری پیدا ہوتی ہے جو باعث ندامت ہوتی ہے۔ دنیا اس وقت ایڈز کے خطرے سے لرزاں ہیں لیکن ایڈز کے پیدا کرنے میں شراب اور دیگر نشہ آور چیزوں کا ہاتھ ہے۔



ہیروئن

ہیروئن ایک نارفینی مشتق ہے جسے ۱۸۹۸ء میں دواؤں میں شامل کیا گیا اسے ایک نمکین مرکب کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے (کلورو ہیڈراٹ) اس میں جلد حل ہونے کی خصوصیت پائی جاتی ہے اور یہ ایفونی سرشاری کا سبب بننے والی دواؤں میں سر فہرست ہے۔

ہیروئن میں خواب آور کیفیت تو بہت کم ہے مگر یہ مارفین سے پانچ گنا زیادہ زہریلی ہے اور یہ اپنی درندگی صفت کی وجہ سے منفرد ہے۔ (منشیات کی تباہ کاریاں)۔

ہیروئن کی تباہ کاریاں:

پہلے لوگ ایفون اور بھنگ کا نشہ کرتے تھے لیکن اب مارفیا اور ہیروئن نے تباہی مچا رکھی ہے اس کی عادت عموماً سکولوں کالجوں سے شروع ہوتی ہے ایک بار کسی لڑکے نے کش لگوا دیا اور تمام عمر کے لئے تباہی آگئی ہمارے سکولوں اور کالجوں میں سینئر طلباء جو نیر طلباء کو اس بری لت میں مبتلا کر دیتے ہیں دکھ کی بات یہ ہے کہ پہلے مزد اور لڑکے ان اشیاء کو استعمال کرتے تھے اب لڑکیوں نے بھی ان کے شانہ بشانہ چلنا شروع کر دیا ہے جدید نشہ آور اشیاء کے استعمال سے بڑی تیزی کے ساتھ بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ ہاتھ کپکپانے لگتے ہیں جگر میں سوزش ہو جاتی ہے وزن کم ہونا شروع ہو جاتا رنگت پیلی پڑ جاتی ہے بزدلی اور کم ہمتی آ جاتی ہے۔ یادداشت کھو جاتی ہے جسمانی طاقت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ چند تھپڑ یا گھونٹے لگنے سے موت واقع ہو سکتی ہے باوجود اس نا طاقتی کے منشیات کا عادی دوسروں کو گالیاں دیتا اور دباؤ ڈالتا ہے اکثر فون بہت ہوتی ہے آج کل ہیروئن میں بیریم سلفائیڈ کی ملاوٹ کی جاتی ہے اور یہ کیمیکل اتنا زہریلا اور خراش ڈالنے والا ہوتا ہے کہ جہاں جہاں اس

کا اثر ہوتا ہے یہ خراش ڈالتا ہے یہ بالوں تک کو صاف کر دیتا ہے۔

ہیروئن کے عادی افراد کے پھیپھڑوں میں زخم ہو جاتے ہیں جو کسی وقت بھی پھٹ سکتے ہیں معدہ کی جلد گلنے لگتی ہے خون کی نالیاں پھٹنے سے بسا اوقات نکسیر پھوٹنے لگتی ہے تھوک کے ساتھ خون آنے لگ جاتا ہے دل دن بدن کمزور ہونے لگتا ہے جو کسی دن بھی اپنی دھڑکن بند کر سکتا ہے حرام مغز متاثر ہوتا ہے اعصابی بیماریاں پھوٹوں کا کھچاؤ یا دماغ میں خون جم جانے سے فالج ہو سکتا ہے جنسی کمزوری لاحق ہو جاتی ہے بلڈ پریشر بھی نارمل نہیں رہتا جسم ٹوٹتا رہتا ہے اور ہر وقت تھکاوٹ سی رہتی ہے بہت سی بیماریاں جسم کے اندر موجود ہوتی ہیں لیکن نشہ کی بے حسی کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتیں مقدار میں زیادتی کی وجہ سے بعض لوگوں کے سپرم ڈیڈ ست رو ہو جاتے ہیں اور یہ لوگ اولاد کے قابل نہیں رہتے جسم کی چربی دن بدن پگھل کر ہڈیاں رہ جاتی ہیں، جو خون پیدا ہوتا ہے وہ متعفن ہو جاتا ہے جلدی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں گردے پوری طرح خون صاف نہیں کر سکتے گردوں کی چھلیناں دن بدن سکڑنے لگتی ہیں آخر کار گردے فیل ہو جاتے ہیں اور پیشاب بننا بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

معدہ میں زخم ہو جانے کی وجہ سے جلن محسوس ہوتی ہے ہضم کا عمل ٹھیک طور سے نہیں ہوتا پیٹ میں درد رہنے لگتا ہے کھانے پینے کی رغبت کم ہو جاتی ہے پھیپھڑوں کے زخموں کی وجہ سے پھیپھڑوں میں پیپ پڑ جاتی ہے اور سخت کام کرنے یا چلانے سے پھیپھڑے پھٹ سکتے ہیں وہ ہاتھ جو ایک من چیز اٹھاتے تھے دس کلو بوجھ اٹھانے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔

(امراض عامہ)

اہل مغرب نے نشہ اور کیف کی دنیا میں ہیروئن کو ایک نئی فتح قرار دیا ہے اس سے پہلے مارفین کے حصول اور اس کے استعمال کے لئے نشہ باز کو میڈیکل سرٹیفکیٹوں کے لئے بھاگ دوڑ کرنی پڑتی تھی اور بار بار انجکشن لگوانے کی زحمت اٹھانا پڑتی تھی۔ مگر ہیروئن نے نشہ بازوں کی ان تمام کلفتوں کو ختم کر دیا ہے ہیروئن اسمگلنگ کی منڈی میں وسیع پیمانہ پر

پھیل چکی ہے اور اس کا کھانا یا استعمال بہت آسان ہے۔

ہیروئن، تقسیم کنندگان کے پاس اسمگل ہو کر پہنچتی ہے پہلے پہل یہ نوجوانوں کو مفت دی جاتی ہے تاکہ انہیں اس کی لت پڑ جائے اور وہ بعد میں خریدنے پر مجبور ہو جائیں، نیز ہیروئن کی خفیہ فروخت میں، ان سے کام لیا جائے۔ سائنسدانوں نے اس بات پر تحقیقات کی ہیں کہ ہیروئن کے نشی والدین کے ہاں پیدا ہونے والے بچوں پر نشہ اور بے بسی کی کیا کیفیات ظاہر ہوتی ہیں ان تحقیقات کے مطابق ۶۲ فیصد کیسوں میں ایک نشہ کرنے والی ماں کے بچہ میں علامات بے بسی پائی جاتی ہیں جیسے چیخنا، رعشہ، ماضیہ کی خرابیاں یا سخت قسم کی سانس کی تکلیفیں وغیرہ اور یہ کیفیات پیدائش کے پہلے تین دنوں میں ہی رونما ہوتی ہیں ان بچوں کی اکثریت ناکارہ ہو جاتی ہیں زیادہ تر تو دوران حمل ہی میں ضائع ہو جاتے ہیں ۱۹۴۱ معائنوں میں ۲۸ کیس اس قسم کے نکلے ان بچوں کی زندگی کو ہر وقت سخت خطرہ لاحق ہوتا ہے ۱۹۶۹ء کے موسم گرما سے ہیروئن کے نشہ میں اضافہ ہو گیا ہے اور آج بڑا مشکل ہے کہ صحیح اعداد و شمار اکٹھے کئے جائیں کیونکہ ہیروئن کا نشہ عام ہو گیا ہے۔ اور منشیات متعدد متنوع ہو چکی ہے۔

۱۹۷۰ء سے ہیروئن کے متعلق جاری کردہ اعداد و شمار کے چارٹوں کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۷۵ء تک ہیروئن کے مریضوں کی تعداد نے ۵ فیصد سے تجاوز نہیں کیا تھا پھر یہ شرح بلند ہونی شروع ہوئی حتیٰ کہ ۱۹۸۱ء میں ۳۶، ۳۷ فیصد تک پہنچ گئی یہ بات بطور خاص نوٹ کی گئی کہ شہروں میں یہ شرح بہت تیزی سے بلند ہو رہی ہے۔

۱۹۸۰ء میں جو کیس دیکھنے میں آئے اب ان میں ۷۰ فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔ ۱۹۸۱ء کے دوران میں ہیروئن کے استعمال سے صرف پیرس میں ۱۷۱ اموات ہوئی ہیں یہ پورے فرانس میں ہونے والی اموات ۱۴۱ کا تقریباً ۵۰ فیصد ہیں، سویٹزرلینڈ میں ۱۹۸۱ء میں ہیروئن سے ۱۰۷ اموات کے کیس ہوئے، جبکہ ۱۹۸۰ء میں ۸۸ کیس ہوئے تھے اور ۱۹۷۹ء میں ۱۰۲ کیس۔ ان تمام اموات کا بڑا سبب ہیروئن ہی تھی۔



مارفین کا استعمال

مارفین کا استعمال (منشیات کی عادت میں) عام طور پر ہوتا رہتا ہے ۱۸۷۵ء میں جرمنی میں سب سے پہلے اس نشہ کے حملوں کو دیکھا گیا پھر تو انیسویں صدی کے اختتام سے اس متعدی مرض نے پھیلنا شروع کر دیا چونکہ اس سلسلہ میں سخت قوانین کا فقدان تھا لہذا اس متعدی مرض کے پھیلنے میں بڑی مدد ملی مارفین کے نشیوں کے لئے سرکاری قانون منظور کروانے میں ڈاکٹروں، کیمسٹوں، دانتوں کے ڈاکٹروں اور ان کے معاونین نے اہم کردار ادا کیا بیسویں صدی کے آغاز میں یہ وبا قوم کے ہر طبقہ میں پھیل گئی ان کلبوں اور محفلوں میں عام ہو گئی جن میں نشہ کے بارے میں ادبی داستانیں پڑھی جاتی تھیں اس ادبی راویت نے منشیات کے فروغ میں اہم حصہ لیا۔ چنانچہ لوگوں نے اس متعدی مرض کا نام ”ادبی بیماری“ یا کتابی بیماری رکھا مارفین کا عادی اپنے جسم کے ہر حصہ پر انجکشن لگاتا ہے خاص طور پر اپنے سرین، ران، بازو کا سامنے والا حصہ اور کبھی کبھی پیٹ کے نچلے حصوں پر اگر کسی مشتبہ شخص کے بارے میں تحقیق کرنی ہو تو اس کے جسم کو ننگا کر کے معائنہ کے طور پر دیکھا جائے تو انجکشن کی سوئیاں کے نشانات سے اس کی جلد بھری ہوگی۔ نشی مارفین کی طلب میں جعلی نسخے اور دیگر غیر قانونی ہتھکنڈے اختیار کرتے ہیں تاہم انسداد منشیات کے سرکاری ادارے، مارفین کے حصول میں مناسب حد تک روک تھام کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس عارضی سرور و کیف کے بعد رنج و غم اور شکستہ خاطر کی کیفیت طاری ہوتی ہے، مارفین کے نشہ کی ضرورت کا احساس بہت شدت سے ہوتا ہے اور جب تک اس بے قرار کر دینے والی حاجت کو پورا نہ کیا جائے یہ احساس ختم نہیں ہوتا۔ (منشیات اور ان کی تباہ کاریاں)



کوڈین کا نشہ

افیون میں کوڈین کی بہت معمولی مقدار پائی جاتی ہے مگر دورِ حاضرہ کی صنعت نے اسے مارفین کے درجہ تک پہنچا دیا ہے مثال کے طور پر فرانس، ہندوستان سے برآمد شدہ ایک سوٹن خام افیون، کوڈین کے استعمال میں صرف کرتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ زکام اور تنفس کی بیماریوں کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ کوڈین کی مقدار میں اضافہ ہو رہا ہے۔

باربے سائنسدان جس نے سب سے پہلے ۱۸۳۲ء میں اپنے خانگی تجربات میں اس حقیقت کو معلوم کر لیا کہ اگر ۶۵ اور ۱۳۰ ملی گرام کے درمیان کوڈین کی مقدار استعمال کی جائے تو اس سے خواب آور اثرات پیدا ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی کچھ پاگل پن اور جنون کے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ بہر حال پہلی خصوصیت کی تصدیق پے در پے تجربات اور بالخصوص جدید تجربات سے ہو گئی ہے حتیٰ کہ اگر ۱۶ ملی گرام کی مقدار میں کوڈین استعمال کی جائے تو یہی اثرات پیدا ہوتے ہیں جہاں تک دوسری خصوصیت کا تعلق ہے اس بارے میں کئی سال تک متواتر بحث و مباحثہ ہوتا رہا ہے اس کے باوجود دواؤں کی فہرست میں کوڈین کو غیر نشہ آور دواؤں کے زمرہ میں رکھا گیا ہے مگر بعض سائنسدانوں نے ان کیسوں کا ذکر کیا ہے، جن میں کوڈین دو گرام یومیہ کے حساب سے استعمال کی گئی تو اس نے نشہ کی ایک ایسی واضح شکل اختیار کی جو اپنے انجام کے لحاظ سے، دیگر منشیات کے خطرات سے کسی صورت بھی کم نہیں تھی۔ پھیپھڑوں کے ورم اور تنفس کی نالیوں کے علاج میں، کوڈین زیادہ تر پاؤڈر یا سیرپ کھانسی کے شربتوں کی صورت میں، نیز انجکشن کے طور پر استعمال ہوتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ کوڈین کا نشہ اپنی مدت اور خطرہ کے لحاظ سے مارفین یا ہیروئن کے نشہ سے کم خطرناک ہے تاہم اس سے اس شدید خطرہ میں کچھ کمی واقع نہیں ہوتی، جس میں نشہ باز مبتلا ہوتے ہیں۔ (منشیات کی تباہ کاریاں)

سکون پیدا کرنے والی دوائیں

ہماری ہیلتھ پالیسی میں کمزوری کے باعث بہت سی ڈاکٹری ادویات کا استعمال عام ہاتھوں میں چلا گیا ہے وہ دوائیں جو ڈاکٹری نسخہ کے بغیر ممنوع ہونا چاہئے تھیں سرعام مل رہی ہیں خصوصاً ٹراکیکولائسرز ادویات یعنی سکون پیدا کرنے والی دوائیں یہ ادویات نفسیاتی مسائل سے پیدا ہونے والے ڈپریشن کو دور کرنے کے لئے تجویز کی جاتی ہیں لیکن ان کا بطور نشہ استعمال زیادہ ہوتا ہے اور یہ لوگ اتنی زیادہ مقدار میں ان کا استعمال کرتے ہیں کہ اپنے لئے ہولناک گڑھاتیار کرتے ہیں۔

ان ادویات کا نشہ کرنے سے سر میں دائمی درد پیدا ہو جاتا ہے اور بھولنے کی بیماری نسیان پیدا ہو جاتی ہے پیشاب میں غیر طبعی اجزاء خارج ہوتے ہیں ہر وقت وحشت طاری رہتی ہے بعض ادویات اتنی زہریلی ہیں جو خون کے خلیات کو تباہ کر دیتی ہیں اور زندگی کے لئے خطرہ بن جاتی ہیں بعض دواؤں کے استعمال سے شدید قبض، پیشاب کی زیادتی سینہ کی جلن اور خفقان قلب کے عارضے لاحق ہوتے ہیں خون کے سفید جراثیم کم ہو جاتے ہیں اور یرقان کا خطرہ رہتا ہے دمہ کے مریضوں کے لئے ان ادویات کا استعمال خطرناک ہے۔

اگر کسی معالج نے اپنی دکان پر اس قسم کا اشتہار لگا رکھا ہو کہ میرے پاس ایسی دوائی ہے جو رعشہ، قبض، جگر کی خرابی، معدہ کی خرابی، پاگل پن، سردرد، سانس کی تنگی، وحشت، خون کا خاتمہ اور نظر میں کمزوری پیدا کرتی ہے اور موذی بیماریوں کے جال میں پھنسنے کے لئے میری دوائی خریدیں تو ہر کوئی جوتا اٹھا کر اس کے پیچھے پڑ جائے گا۔ لیکن حیرت ہے نشہ کے عادی افراد پر کہ جانتے ہوئے بھی ایسی ادویات کا بکثرت استعمال کرتے ہیں اور اپنی صحت جوانی اور دولت کا ستیاناس کرتے ہیں۔



افیون

افیون کو خشخاش کے پودے کی ڈوڈیوں سے لیا جاتا ہے پہلے یہ مابین انہرین فارس، مصر اور وسطی ایشیاء کے علاقوں میں مصروف تھی بعد میں ہندوستان اور چین میں پھیلی۔ مغرب میں یہ پندرھویں صدی میں متعارف ہوئی اور وہ بھی سب سے پہلے انگلستان میں، کیونکہ ہندوستان کے ساتھ اس کے تعلقات تھے انیسویں صدی کے اوائل میں لندن اور نارفوک کے شہروں میں افیون کے دانے پنساریوں کی دکانوں پر کھلے عام فروخت ہوتے تھے۔ نیپولین کی فوج میں شامل ایک کیمسٹر سیفان وہ پہلا شخص ہے جس نے افیون میں مارفین کا پتہ چلایا پھر انیسویں صدی کے وسط میں ووڈ نے اسے جلد میں بطور انجکشن لگایا اور یہیں سے اسے دوائی کے مقصد سے ہٹا کر نشہ آور مرکب میں تبدیل کر کے کارروازہ کھل گیا۔

افیون کی تباہ کاریاں:

افیون کھانے کے عادی لوگوں کے اعصاب ڈھیلے اور کمزور ہو جاتے ہیں، در دوسرے ہوشی کی سی کیفیت پتلیوں کا سکڑنا خراٹے دار سانس آنے لگتا ہے منہ خشک اور قبض شدید ہو جاتا ہے سستی، کاہلی، جلد زرد اور خشک رہتی ہے جسم کمزور اور ریشہ ہو جاتا ہے اگر عضلات تنفس مفلوج ہو جائیں تو موت واقع ہو سکتی ہے تشنج اور فالج تو اکثر ہوا کرتے ہیں افیونی کا بیان قابل اعتماد نہیں ہوتا کیونکہ قوی عقلیہ میں صدف آجانے کی وجہ سے اسے نیک و بد کی تمیز نہیں رہتی، بھوک زائل ہو جاتی ہے اور منہ خشک رہتا ہے چنانچہ اس کے استعمال سے آدمی ادیبانی خیالات کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے اکثر اپنی دنیا کو بھول کر محض خیالات کی وادیوں میں بھٹکنے لگتا ہے۔

پست ہمتی اخلاقی گراوٹ بے شعوری بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ اس کا عادی معاشرہ کے

لئے ناسور بن جاتا ہے ان تمام عقل و صحت کی بربادیوں کے علاوہ آخرت بھی سخت خطرے میں پڑ جاتی ہے اس کے علاوہ مالی حالت دن بدن تباہ ہو جاتی ہے نیز اپنی عادت کی تسکین کے لئے بیوی بچوں کے حقوق مارتا ہے مقروض ہو جاتا ہے حتیٰ کہ چوری و ڈکیتی اور قتل و غارت گری کا مرتکب بن جاتا ہے اسلام کا یہ اصول کہ اس نے یہ تمام مضرت رساں اور برباد کن اشیاء کو جو نہ صرف صحت کے نقطہ نظر سے بلکہ اور بے شمار اعتبارات مثلاً نفسیاتی، اخلاقی، اجتماعی اور اقتصادی لحاظ سے سخت مضرت رساں ہیں ان کو حرام قرار دیتا ہے۔ اور یہ تمام بنی نوع انسانوں پر احسان عظیم ہے۔

فقہائے کرام فرماتے ہیں جو ایون کا عادی ہوگا مرتے وقت اسے کلمہ نصیب نہ ہوگا۔

(معاذ اللہ)



حشیش

قنب ایک پودا ہے جو پہلے وسطی ایشیا میں پیدا ہوا اور بعد میں دیگر ملکوں میں پھیل گیا۔ کچھ ماہرین نباتات اور بالخصوص سائنسدان لوکیہ کی رائے کے مطابق قنب کی صرف ایک ہی قسم ہے البتہ اس پودے کی شکل مختلف ملکوں اور بلندیوں کے لحاظ سے بڑی آسانی اور جلدی سے بدل جاتی ہے۔ اب چونکہ حشیش دنیا کے مختلف علاقوں میں بڑے پیمانہ پر پھیل چکی ہے اس لئے اس کے دنیا میں ۳۵۰ مختلف نام ہیں۔

تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ حشیش دماغ کی جھلی پر اثر انداز ہوتی ہے اس لئے اسے ”عقل و ذکا کی زہر“ کہا جاتا ہے۔ اگرچہ ابھی تک حشیش کے زہریلے پن کی مقدار کا تعین نہیں کیا جاسکا مگر فرد اور معاشرہ کے لئے اس کے نقصان داہ اثرات سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی ایک مشہور مغربی کہاوت ہے، ”نشہ آگ کی مانند ہے“ تھوڑی مقدار میں ہو تو تپش حاصل ہوتی ہے اور بڑی مقدار میں ہو تو جلا دیتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حشیش کا استعمال بے بسی، مغلوبیت اور نشہ کی کیفیت تک لے جاتا ہے یہ فرد کو سوسائٹی میں رسوا کر دیتا ہے بہت سے محققین کے نزدیک حشیش دیگر منشیات تک پہنچنے کے لئے پہلا قدم ہے نو جوانوں کے بارے میں اعداد و شمار سے معلوم ہوا ہے کہ حشیش کے نشہ کا تجربہ کرنے والوں کی اکثریت ہیروئن تک پہنچ کے رہی۔

اور اگر حشیش بذات خود زہریلی نہ بھی ہو تو پھر یہ ایک معاشرتی تباہ کن زہر ہے جو سماج کو ذلت و رسوائی اور جرم کے گڑھے میں ڈال دیتی ہے یہ معاشرہ کو پیداواری صلاحیت سے عاری کر دیتی ہے انسان معاشرہ میں اپنا کردار ادا کرنے سے قاصر رہتا ہے اور قوم کے لئے مفید رکن نہیں ہو سکتا۔

حشیش کی تباہ کاریاں:

جدید تحقیقات نے واضح کر دیا ہے کہ حشیش کے تمام کیمیائی مشتقات جو بدن میں صبغیات اور مورثات یعنی ہارمونز پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں وہ بدن میں (Amino Acids) اور پروٹین بننے کے عمل کو روک دیتے ہیں اس کے سخت عادی نشہ بازوں پر (Vision Weles) کا حملہ (Attacks) ہوتا ہے جسم میں بیماریوں سے بچنے اور مدافعت کی قوت ختم ہو جاتی ہے اور منی پیدا کرنے والے خلیوں کی قوت کار پر ضرب پڑتی ہے۔

حاملہ جانوروں پر کئے گئے تجربات سے ظاہر ہوا ہے کہ جنین کی شکل بگڑ جاتی ہے اور مسخ ہو جاتی ہے زیادہ تر چونکہ مرد ہی حشیش استعمال کرتے ہیں اس لئے ان کا مادہ منویہ کمزور ہو جاتا ہے۔

بہت سے سائنسدانوں نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ حشیش کی زیادہ مقدار استعمال کرنے سے مریض فریب نظر کا شکار ہو جاتا ہے زیادہ تر نشہ باز، متلی بار بار کی تے، پچیش، رعشہ، کانوں کا بجنا، بے چینی، خوف اور کئی خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔

مشرقی ممالک سے موصول ہونے والی سائنسی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حشیش استعمال کرنے والوں کی صحت بگڑ جاتی ہے اور ان کی بھوک ختم ہو جاتی ہے۔

المختصر یہ کہ اگرچہ حشیش کی سمیت، دوسری منشیات کے مقابلہ میں اس قدر تیز نہیں ہے تاہم اس کے مستقل استعمال سے پیدا ہونے والی مزمن زہر سے بدنی، عقلی اور معاشرتی بربادی ہوتی ہے۔

امریکہ میں ٹریفک کے حادثات کے بارے میں رپورٹ سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے۔ کہ بہت سے خوفناک حادثات کا تعلق حشیش سے ہوتا ہے سب سے بڑھ کر یہ کہ جس ماحول میں حشیش پی جاتی ہے، اس میں دیگر مہلک منشیات کے لئے ماحول سازگار ہوتا ہے

کچھ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ ہیروئن استعمال کرنے والوں کی ”تہائی تعداد پہلے
حشیش کی عادی تھی۔“

حشیش کے استعمال سے خون کی کمی، بے ہمتی اور ذہنی انتشار لاحق ہو جاتے ہیں جو
بحیثیت مجموعی صحت پر انتہائی برا اثر ڈالتے ہیں اور انسان کی صحیح سوچ اور فکر جاتی رہتی ہے
ایسے لوگ بعض اوقات یا وہ گوئی پر اتر آتے ہیں۔ زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے
آدمی بے قابو ہو جاتا ہے آخر میں قوما ہو کر موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔

قہوہ نوشی

قہوہ کا پودا بہت سے ملکوں میں اگتا ہے۔ جیسے جزیرۃ العرب ”حبشہ، سیلون، برازیل
اور کئی ایک افریقی ممالک اور اس کا نام عربی قہوہ ہے (Coffee arabiica) ہے سبز
قہوہ کے بھگوئے ہوئے اور نہ بھوئے ہوئے بیج بے ذائقہ ہوتے ہیں۔ قہوہ کو بھوننے یا
سدینے سے ایسے مخصوص عطری مرکبات پیدا ہوتے ہیں جو کافول (Cafelo) اور کافون
(Cafeon) پر مشتمل ہوتے ہیں۔

عرب ممالک میں قہوہ کا استعمال نویں صدی عیسوی سے عام ہوا اور پھر سترھویں صدی
میں یورپ کو منتقل ہوا۔ شروع شروع میں اسے مقبولیت حاصل نہ ہوئی بلکہ اسے کئی ادیبوں
نے اپنے مضامین میں مذاق کا نشانہ بنایا۔ انیسویں صدی کی ابتداء سے قہوہ کا استعمال ہر
جگہ ہونے لگا بلکہ لوگ اس پر بے تحاشا ٹوٹ پڑے اور یہیں سے قہوہ کے نشہ سے کئی
تکالیف پہنچنے لگیں۔ کئی طبی رسالوں نے یورپی ممالک اور امریکہ میں نمودار ہونے والی ان
تکالیف کا ذکر کیا۔

قہوہ نوشی سے ہونے والی تکالیف

۱۔ قہوہ میں فعال مادہ تو کافین ہی ہے، یہ مرکب کنزائٹین سے مشتق ہے اس کی شرح ۱۲۵۰ اور ۱۲۷۵ کے مابین پہنچتی ہے ایک پیالی میں کافین کی اوسط مقدار ۱۰ سے ۳۰ گرام تک ہوتی ہے۔

کافین کی تھوڑی مقدار کے استعمال سے اعصابی نظام کو چستی ملتی ہے، زیادہ مقدار میں لینے سے پٹھوں کے نظام اور دل کے سکڑنے پر اثر پڑتا ہے اور شریانوں کے توتر میں کمی ہوتی ہے۔

۲۔ زیادہ مقدار میں قہوہ، براہ راست معدہ پر اثر انداز ہوتا ہے اور جوہر ہاضم کی کارکردگی کو گھٹا دیتا ہے قہوہ امعاء یعنی انتڑیوں کو مشتعل کرتا ہے اور رحم کے پٹھوں کو سکیرٹا ہے۔

۳۔ قہوہ زیادہ پینے سے حققان القلب، رعشہ اور بے خوابی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور شوگر کی تکلیفیں دیکھنے میں آتی ہیں، حقیقت میں زیادہ قہوہ نوشی فریب نظر و خیال اور عام انحطاط کی طرف لے جاتی ہیں۔

ان علامات کی وجہ سے انسان کافی کا عادی ہو جاتا ہے اور زیادہ مقدار میں پینے لگتا ہے یہاں تک کہ اسے اس کے باقاعدہ نشہ کی لت پڑ جاتی ہے اب اسے سرشاری اور کیف حاصل ہونے لگتا ہے۔

عورتیں بہت زیادہ حساس ہو جاتی ہیں خاص طور پر درمیانی عمر کی عورتیں۔ اعصابی بگاڑ پیدا ہونے لگتے ہیں یعنی سر میں درد، پہلوؤں میں درد، Acra کا لرزنا، کانپنا، چکر آنا اس کے ساتھ ہی نفسیاتی بگاڑ جو مزاج اور طبیعت پر اثر انداز ہوتے ہیں اور انسان کو بالآخر ہلوسہ اور انحطاط تک لے جاتے ہیں یہ نفسیاتی علامات نشہ کرنے کے کئی ہفتے بعد جا کر دور ہوتی ہیں اور خاص طور پر جب قہوہ مرکبات قطرانہ سے خالی ہو جن خاندانوں میں بچوں کو کافی پلائی جاتی ہے وہاں رات کے ڈراؤنے خوابوں کے واقعات رونما ہوتے ہیں بچوں کو سینوں سے

گو یا چمٹ جاتے ہیں اور جب تک مناسب غذا کا انتظام نہ کیا جائے، باقی رہتے ہیں۔
 جہاں تک ہاضمہ کی خرابیوں کا تعلق ہے تو کثرتِ قہوہ نوشی سے بھوک ختم ہونے کی
 علامات نوٹ کی گئی ہیں پچش اور قبض باری باری ہوتی رہتی ہے خون کی گردش کی نسبت سے
 خفقان، شریانی دباؤ میں بے قاعدگی کی علامات نمایاں ہوتی ہیں اور اس کے ساتھ ہی
 اعصابی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

قہوہ خوشی میں افراط سے کئی آدمیوں کو مردانہ کمزوری اور شدید جسمانی کمزوری لاحق
 ہوتی ہے قہوہ زیادہ پینے اور الکحل کے مشروبات سے ان دونوں خطرناک مشروبوں کے
 نقصان پہنچانے کی تاثیر دو آتشہ ہو جاتی ہے۔ (نشیات اور ان کی تباہ کاریاں)

چائے

چائے ایک چھوٹا سا پودا ہے جو مشرق بعید میں پیدا ہوتا ہے یہ ہندوستان اور چین کی اہم پیداوار ہے۔ چائے کی پتی کی بڑے پیمانہ پر تجارت ہوتی ہے، سب سے زیادہ چائے پینے والے، برطانیہ، ہالینڈ اور امریکہ کے باشندے ہیں۔ چینی چوتھی صدی عیسوی سے چائے کے عادی تھے یہ عادت تبت اور منگولیا کے باشندوں میں بھی پائی جاتی تھی یہاں سے روس کو منتقل ہوئی پتی کو بھگو کر یا ابال کر پینے کی عادت پندرہویں صدی میں شروع ہوئی۔

چائے اپنی بناوٹ میں تھین (Theine) کے مواد پر مشتمل ہوتی ہے، جو اپنی بناوٹ میں کافٹین کے مماثل ہے اس کی شرح سبز چائے میں ۵ فیصد اور کالی چائے میں ۳ فیصد ہوتی ہے تھائین اپنے فزیالوجیکل خواص میں کافٹین کی طرح، مگر سیاہ پتی (اس طویل مدت پر غور کرتے ہوئے جو اس کے پتوں کو خمیر دیتے ہوئے گزرتا ہے) میں تھائین سے زیادہ نقصان دہ اور زہریلے مواد پیدا ہو جاتے ہیں ہم کہہ سکتے ہیں کہ بدن پر چائے کے وہی اثرات ہیں جو قہوہ کے ہیں۔ (منشیات کی تباہ کاریاں)

چائے کو میں نے نشہ آور چیزوں کے عنوان میں اس لیے لکھا ہے کہ یہ اندر ہی اندر جسم کو کھوکھلا کر دیتی ہے بچوں اور عورتوں کو خصوصیت سے نقصان پہنچاتی ہے یاد رکھیے چائے کی عادت بھی نشہ آور چیزوں کی طرح کم مضر نہیں لہذا بغیر کسی سخت ضرورت کے چائے سے اجتناب کرنا چاہئے، کیونکہ معدہ کی جو بیماریاں آج کثرت سے پیدا ہو رہی ہیں ان میں چائے کا بہت زیادہ ہاتھ ہے خصوصاً معدہ میں تیزابیت، جلن اور بھوک کی کمی اس کے نتائج ہیں۔

عرصہ دراز تک استعمال کرنے سے بینائی کو کمزور کرتی ہے خون کو فاسد اور جگر کو متاثر کرتی ہے محرک ہونے کی وجہ سے مٹانے میں گرمی پیدا کرتی ہے اور گردے ضرورت سے زیادہ پانی خارج کرنے لگتے ہیں پسینہ کی کثرت سے نمکیات جلد کے راستے خارج ہوتے

ہیں چائے زیادہ پینے سے خون میں غلیظ مادے جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں بے خوابی اور دائمی قبض لاحق ہو جاتی ہے بلڈ پریشر اور دل کے مریضوں کے لئے چائے نہایت مضر ہے۔
خونی بواسیر کے مریضوں کے لئے از حد نقصان دہ ہے تبخیر معدہ کے مریض کو بھی چائے نہایت مضر ہے جریان، اجتلام اور سرعت انزال بھی پیدا کرتی ہے صحت عامہ کے لئے گھن کا اثر رکھتی ہے۔

نوجوانوں کو چائے پلاتے جانا اور پاکبازی کی امید رکھنا ایک احمقانہ سوچ ہے۔ چائے سے دماغ پر اس کا اتنا زیادہ اثر ہوتا ہے کہ ذرا کسی بات پر چائے پینے والا مرنے مارنے پر اتر آتا ہے اور غصہ بڑھ جاتا ہے نیز دل کی دھڑکن تیز ہو کر خفقان پیدا ہو جاتا ہے جسم سے چربی لکھنے لگتی ہے دبلے پتلے مریض مزید دبلے ہو جاتے ہیں یہ یاد رکھئے کہ چائے میں غذائیت نام کی نہیں۔ اسے ایک خاص مقدار میں بطور دوا کبھی کبھار استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اسے بطور عادت روزانہ استعمال کرنا نہایت مضر ہے۔ اور چائے پینے والوں کا معدہ اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ انہیں دودھ ہضم نہیں ہوتا تسی موافق نہیں آتی اس کا نشہ کرنا خاموشی اور آہستہ آہستہ اپنا اثر ظاہر کرتا ہے اس کے نقصانات دھیرے دھیرے ظاہر ہوتے ہیں بعض لوگوں کا معمول ہوتا ہے کہ کھانا کھانے کے فوراً بعد چائے پیتے ہیں اس خیال سے کہ کھانا ہضم ہو جائے جبکہ اس کا ہضم کے عمل سے کوئی تعلق نہیں ان کا معدہ میں تیزابیت پیدا کرتی ہے اکثر مریض یہ شکایت کرتے ہیں کہ ہمارے ہاتھ پاؤں جلتے ہیں ایسا چائے کی مہربانی سے ہوتا ہے۔

حیوانات پر سائنسی تجربات سے مندرجہ ذیل نتائج سامنے آئے ہیں۔

۱۔ سیاہ چائے، سبز چائے کے مقابلہ میں زیادہ نقصان دہ ہے۔

۲۔ ابالی ہوئی چائے، بھگوئی ہوئی چائے سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس سے گندی رطوبتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ بلغمی مزاج کو مفید

ہے مصنوعی پیاس اگر ختم نہ ہو تو چائے سے بچھ جاتی ہے حالانکہ ان امور سے غفلت نہیں برتنی چاہئے کہ یہی فوائد صرف خالی گرم پانی پینے سے بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔
اگر چائے پینا آپ کے لئے اشد ضروری ہو تو گورکھ پان بوٹی تازہ حاصل کر کے خشک کر لیں اور اس کو بطور چائے استعمال کریں جو نقصان دوسری چائے پینے سے ہوتا ہے وہ تمام فائدے اس چائے میں موجود ہیں۔ یا درج ذیل چائے کے نسخے کو اپنے گھروں میں رواج دیں۔

چھلکا سنگترہ	۵ گرام	اسطوخودوس	۳ گرام
برگر کے پتے	۵ گرام	تیز پات	۳ گرام
الاچھی خورد	۱ گرام	لونگ	۵ گرام
دار چینی	ڈیرھ گرام	گورکھ پان	۵ گرام
مچھٹھ	ڈھائی گرام	سونف	۶ گرام

تمام ادویات کو کوٹ لیں اور زیادہ بار یک نہ کریں تھوڑا درد راکر لیں اور ڈبوں میں بند کر لیں بوقت ضرورت جتنی مقدار میں چائے کی پتی استعمال کرتے تھے اتنی مقدار میں یہ پانی میں ابال کر بعد میں دودھ ڈال کر چائے بنا لیں اور چھان کر پی لیں۔
اس کے استعمال سے جسم میں چستی آ جاتی ہے گیس اور بخیر کا خاتمہ ہو جاتا ہے یہ دماغ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے اور خون صاف کرتی ہے دماغ سے بلغمی رطوبتوں کو ختم کرتی ہے دوسری چائے کی طرح مضر صحت نہیں بلکہ بہت سی بیماریوں کا ازالہ کرتی ہے اس کا ذائقہ اور خوشبو نہایت مسہور کن ہوتی ہے۔



باب سوئم

فصل نمبر ۱

منشیات کی سمگلنگ

بد قسمتی سے پاکستان میں وسیع پیمانے پر منشیات کی سمگلنگ کی وجہ سے بہت سے لوگ نشے کے عادی بن چکے ہیں منشیات کے سوداگر انہیں اگر موت کے تاجر کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا یہ لوگ اتنے گھناؤنے اور شرمناک طریقوں سے سمگلنگ کرتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اور ذہن یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ کیا انسان اتنا کچھ کر سکتا ہے جس کا ذکر آگے آنے والا ہے۔

پاکستان نارکوٹکس کنٹرول بورڈ کے مطابق کم از کم تین ملین لوگ ملک کے طول و عرض میں منشیات کے مرض میں مبتلا ہیں سمگلروں نے منشیات کے ذریعے بہت پیسہ کمایا ہے پاکستان میں اس وقت منشیات کا کاروبار عام ہو گیا ہے جس میں بیورو کریسی، پولیس، کمیونٹی اور سیاست دان بھی ملوث ہیں اگر کسی کے پاس منشیات کا پسینہ ہو وہ سب کچھ کروا سکتا ہے منشیات کا کاروبار اگرچہ پوری دنیا میں جاری و ساری ہے تاہم پاکستان میں اس بیماری نے تباہی مچا ہی ہوئی ہے اس وقت ہمارے ملک میں کوئی ایسی تنظیم نہیں جو عوام میں منشیات کے خلاف بیداری پیدا کر سکے۔

منشیات پر کام کرنے والی این جی اوز کو منشیات کے اثرات کے بارے میں یکسر پتہ ہی نہیں ہے بلکہ وہ تو صرف کاغذی کارروائی کر کے مزے لیتے ہیں پاکستان کے کسی بھی ضلع میں منشیات کی خرید و فروخت ہو سکتی ہے اور خرید و فروخت کوئی چوری چھپے نہیں ہے بلکہ

نہایت طاقتور لوگوں کی زیر نگرانی سملنگ ہو رہی ہے، انتظامیہ اور پولیس کے لوگ ان طاقتور لوگوں کے حصہ دار ہوتے ہیں پولیس جن کمزور سمگلروں سے منشیات برآمد کرتی ہے اسے پولیس اسٹور میں جمع کروانے کی بجائے دوبارہ اپنے تعلق داروں کو فراہم کرتی ہے اور اس میں اپنا حصہ وصول کرتی ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہر ملک میں قانون موجود ہے منشیات کی روک تھام کے لئے سپیشل ادارے موجود ہیں ہر جگہ چیک پوسٹیں موجود ہیں جدید ترین سائنسی آلات نصب کئے گئے ہیں ان تمام انتظامات کے باوجود منشیات کی سملنگ کیسے ہوتی ہے میں یہاں بین الاقوامی طور پر ہونے والی منشیات کے طریقے ذرا کم بیان کروں گا زیادہ تر اپنے ملک میں کی جانے والی منشیات کی رسد و حمل پر روشنی ڈالوں گا کچھ طریقے ایسے ہیں جو میں نے واضح بیان نہیں کئے تاکہ غلط ذہن رکھنے والا کوئی شخص ان سے ناجائز فائدہ اٹھانا شروع نہ کر دے منشیات جن طریقوں سے سمل کی جاتی ہے ان میں سے چند ایک کا تذکرہ کر رہا ہوں اب متعلقہ اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ چوکنے ہو جائیں اور سملنگ کے طوفان بدتمیزی کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن جائیں بجائے اس کے کہ وہ سمگلروں کے ساتھ تعاون کریں بلکہ ان کے خلاف جہاد کریں، سمگلروں کے ہاتھوں کھلونا بننے کی بجائے ان کے لئے پھانسی کا پھندا بن جائیں۔

یاد رکھئے زندگی بے حد مختصر ہے اس دنیا میں زیادہ سے زیادہ کتنا جی ڈالیں گے آج کل تو بمشکل 100 سال تک آدمی پہنچتا ہے وگرنہ اکثر 60, 65 برس تک جیتے ہیں جبکہ قیامت کا ایک دن 50 ہزار سال کا ہوگا گویا ہماری تمام زندگی قیامت کے دن کے ایک گھنٹہ سے بھی کم ہوئی اس دنیا کی 60 یا 70 سالہ زندگی کے لئے اپنی عاقبت خراب کرنا کس قدر بد قسمتی کی بات ہے۔

میری نظروں میں منشیات کے تاجروں سے زیادہ وہ لوگ مجرم ہیں جو اختیارات رکھتے ہوئے جان بوجھ کر ان اختیارات کا غلط استعمال کرتے ہیں مجرموں کو پکڑنے کی بجائے

انہیں تحفظ فراہم کرتے ہیں ہماری حکومت کا بھی فرض بنتا ہے کہ اگر کوئی ذمہ دار کسٹم آفیسر یا پولیس کا آدمی کسی سمگلر کو پکڑتا ہے تو اسے انعام ملنا چاہئے اس نسبت سے انعام دینا چاہئے جتنی زیادہ مقدار میں وہ منشیات برآمد کرے اس کے علاوہ اسے ترقی اور جان کا تحفظ بھی فراہم کرنا چاہئے لیکن فی الوقت ہوتا یوں ہے کہ منشیات اور سمگلنگ کے انسداد کے ادارے سوٹرک منشیات کے گزرنے دیتے ہیں اور ایک ٹرک پکڑ لیتے ہیں محض کارروائی ڈالنے کے لئے کہ ہم اپنا فرض پوری دیانت داری سے انجام دے رہے ہیں اور جو ٹرک یہ پکڑتے ہیں اس کی چوری کی رپورٹ پہلے ہی کسی تھانہ میں لکھی ہوتی ہے ٹرک کا ڈرائیور بھاگ جاتا ہے اخبار میں خبر یوں آتی ہے ایک لاکھ روپے کی ہیروئن پکڑی گئی اور ٹرک ڈرائیور رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھا کر بھاگنے میں کامیاب ہو گیا پولیس نے ٹرک اور ہیروئن قبضہ میں لے لی۔ ٹرک پکڑنے والے افراد کو اسناد دی جائیں گی اصل مجرم پکڑا نہیں گیا۔

نشہ آور اشیاء کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے لئے مندرجہ ذیل طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔

☆ عملہ کی ملی بھگت:

متعلقہ عملہ سے بعض افراد ماہانہ مقرر کر لیتے ہیں یا بوقت ضرورت مالیت کے لحاظ سے رشوت دیتے ہیں اس طرح یہ لوگ باسانی ایسی چیزیں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر لیتے ہیں۔

☆ خفیہ راستوں سے:

سمگلروں کو ایسے خفیہ راستوں کا علم ہوتا ہے جہاں چیکنگ نہیں کی جاتی ایسے کام وہ اونٹ یا گدھوں کے ذریعے کرتے ہیں۔

☆ وی آئی پی حضرات کے ذریعے:

ملک کی اہم شخصیات کے ساتھ جو عملہ جاتا ہے وہ اس دھندہ میں ملوث ہوتا ہے ان ملازمین کے ذاتی بیگ اور بکسے ہیروئن سے بھرے ہوتے ہیں اور انہیں چیکنگ کا کوئی ڈر

نہیں ہوتا یہ سمگلروں سے ملے ہوتے ہیں اور معقول معاوضہ لے کر انہیں ان کا مال واپس دیتے ہیں ہر شخص یہ کام نہیں کرتا چند کالی بھٹریں اس میں ملوث ہوتی ہیں۔

☆ اغوا شدہ بچوں کے ذریعے:

چھوٹے بچوں کو اغوا کر کے ان کے پیٹ چاک کرنے کے بعد ان میں منشیات بھر کر سی دیتے ہیں اور اصل مقام پر پہنچ کر نکال لیتے ہیں یہ طریقہ کار بیرون ملک مال پہنچانے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ سرکاری گاڑیوں کے ذریعے:

بعض اہم محکموں کی گاڑیاں جن میں خفیہ طور پر ایسی اشیاء رکھ کر لے جانی جاتی ہیں یہ وہ گاڑیاں ہوتی ہیں جنہیں چیک کرنے کی بجائے ان میں موجود افراد کو سیلوٹ مارا جاتا ہے ایسا کام آفیسران کا ماتحت عملہ کرتا ہے اور آفیسر کو پتہ بھی نہیں ہوتا کہ میری گاڑی میں کس قسم کا زہر جا رہا ہے۔

☆ تہواروں پر:

جب کوئی خاص تقریب ہوتی ہے تو قافلہ کی صورت میں تقریب کی مناسبت سے گاڑی پر بیز اور جھنڈے لگا کر آسانی سے کسٹم کے آفیسروں کی نظروں میں دھول جھونک کر صاف بچ نکلتے ہیں وہ اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ عقیدت مند برسی منانے جا رہے ہیں۔

☆ ایسبولینس کے ذریعے:

ہسپتال کی گاڑیوں میں فرضی مریض بٹھالیا جاتا ہے جس کے پاس کثیر تعداد میں منشیات ہوتی ہیں یہ خود ساختہ مریض منشیات لے کر ہسپتال پہنچ کر فرار ہو جاتا ہے کسٹم والے اس چکر میں آ جاتے ہیں کہ ایمر جنسی مریض ہے بعض عورتوں کو حاملہ ظاہر کر کے یہ چیک پوسٹ سے فوراً نکل آتے ہیں اور متعلقہ عملہ انہیں جلد اجازت دے دیتا ہے کہ کہیں ہمارے چیک کرنے کے دوران مریضہ مرنے جائے اسے جلد ہسپتال پہنچنا چاہئے۔

☆ گاڑی کے ذریعے:

ویگن یا بس کی سیٹوں دروازوں اور نچلے حصوں یا انجن کے حصوں میں ایک خاص طریقہ سے یہ چیزیں چھپادی جاتی ہیں جہاں چیکنگ کا شبہ تک نہ ہو سکے اس طرح اگر گاڑی کو چیک بھی کر لیا جائے تو پتہ نہیں چلتا پٹرول کی ٹینکی میں بھی بھاری مقدار میں یہ چیزیں چھپادی جاتی ہیں۔ بعض گاڑیوں کے انجن کے ساتھ موٹا سا اضافی پائپ لگا دیا جاتا ہے جس میں ہیروئن بھری ہوتی ہے اس پائپ کا انجن یا گاڑی کے کسی کام سے تعلق نہیں ہوتا کسٹم حکام اسے انجن کا ضروری حصہ سمجھتے ہیں جبکہ اس کا تعلق محض ہیروئن بھرنے سے ہوتا ہے پائپ میں ہیروئن یا اور کسی نشہ آور چیز کی پیکنگ اس طرح کی جاتی ہے کہ انجن کی حرارت کا اس پر کوئی اثر نہ ہو سکے۔

☆ ٹرکوں کے ذریعے:

علاقہ غیر سے جو ٹرک سامان لے کر دیگر علاقوں کی طرف جاتے ہیں انہوں نے دوسری اشیاء کے ساتھ چند پیٹیاں منشیات کی رکھی ہوتی ہیں اگر ایک آدھ پیٹی کھول کر دیکھی جائے تو اس میں دیگر اشیاء ضروری ہوتی ہیں اب عملہ کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ تین چار سو پیٹیاں چیک کریں۔

لکڑی کے شہتیروں میں بھر کر:

دیودار یا اور کسی قسم کی لکڑی کے شہتیروں کو کھوکھلا کر کے ان کے سوراخ کو اس طرح بند کر دیا جاتا ہے کہ وہ کھوکھلے محسوس نہیں ہوتے انہیں دریا میں ڈال دیا جاتا ہے یہ تیرتے ہوئے مطلوبہ مقام پر پہنچ جاتے ہیں تو ان میں سے منشیات نکال لی جاتی ہے شہتیروں پر نمبر لگے ہوتے ہیں اس طرح مطلوبہ نمبر کا شہتیر سمگلر تک پہنچ جاتا ہے کوئی دوسرا آدمی اسے ہاتھ نہیں لگاتا ہر شخص کے شہتیر پر مخصوص نمبر درج ہوتا ہے جس سے وہ پہچان لیتا ہے کہ یہ میرا مال ہے۔

☆ انسانی جسم کے ذریعے:

خاص قسم کی تھیلیوں میں ہیروئن بھری جاتی ہے ان کا سائز اتنا ہوتا ہے کہ آسانی سے نکلا جاسکے سمگلر اپنے کارندوں کو یہ کیپوسلز نما تھیلیاں دیتے ہیں جنہیں وہ منہ کے ذریعے نگل لیتے ہیں ایک ملک سے دوسرے ملک پہنچ کر یہ کارندے جلاب آور دوائی کھاتے ہیں جس سے یہ کیپوسل جوں کے توں پاخانے کے راستے باہر نکل آتے ہیں اگر یہ کیپوسل پھٹ جائے تو موت واقع ہو سکتی ہے۔

پاکستان میں ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا جس میں ایک غیر ملکی نے کیپوسل نگل لئے تھے اور وہ تھیلی نما کیپوسل اس کے اندر پھٹ گیا تھا اس کی حالت غیر ہونے لگی تو اسے ہسپتال لے جایا گیا وہاں ایکس رے اور سکریننگ کرنے سے معلوم ہوا کہ اُنس کے معدہ میں تھیلی نما کیپوسل ہیں۔ آپریشن کے بعد پتہ چلا کہ ان میں ہیروئن بھری ہوئی تھی۔

☆ کھلاڑی گلوکار اور اڈاکار:

ہمارے ملک کے بعض کھلاڑی اور گلوکار بھی اس دھندے میں ملوث ہیں یہ دو نمبر کے وی آئی پی ہوتے ہیں اس لئے ان کی جامہ تلاشی نہیں ہوتی سرسری ساچیک کیا جاتا ہے انہیں عوام نے جو خاص احترام دیا ہوتا ہے یہ اس کا غلط اور ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں ہر کوئی کھلاڑی یا ایکٹر یہ کام نہیں کرتا لیکن کچھ کالی بھٹریں اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث ہیں یہ طریقہ بھی بین الاقوامی سمگلنگ کرنے میں برتا جاتا ہے۔

☆ فرنیچر میں چھپا کر:

فرنیچر کی لکڑی میں سوراخ کر کے اس میں اتنی ہیروئن بھرتے ہیں کہ وہ حصہ بھی ٹھوس معلوم ہوتا ہے اس لکڑی کے سوراخ کو اتنی نفاست سے بند کرتے ہیں کہ باہر سے کھوکھلا محسوس نہیں ہوتا۔

☆ بارات کے بہانے:

مصنوعی دولہا کسی گاڑی میں بٹھا کر اس پر پھول وغیرہ لگا کر بہت زیادہ مقدار میں نشی چیزیں اڈے تک پہنچادی جاتی ہیں۔

☆ عورتوں کے ذریعے:

یہ طریقہ بین الاقوامی سمگلنگ کے لئے استعمال ہوتا ہے عورتوں کے مخصوص حصوں میں ہیروئن رکھ دی جاتی ہے اور خاص مقام پر پہنچ کر نکال لی جاتی ہے اگر ذرا سی غلطی ہو جائے تو اس کے نتائج انتہائی ہولناک نکلتے ہیں اس کام کے لئے بار بار ایک عورت سے مدد نہیں لی جاتی تاکہ شک پیدا نہ ہو۔

☆ مردوں کے ذریعے:

کسی اغوا شدہ شخص کو قتل کر کے اس کے پیٹ میں نشہ کی چیزیں بھر کر ایک ملک سے دوسرے ملک پہنچاتے ہیں۔

☆ طلباء کے ذریعے:

ایسے طالب علم جو ہیروئن کے عادی ہوں سمگلروں کے اشارے پر اپنے ادارے کی طرف سے تفریح کی غرض سے علاقہ غیر جاتے ہیں تعلیمی ادارے کی مخصوص بسیں ہوتی ہیں جن پر ادارے کا نام ہوتا ہے ان بسوں کی چیکنگ نہیں ہوتی کیونکہ طلباء کا پورا قافلہ ہوتا ہے وہ طلباء جو تفریح کی بجائے سمگلنگ کی نیت سے آئے ہوتے ہیں وہ منشیات کی بھاری مقدار اپنے ساتھ لے آتے ہیں۔

☆ کتابوں میں چھپا کر:

ایک عرب ملک میں کوئی پٹھان قرآن پاک لے کر گیا اس نے قرآن پاک کے درمیان میں سے کاغذات اس طرح کاٹے کہ ہاتھ میں پکڑنے پر اس کے صفحات ایسے ہی

معلوم ہوتے تھے جیسے یہ قرآن پاک مکمل ہے درمیان میں اس نے ہیروئن بھری اس ملک کے عملہ کو شک گزرا انہوں نے قرآن پاک کھول کر دیکھا تو چاروں طرف سے ورتے صحیح سلامت تھے لیکن درمیان میں ہیروئن بھری ہوئی تھی اسے گرفتار کر لیا گیا کتنا شرم کا مقام ہے کہ اس نے قرآن پاک کو معاذ اللہ شہید کر کے چند سکے حاصل کرنے کی کوشش کی اس سے بڑا ظلم اور درندگی اور کیا ہوگی۔

پٹرول لے جانے والی گاڑیوں کے ذریعے:

پٹرول کے ٹنکر میں کافی مقدار میں منشیات ڈال دی جاتی ہے منوں کے حساب سے اس طرح حفاظت سے یہ چیزیں دور دراز علاقوں میں پہنچادی جاتی ہیں۔

بحری جہازوں کے ذریعے:

حال ہی ایک بحری جہاز میں سامان تجارت کے ساتھ منشیات کی بڑی مقدار سعودی عرب بھیجنے کی کوشش کی گئی جس میں حکم کا عملہ بذات خود ملوث تھا عملہ کے ذمہ دار افراد کی گرفتاری سے یہ راز فاش ہوا۔

سگریٹ کے ذریعے:

سگریٹ میں سے تمباکو نکال کر اس میں ہیروئن بھر کر اوپر تمباکو بھر دیتے ہیں اور دوبارہ ڈبوں میں بند کر کے ان کی پیکنگ ہو بہو ہی کرتے ہیں جس کمپنی کا وہ سگریٹ ہوتا ہے۔ ڈبوں کے ڈبے اسی طریقہ کار کی بدولت ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں پہنچاتے ہیں۔

ڈیکوریٹیشن پیس یا مجسموں کے ذریعے:

مجسموں اور ڈیکوریٹیشن کی دوسری اشیاء میں ہیروئن بھر کر لانے کا طریقہ کار بھی مروج ہے لیکن بعض اوقات ایسے لوگ پکڑے جاتے ہیں۔

نشیات سے نجات

نشہ آور اشیاء کے جو نقصانات اور تباہ کاریاں میں نے گزشتہ صفحات میں تحریر کیے ہیں ان کو بغور پڑھنے کے بعد مجھے امید ہے کہ عادی مریض بھی اس زہریلے ناگ سے چھٹکارا حاصل کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے کیونکہ زندگی اور صحت سے کوئی چیز عزیز نہیں ہوتی اگر انسان صحت مند ہو تو زندگی میں پیش آنے والے حادثات کا حوصلہ مندی سے مقابلہ کر سکتا ہے ہر انسان کی زندگی میں خواہ وہ امیر ہو یا غریب کبھی نہ کبھی پریشانیاں اور مالی بحران آتے رہتے ہی لیکن اگر دماغ صحت مند ہو تو آدمی نشے کے سہارے کے بغیر ہر قسم کی مشکلات سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

پریشانیوں کا تعلق صرف انسانوں سے نہیں بلکہ جانور بھی ان سے متاثر ہوتے ہیں کتوں میں یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جب کتیا بچے دیتی ہے تو اپنے بچوں کے پاس کسی غیر مرد کو نہیں آنے دیتی بعض کتوں کے مالک اگر فوت ہو جائیں تو وہ کئی کئی دن تک کھانا نہیں کھاتے لیکن آہستہ آہستہ ان کی طبیعت ٹھیک ہو جاتی ہے اور وہ غم سے نجات پالیتے ہیں۔

جانور بے زبان اور بے بس ہوتے ہیں لیکن جب وہ بھی بڑے بڑے غم کا مقابلہ بغیر کسی دوا کے سہارے حل کر لیتے ہیں تو پھر انسان جو اشرف المخلوقات ہے جسے اللہ عزوجل نے بے پناہ صلاحیتیں دی ہیں اور اعلیٰ ترین دماغ عطا کیا ہے یہ پریشانیوں کا حل نشہ میں ڈوب کر کیوں تلاش کرتا ہے کیا یہ انسان کی شکست اور نزل لیل نہیں کہ معمولی سی پریشانی آئی اور نشہ کے میدان میں کود پڑا۔

مریضوں کے لئے چند اہم ہدایات:

۱۔ صحت قدرت کی طرف سے انمول اور قیمتی تحفہ ہے اس کا تحفظ کرنا چاہئے جتنا نقصان نشہ آور اشیاء صحت کو پہنچاتی ہیں اتنا کوئی چیز بھی ضرر نہیں دیتی نشہ کرنا

زہریلے ناگ کے منہ میں انگل ڈالنے کے مترادف ہے اس لیے ہر شخص کو اس سے
کو سوں دور رہنا چاہئے۔

۲۔ اگر کوئی شخص نشہ میں مبتلا ہو چکا ہے تو اسے فوراً ترک کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور
آئندہ پختہ ارادہ کرے کہ اب میں نشہ نہیں کروں گا بعض نشہ کے عادی مریض اس
کے نقصانات کو دیکھتے ہوئے سوچتے ہیں کہ آج نہیں تو کل سے نشہ کرنا چھوڑ دوں گا
اور جب کل آتی ہے تو پھر ارادہ کر لیتے ہیں کہ چند دن کے بعد چھوڑ دوں گا اس چکر
میں کئی ماہ گزر جاتے ہیں اور نشہ چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔

۳۔ بعض نشہ کے عادی سوچتے ہیں کہ ہمیں اس نے آج تک کوئی نقصان نہیں پہنچایا اس
لیے آئندہ بھی اس کا کوئی خطرہ نہیں نشہ کے نقصانات جلدی ظاہر نہیں ہوتے بلکہ کافی
دیر بعد ظاہر ہوتے ہیں اس لیے آپ اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ ہم نشہ بھی کرتے ہیں
اور نقصانات سے بھی محفوظ رہیں گے۔

۴۔ اگر آپ کے ذہن میں مثبت سوچ ہے کہ نشہ نقصان دہ ہے اور اسے ترک کر دینا
چاہئے تو اسی وقت اسے چھوڑنے کا سوچیں آج کل کے چکر میں نہ پڑیں۔

۵۔ بعض لوگوں نے تاویلیں گھڑ رکھی ہوتی ہیں کہ نشہ سے مجھے فلاں فلاں فوائد حاصل
ہوتے ہیں اس لیے میں نشہ کرتا ہوں اگر نشہ نہ کروں تو مختلف خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں
یہ سب بہانے ہیں خود کو اور دوسرے لوگوں کو جھوٹی تسلی دینے کے لئے نشہ کرنے سے
کسی قسم کا فائدہ نہیں ہوتا اور چھوڑنے سے کسی خطرے کا کوئی امکان نہیں۔

۵۔ آپ حلفاً اقرار کریں کہ میں آئندہ کے لئے توبہ کرتا ہوں ان دوستوں سے بھی دور
رہوں گا جو نشہ کرتے ہیں آپ کا یہ ارادہ چٹان کی طرح سخت ہونا چاہئے جب تک
آپ دل سے پختہ ارادہ نہیں کریں گے آپ اس سے نجات نہیں پاسکتے نیت میں اگر
خلوص ہوگا تو آپ نہ صرف نشہ بلکہ برے دوستوں اور ان راستوں کو بھی چھوڑ دیں

گے جہاں سے نشہ مہیا ہوتا ہے۔

۶۔ نشہ ترک کرنے کے بعد آپ معاشرے میں اعلیٰ مقام حاصل کر سکیں گے اچھے شوہر، فرمانبردار بیٹے، شفیق باپ اور پرکشش شخصیت کے مالک بن سکتے ہیں وہی لوگ جو آپ کا مذاق اڑاتے تھے آپ کو احترام دیں گے ماں باپ بہن بھائی اور بچے آپ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے کی بجائے محبت اور پیار دیں گے دماغی مدہوشی ختم ہو کر آپ ایسے منصوبے تیار کر سکیں گے جن سے کاروبار میں بھرپور منافع حاصل ہوگا۔

مریض کے لواحقین کے لئے ہدایات

۱۔ جس مریض کو نشہ آور اشیاء سے نجات دلانی ہو تو پہلے اسے اس حد تک سمجھایا جائے کہ وہ نشہ چھوڑنے پر آمادہ ہو جائے اگر زبردستی نشہ چھوڑانا ہو تو مریض کی کڑی نگرانی کی جائے اسے اس کے دوستوں سے ملنے نہ دیا جائے کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ مریض نشہ کا علاج کر رہا ہوتا ہے اور اس کے دوست اسے ملنے کے بہانے نشہ آور چیزیں دے جاتے ہیں یہ لوگ خبر لینے کے بہانے آتے ہیں اور منشیات دے کر حق دوستی ادا کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔

۲۔ مریض کا اگر نشہ چھوڑانا مقصود ہے تو مریض کا باپ بھی اگر نشہ کرتا ہے تو دوران علاج اسے اپنے بیٹے سے ملنے نہ دیا جائے بعض نامراد بد قسمت انسان اسی قسم کے دیکھنے میں آتے ہیں جو خود اپنی اولاد کو نشہ فراہم کرتے ہیں ایسے لوگ انسانیت کے کیا حقدار ہیں جو اپنے جگر گوشوں کو موت کی پڑیاں لا کر دیتے ہیں۔

بعض کم ظرف لوگ اپنے نشے کی چیزیں اپنے اولاد کے ذریعے منگواتے ہیں جس سے اولاد بھی اسی راہ پر چل نکلتی ہے اگر آپ کو اولاد کی زندگی صحت اور تندرستی مطلوب ہے تو بچوں سے سگریٹ بھی نہیں منگوانے چاہئیں وگرنہ کل کو اگر یہ سگریٹ پئے گا تو آپ اسے روک نہیں سکیں گے۔ کیونکہ آپ کا کردار اس کے سامنے ہوگا اور وہ آپ کا

گریبان پکڑنے سے بھی گریز نہیں کرے گا کہ جو چیز آپ خود استعمال کرتے ہیں، میرے لیے پابندی کیوں لگاتے ہیں۔

۳۔ نشہ کرنے والا ہمدردی کا مستحق ہوتا ہے اس پر بے جا سختی اور نفرت اسے مزید بگاڑ دیتی ہے جب کوئی نشہ ترک کر دے تو اسے کہیں کہ تمہاری صحت بہت اچھی ہو رہی ہے خوبصورتی میں اضافہ ہو رہا ہے تم میں عقلمندی اور ذمہ داری پیدا ہو رہی ہے تمہارے جسم میں خون بننا شروع ہو گیا ہے تم نے برائی کو چھوڑ کر نیکی کا راستہ اختیار کیا ہے تمہارا حوصلہ بہت بلند ہے تمہارا سوکھا ہوا جسم توانا ہو رہا ہے غرض کہ اس طرح کی خوش کن باتوں سے مریض کے ذہن پر بڑے اچھے اثرات پڑیں گے اور وہ جلد اس عذاب سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے۔

منشیات کا علاج

نشے کا مریض جسمانی اور نفسیاتی مسائل سے دوچار ہونے کے علاوہ روحانی طور پر بھی بحران کا شکار ہو جاتا ہے۔ نشے کے مرض کی جڑیں بہت گہری ہوتی ہیں صحت یابی کے بعد دوبارہ نشہ کرنے کا خطرہ ہمیشہ سر پر منڈلاتا رہتا ہے اور عام طور پر دوبارہ نشہ شروع کرنے کے انتہائی خوفناک نتائج نکلتے ہیں۔

منشیات کے علاج کے سلسلے میں کوئی ایک دوا ایسی نہیں جو نشہ کی لت کو چھڑا سکے کیونکہ جب کوئی آدمی نشہ آور اشیاء ترک کرتا ہے تو اسے کئی علامات کا سامنا کرنا پڑتا ہے پورے جسم کے نظام کی اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے۔ لوگ اشتہارات پڑھ کر ترک منشیات گولیاں کھائیں نشہ سے نجات پائیں۔ ان گولیوں کا سہارا لیتے ہیں کوئی ایک دوا نشہ کے اثرات کو ختم نہیں کر سکتی کیونکہ نشہ ترک کرنے کے بعد ایک نہیں بہت سی علامات ظاہر ہوتی ہیں جب تک ہر علامت کا علاج نہ کیا جائے آدمی نشہ نہیں چھوڑ سکتا اگر ایسا کرے گا تو اسے شدید پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا ہو سکتا ہے کہ اس کی جان ہی چلی جائے نشہ ایک ایسا زہر ہے کہ والدین بھی مجبور ہو جاتے ہیں اور انہیں خدشہ ہوتا ہے کہ اگر نشہ آور اشیاء زبردستی بند کرادی گئیں تو اس کی جان بھی جاسکتی ہے حتیٰ کہ اگر کسی کا بچہ جیل میں بند ہو تو والدین کو شش کرتے ہیں کہ اسے جیل میں بھی نشہ ملتا رہے ایسا نہ ہو کہ بچے کی جان بھی چلی جائے۔

نشہ ترک کرانا مشکل بھی ہے اور آسان بھی ہے مشکل اس لحاظ سے ہے کہ مناسب علاج معالجہ نہ کرایا جائے اور آسان اس صورت میں کہ ان تمام علامات کو دور کرنے کی کوشش کی جائے جو نشہ چھوڑنے سے پیدا ہوتی ہیں ان علامات کا علاج کیا جائے تو نشہ آسانی سے چھوٹ سکتا ہے لوگ ہزاروں روپے خرچ کر کے منشیات کا علاج کراتے ہیں لیکن وہ نہیں جانتے کہ اکثر منشیات کا علاج کرنے والے اپنی تیار کردہ نشہ آور اشیاء کا

مریض کو عادی بنا دیتے ہیں یہ وہی ہوا کہ آسمان سے گرا اور کھجور میں اٹکا یعنی افیون بند کرا دی اور شراب کا عادی بنا دیا۔

یہاں میں تمام قسم کے منشیات ترک کرنے پر جو علامات رونما ہوتی ہیں تحریر کروں گا اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر مریض میں تمام علامات پائی جائیں اس لیے جس قسم کی علامات جس چیز کے نشہ کے بند کرنے سے ظاہر ہوں ان کا علاج مناسب طریقے سے اور نہایت احتیاط سے کرنا چاہئے۔

نشہ آور اشیاء ترک کرنے پر مندرجہ ذیل علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

از کتاب "امراض عامہ" مصنف محمد عباس عامر

اسہال:

کچھ نشئی اشیاء اس قسم کی ہیں کہ اگر وہ پکھت بند کرا دی جائیں تو مریض کو پیش کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے اور اسہال شدت سے آتے ہیں۔

بے خوابی:

دوسری علامت جوان میں ظاہر ہوتی ہے وہ ہے بے خوابی۔ نیند اڑ جاتی ہے اور کئی روز مسلسل نیند نہیں آتی ساری رات مریض چار پائی پر کروٹیں بدلتا رہتا ہے لیکن اسے سونا نصیب نہیں ہوتا متواتر جاگتے رہنے سے آنکھوں کی رنگت بدل جاتی ہے اور پوٹے سوج جاتے ہیں۔

جسمانی درد:

پکھت نشہ چھوڑ دینے سے جسم میں ناقابل برداشت درد ہوتا ہے خصوصاً ٹانگیں سر اور کمر میں شدت کا درد اٹھتا ہے مریض درد سے کراہتا ہے اور ٹانگیں دبوانے کی کوشش کرتا ہے سر میں درد کی وجہ سے سر میں گھونسے مارتا ہے بالوں کو پکڑ کر کھینچتا ہے۔ یا ماتھے پر کپڑا باندھ لیتا ہے کمر میں درد کی وجہ سے متواتر ایک حالت میں لیٹنا مشکل ہوتا ہے،

کبھی لیٹ جاتا ہے اور کبھی بیٹھ جاتا ہے ایک ہاتھ سے دوسرے بازو کو دباتا ہے تاکہ درد میں اضافہ نہ ہو۔

ہاتھ پاؤں میں سویاں چھبنا:

ہاتھ پاؤں میں سویاں چھبتی ہیں اور کبھی بازو یا ٹانگیں سن ہو جاتی ہیں مریض شکایت کرتا ہے میرا فلاں حصہ سو گیا ہے۔

خوف اور ڈر:

عجیب قسم کا خوف پیدا ہو جاتا ہے اور مریض خو کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے اس کے دل میں وہم بیٹھ جاتا ہے کہ کوئی مجھے قتل کر دے گا۔ ایک مریض نے جب نشہ آور اشیاء یکنخت ترک کر دیں تو ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار بھاگ کر جاتا اور کہتا کہ مجھے پولیس پکڑنے آتی ہے فوراً مجھے چھپا لو اسی طرح ایک مریض چار پائی کے نیچے لیٹ گیا اور کہنے لگا کہ باہر ڈاکو آئے ہیں میرا سامان چھین کر مجھے قتل کر دیں گے۔

ایک اور واقعہ میں مریض کا باپ جب بھی اس کے سامنے آتا تو کہتا کہ مجھے قتل مت کرنا میری جان بخش دو خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو اور میرے پاس سے چلے جاؤ ایک شخص سخت سردی میں باہر بیٹھ گیا اسے اندر جانے کا کہتے تو چلانے لگتا کہ چھت مجھ پر گر جائے گی مجھے کمرے میں نہ لے جاؤ۔

ذہنی پریشانیاں:

نشہ چھوڑنے والے بہت سے لوگ ذہنی پریشانیوں کا شکار ہو جاتے ہیں سوچوں میں کھوئے رہتے ہیں انہیں خدشہ رہتا ہے کہ موت اب میری طرف آرہی ہے یا اب میں کھاؤں گا کہاں سے کمائی کیسے کروں گا نہ جانے اب میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے معاشرہ مجھے قبول کرے گا یا نہیں فرضی دشمنوں کے متعلق سوچتا رہتا ہے کہ وہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے۔

تھکان:

کیونکہ نشہ نے جسم کے ہر عضو کی کارکردگی کا ستیاناس کیا ہوتا ہے کہ نشے کے سہارے پر عرصہ تک مریض چلتا ہے اس لئے جب وہ اسے ترک کرتا ہے تو اسے جسم تھکا ہوا محسوس ہوتا ہے ذرا سا کام کرنے کی بھی بہمت اور طاقت نہیں رہتی حتیٰ کہ چائے کا کپ بھی انہیں بوجھل محسوس ہوتا ہے

جسمانی جھٹکے:

جسم میں جھٹکے محسوس ہوتے ہیں بعض اوقات سر بے اختیار ہلنے لگ جاتا ہے یا دھڑکا اوپر والا حصہ بے اختیار حرکت کرتا ہے ایسی حالت میں مریض کو ڈرائیونگ یا گھومنے سے منع کر دینا چاہئے۔

پاگل پن:

کچھ دنوں تک مریض الٹی سیدھی باتیں کرتا ہے کسی کو پہچاننے سے انکار کرتا ہے گالیاں نکالتا ہے لڑتا جھگڑتا ہے اور نار پیٹ پر اتر آتا ہے اگر نمازی طبیعت ہو تو بار بار نماز پڑھتا جائے گا سجدہ کرنے لگے تو سجدے پر سجدے کرے گا اگر پڑھا لکھا ہو تو انگلش میں لیکچر دینا شروع کر دے گا اگر نالی میں گندگی نظر آئے تو اسے صاف کر دے گا خود گندہ ہو جائے گا۔

بلغم کا اخراج:

چونکہ نشہ آور چیزیں بلغم کو گاڑھا کر دیتی ہیں اور پھیپھڑوں کی نالیوں کو تنگ کر دیتی ہیں اس لیے جب نشہ ترک کیا جائے تو چند دنوں کے بعد جمی ہوئی بلغم بکثرت خارج ہوتی ہے یہ بلغم ناک کے راستے یا حلق کے راستے خارج ہوتی ہے۔

معدہ میں جلن:

نشہ کرنے والے مریض کے معدہ میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں لیکن نشہ کے دوران یہ

محسوس نہیں ہوتے جب نشہ کا استعمال ترک کر دیا جائے تو معدہ میں جلن پیدا ہو جاتی ہے پیدا ہونے کا لفظ یہاں مناسب نہیں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ظاہر ہو جاتی ہے یہ جلن ناقابل برداشت ہوتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کسی نے تیزاب حلق میں انڈیل دیا ہو۔

بھوک کا خاتمہ:

بھوک بالکل نہیں لگتی کھانے سے نفرت ہو جاتی ہے مریض کو ڈر لگتا ہے کہ اگر کچھ غذا کھائی تو اسہال کی شکایت ہو جائے گی اگر تھوڑا بہت کھانا کھا بھی لے تو طبیعت بوجھل ہو جاتی ہے ایسے میں مریض کو نرم غذا دینی چاہئے جو جلد ہضم ہو سکے۔

گیس اور اچھارہ:

پیٹ پھول جاتا ہے ہوا کا اخراج رک جانے کی وجہ سے اچھارہ ہو جاتا ہے بعض مریض کہتے ہیں کہ ناف پڑ گئی ہے یہ ہوا اور انتڑیوں کی خشکی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

متلی اور قے:

معدہ میں کوئی چیز نہیں ٹھہرتی۔ فوراً قے یا پاخانے کے ذریعے خارج ہو جاتی ہے کھٹے ڈکار آتے ہیں قے کا تعلق دماغ سے ہوتا ہے اور سر کا گھومنا بھی اسی وجہ سے۔

پیشاب پر کنٹرول نہ ہونا:

مثانہ کی کمزوری سے پیشاب کے قطرے بے اختیار کھل جاتے ہیں پیشاب کر چکنے کے بعد بھی کچھ قطرے خارج ہوتے ہیں مثانہ کے عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں بعض مریضوں کو بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے لیکن پیشاب کھل کر پوری طرح نہیں آتا۔

سرعت انزال:

قوت جماع کم ہو جاتی ہے اور سرعت انزال کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے مادہ منویہ پانی کی طرح پتلا ہو کر پیشاب کے راستے خارج ہوتا ہے خصوصاً صبح کے وقت پیشاب کے ساتھ قطرے آتے ہیں۔

دل کی گھبراہٹ:

دل گھبراتا ہوا محسوس ہوتا ہے ایسے لگتا ہے جیسے دل ڈوبتا جا رہا ہے نشہ نے دل اتنا کمزور کر دیا ہوتا ہے کہ چھوڑنے پر ذرا سے شور سے دل کی دھڑکن بہت تیز ہو جاتی ہے۔

دبے ہوئے امراض کا ظاہر ہونا:

ایسے امراض جو جسم میں موجود ہوں اور نشہ کی وجہ سے ان کا احساس نہ ہوتا ہو مثلاً معدہ کا درد۔ درد جگر۔ سوزش گردہ درد ریح درد چھاتی۔ قوت باہ میں کمی۔ لنگڑی کا درد اور نزلہ زکام وغیرہ یہ وہ امراض ہیں جو نشہ کی وجہ سے محسوس نہیں ہوتے لیکن مریض جب اس عادت ید سے توبہ کرتا ہے تو یہ امراض ظاہر ہوتے ہیں بعض لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ نشہ چھوڑنے کی وجہ سے یہ امراض پیدا ہو گئے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسے امراض جسم میں پہلے موجود ہوتے ہیں لیکن دماغی بے حسی کی وجہ سے محسوس نہیں ہوتے۔ نشہ ترک کرنے پر جب دماغ میں قوت احساس پیدا ہوتی ہے تو پھر معلوم ہوتا ہے کہ فلاں فلاں مرض مریض کے جسم میں موجود تھا۔

موسمی اثرات شدت سے محسوس کرنا:

نشہ کرنے کے دوران مریض کو سردی گرمی کا احساس نہیں ہوتا کیونکہ اس کا جسم بے حس ہو جاتا ہے لیکن جب اسے چھوڑا جائے تو سردیوں میں سخت سردی اور گرمیوں میں سخت گرمی محسوس ہوتی ہے گرمیوں میں پسینے چھوٹ جاتے ہیں اور سردیوں میں کپکپاہٹ طاری ہو جاتی ہے۔

آنکھوں کے آگے دائرے یا شکلیں نظر آنا:

مریض کی آنکھوں کے آگے دائرے یا روشنی کی جھلک نظر آتی ہے بعض کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی عورت نظر آتی ہے بہت سی خیالی تصویریں نظر آتی ہیں جو دماغی کمزوری کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

سر چکراتا:

چکر آتے ہیں زمین گھومتی ہوئی محسوس ہوتی ہے چند قدم چلنے پر مریض لڑکھڑا کر گر جاتا ہے چار پائی گھومتی ہوئی محسوس ہوتی ہے دماغ میں ہتھوڑے بختے ہیں۔

ناطقتی:

چلنے پھرنے کی ہمت نہیں رہتی مریض چار پائی سے اٹھ کر بغیر سہارے کے چند قدم بھی چل نہیں سکتا اس کی خواہش ہوتی ہے کہ لیٹا رہے یا بیٹھا رہے۔

بولنے میں دقت محسوس ہونا:

مریض زیادہ دیر تک بول نہیں سکتا اگر بولے تو اسے بہت زور لگانا پڑتا ہے اور جلد تھک جاتا ہے آواز غیر فطری سی ہوتی ہے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ مریض منہ کی بجائے معدہ سے بول رہا ہے۔

جلدی امراض:

جسم پر شدید خارش ہوتی ہے پھنسیاں بن جاتی ہیں خصوصاً رانوں اور بازوؤں میں شدت کی خارش ہوتی ہے کھجلانے سے جسم پر سرخ نشان پڑ جاتے ہیں پسینہ کثرت سے آتا ہے جو بدبودار ہوتا ہے آنکھوں سے پانی شدت سے بہتا ہے۔

پٹھوں کا کھچاؤ:

بطور نشہ استعمال کی جانے والی چیزیں بعض اس قسم کی ہیں کہ اگر انہیں ترک کر دیا جائے تو پٹھوں میں کھچاؤ پیدا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ مٹھی پوری طرح بند نہیں ہوتی سیدھے لیٹا نہیں جاتا چلتے ہوئے پورے پاؤں زمین پر رکھنا دشوار ہوتا ہے مریض ایڑیوں کے سہارے چلنے کی کوشش کرتا ہے ہاتھ میں قلم پکڑ کر لکھنا دشوار ہوتا ہے بولتے ہوئے زبان میں کھچاؤ کی وجہ سے بات کرنا دشوار ہوتا ہے مریض تیزی سے بول نہیں سکتا اگر کوئی چیز

پکڑنے کی کوشش کرے تو گرفت مضبوط نہیں ہوتی پاخانہ پیشاب کرتے ہوئے بیٹھنا کسی قدر دشوار ہوتا ہے ٹانگیں مکمل طور پر سیدھی نہیں ہوتیں۔

نشہ کی شدید طلب:

اگر زبردستی کسی کا نشہ ترک کر دیا جائے تو دھمکیاں دے گا کہ مجھے نشہ فراہم کرو وگرنہ میں خودکشی کر لوں گا یا بہانہ تراشے گا کہ میرا دم گھٹ رہا ہے مجھے فوراً نشہ کی چیزیں لا کر دو۔

علاج:

(۱)	اجوائن خراسانی	مچھٹھ	تخم جوز ماتل	کچلہ مدبر
	۱۵ گرام	۲۵ گرام	۱۰ گرام	۵ گرام
(۲)	مرچ سیاہ اسپند	تخم سویا	اجوائن دیسی	موچرس
	۱۵ گرام	۲۵ گرام	۲۵ گرام	۲۵ گرام

بنانے کا طریقہ:

نمبر ۱ ادویات کو نصف دودھ میں ڈال کر آگ پر پکائیں جب دودھ کا کھویا بن جائے تو ایک چھٹانک گھی اس میں ڈال دیں۔ آگ مدھم رکھیں اب اس میں چینی 250 گرام ملائیں جب چینی حل ہو جائے تو سمجھ لیں کہ نسخہ نمبر ۱ تیار ہے۔

حصہ نمبر دو کی تمام ادویات کو باریک کر کے نمبر ۱ میں ملا دیں اور گولیاں قفل سیاہ کے برابر بنالیں گولیاں بناتے وقت اگر دو از زیادہ تپلی ہو تو اسے ہلکی آنچ پر مزید پکائیں اور اگر دوا گاڑھی ہو یا خشک ہو جائے تو تھوڑا سا شہد ملا کر گولیاں بنالیں۔

طریقہ استعمال:

رات کو سوتے وقت ایک گولی ہمراہ دودھ دیں اگر دودھ ہضم نہ ہو تو نیم گرم پانی سے گولی کھلائیں اگر کوئی زیادہ مقدار میں نشہ آور چیزیں استعمال کرتا رہا ہے تو گولیوں کی مقدار زیادہ دینی پڑے گی ایک گولی سے ابتداء کریں اگر ایک سے نیند نہ آئے تو ایک ایک

کر کے گولی دیتے جائیں لیکن ہر خوراک دینے کے بعد نصف گھنٹہ تک انتظار کریں اگر نشہ کی علامات غائب نہ ہوں تو پھر دوسری خوراک دیں۔

شروع میں مرض کو کنٹرول کرنے کے لئے آپ دوا کی جتنی مقدار استعمال کریں بعد میں روزانہ اس میں کمی کرتے جائیں اگر دن کے وقت بھی نشہ چھوڑنے کی علامات ظاہر ہوں تو آپ یہ گولیاں صبح یا دوپہر کو بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ بہتر ہوگا کہ کسی طبیب کے مشورہ سے دوا استعمال کی جائے۔

بعد میں خون پیدا کرنے والی دوائیں استعمال کرائیں مثلاً شربت فولاد اور خمیرہ خشخاش ایک چمچ صبح ایک دوپہر ایک شام۔



بدنگاہی کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں

سابقہ صفحات میں منشیات پر سیر حاصل بحث کی گئی جس میں شراب، بھنگ انیون، ہیروئن اور ہر وہ چیز جو نشے کی خاطر کھائی یا پی جاتی ہے اس میں تمباکو نوشی بھی شامل ہے۔ لیکن نشہ اس سے بھی زیادہ وسیع اصطلاح ہے نشہ دولت کا بھی ہوتا ہے اونچے رتبے اور عہدے کا بھی، جاگیرداری کا بھی نشہ ہوتا ہے اور بعض لوگ کسی خوبصورت عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات پیدا کر کے اپنے آپ پر اسے طاری کر لیتے ہیں ان میں سے کوئی بھی نشہ ہو جائے وہ عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے۔

اب ذیل میں چند معاشرتی برائیاں جسے ہم نے نشہ کی طرح اپنے آپ کو لگا رکھی ہیں، ان کا ذکر پیش خدمت ہے۔

بد قسمتی سے بدنگاہی کا مرض ہمارے معاشرہ میں بالکل عام ہے اور یہ ایک ایسا نشہ ہے کہ چائے ہزاروں خوبصورت لڑکوں اور لڑکیوں کو گھورا جائے اور گھنٹوں گھورا جائے، سیری نہیں ہوتی اور نتیجہ لعن اللہ الناظر والمنظور کا مصداق بن جاتا ہے اور یہ کتنا عظیم نقصان ہے کہ اس گناہ کے ارتکاب کے زمانہ میں آدمی اپنے رب عزوجل کی رحمت سے دور رہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ تاجدارِ رسالت ﷺ نے بد نظری کرنے والے پر اور جس کی طرف بد نظری کی جائے دونوں پر لعنت برسی ہے۔ (بیہقی)

کیلوں کا عذاب:

”شرح الصدور“ میں بیان کردہ ایک طویل حدیث میں سرکارِ دو جہاں ﷺ کا فرمان عبرت نشان ہے۔

”پھر میں نے کچھ ایسے لوگ دیکھے جن کی آنکھیں اور کان کیلوں سے ٹھکے ہوئے تھے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو وہ دیکھتے ہیں جو آپ نہیں دیکھتے اور وہ سنتے ہیں جو آپ نہیں سنتے۔“

یعنی حرام دیکھنے اور سننے والوں کی آنکھوں اور کانوں میں کیل ٹھونک دیئے گئے۔ ”قرۃ العیون“ میں یہ حدیث ہے کہ حرام دیکھنے والوں کی آنکھوں کو آگ سے بھرا جائے گا۔ لہذا اے مسلمان بھائیو! ہمیں بد نگاہی کے تمام ہی انواع سے بچنا چاہئے۔ مثلاً ٹی۔ وی، سی، آر پر رقص کرتی عورتوں اور بے رش خوبصورت لڑکوں کو بنظر شہوت دیکھنا اپنی ران دوسرے کے سامنے ظاہر کرنا یا کسی دوسرے کی ران دیکھنا نیز اپنی شرمگاہ دیکھانا یا دوسروں کی شرمگاہ دیکھنا (جبکہ کوئی شرعی عذر نہ ہو) حرام ہے۔ ناف سے لے کر گھٹنے کے ختم تک کسی بھی مرد کی طرف دیکھنا حلال نہیں ہے۔

آج کل جو کھیل مثلاً فٹ بال، ہاکی، ٹینس اور کبڈی وغیرہ کے میچوں میں اکثر رانیں کھلی رہتی ہیں اور لوگ دیکھتے ہیں بہر حال کسی کے سامنے ستر کھولنا یا کسی دوسرے کا ستر کا کوئی حصہ دیکھنا حرام ہیں۔ عورت دوسری عورت کا ستر بھی بغیر شرعی عذر کے نہیں دیکھ سکتی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اے علی! اپنی ران دوسروں کے سامنے ظاہر نہ کرو اور کسی زندہ یا مردہ کی ران کی طرف نہ دیکھو۔ (مشکوٰۃ ص ۲۹۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ غیر محرم پر ایک بار (غیر ارادی طور پر) نظر پڑنے کے بعد اسے (ارادۃً دوبارہ) نہ دیکھ، کیونکہ یہ زہر آلود تیر ہے جو دل میں شہوت کو بھڑکا دے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے مومن کا عورت کے محاسن کو دیکھنا ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔

حسن بصری رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے اپنی نظر کو آزاد چھوڑ دیا یعنی حرام

چیزوں کے دیکھنے سے نہ روکا اس کے غم طویل ہو گئے۔

چہرہ سیاہ پڑ گیا:

ابو عمر بن علوان کہتے ہیں کہ

”میں کسی کام سے وجہ بازار میں گیا تو مجھے ایک جنازہ نظر آیا میں شرکت کی نیت سے اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ نماز و دفن کرنے کے بعد میری نگاہ بلا ارادہ ایک حسین عورت کے چہرے پر پڑ گئی میں نے آنکھیں بند کر لیں اور انا للہ وانا الہ راجعون کہا استغفار پڑھا اور اپنے گھر لوٹ آیا۔ ایک بڑھیا نے مجھ سے کہا کہ اے آقا! مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں آپ کا منہ کالا دیکھ رہی ہوں۔“

میں نے آئینہ اٹھا کر دیکھا تو واقعی میرا منہ کالا ہو چکا تھا میں نے غور و فکر شروع کیا کہ یہ کالک مجھے کہاں سے لگی ہے۔ اچانک مجھے اپنی بغیر ارادے کی گئی بد نگاہی یاد آ گئی تو میں نے خلوت میں جا کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور چالیس دن کی مہلت طلب کی پھر مجھے خیال آیا کہ اپنے شیخ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کی زیارت کروں۔ چنانچہ میں بغداد کو روانہ ہو گیا جب میں نے آپ کے حجرہ مبارکہ کا دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ نے بذریعہ (کشف) فرمایا اے عمر! آ جاؤ تم گناہ تو وجہ کے بازار میں کرتے اور اپنے پروردگار سے معافی مانگنے کے لئے وسیلہ ڈھونڈنے کے لئے بغداد میں آتے ہو۔ (زم اھوئی)

یاد رکھیے! بلا ارادہ نظر بحکم حدیث اگرچہ گناہ نہیں لیکن بزرگ کا اسے غلطی شمار کرنا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے فوری سزا کا ملنا، اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ مقربین خوف خدا عزوجل کے باعث اپنی معمولی سی غفلت کو بھی قابل گرفت شمار فرماتے تھے نیز اللہ عزوجل اپنے ایسے بندوں کو فوراً تنبیہ فرما کر خطاؤں سے محفوظ و مامون رکھتا ہے۔

میں انگوٹھے کو دیکھتا رہا ہوں:

حضرت حسان طلی سنان رضی اللہ عنہ ایک روز عید کے دن باہر چلے گئے جب گھر واپس آنے تو ان کی اہلیہ نے پوچھا کہ آج آپ نے کتنی حسین عورتیں دیکھیں؟ آپ خاموش رہے، جب اس نے بار بار یہ سوال پوچھا تو آپ نے فرمایا تو تباہ ہو جائے میں جب سے تیرے پاس گیا ہوں، اپنے انگوٹھے کو ہی دیکھتا رہا ہوں (یعنی نگاہ کی حفاظت کرتا رہا ہوں)

(ذم المہوی)

آنکھ باہر نکال دی:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کے لئے بارش کی دعا کرنے کے لئے چلے اللہ تعالیٰ نے آپ کی جانب وحی فرمائی ”آپ کے ساتھ کوئی خطا کار ہو تو بارش نہ برسنے گی“ آپ نے لوگوں سے اس بات کا ذکر فرمایا یہ سن کر سب لوگ وہاں سے چلے گئے لیکن ایک شخص نہ گیا اس کی دہنی آنکھ خراب تھی آپ نے اس سے نہ جانے کا سبب دریافت فرمایا اس نے عرض کی اے روح اللہ علیہ السلام! میں نے ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی اللہ عزوجل کی نافرمانی نہیں کی، ہاں ایک مرتبہ میری نگاہ غیر ارادی طور پر ایک عورت پر پڑ گئی تھی، تو میں نے اپنی اس آنکھ کو ہی باہر نکال دیا تھا اگر دوسری آنکھ بھی مشغول ہوتی تو اسے بھی نکال دیتا آپ علیہ السلام یہ سن کر رو پڑے حتیٰ کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی پھر عاجزی اختیار کرتے ہوئے فرمایا تم دعا کرو کیونکہ تم مجھ سے زیادہ دعا کرنے کے مستحق ہو کیونکہ میں تو نبی ہونے کی وجہ سے معصوم ہوں اور تم اس کے بغیر ہی گناہ سے محفوظ ہو“ آپ کے ارشاد فرمانے پر وہ آگے بڑھا اور عرض گزار ہوا اے رب کریم! تو نے ہمیں پیدا فرمایا، حالانکہ تو پیدا فرمانے سے پہلے ہی جانتا تھا کہ ہم کیا اعمال کریں گے لیکن پھر بھی ان اعمال نے ہمیں پیدا کرنے سے نہیں روکا تو جس طرح تو نے ہمیں اپنی مرضی سے پیدا فرمایا اور ہماری روزیوں کا کفیل ہو اسی طرح ہم پر بارش کو بھی

خوب برساوے۔“

اس شخص کے منہ سے ابھی دعا پورے طور پر نکلی بھی نہ تھی کہ بارش برسنے لگی اور اتنی

برسی کہ دیہاتوں اور شہریوں کو سیراب کر دیا۔ (ذم الہوی)

نوٹ: یاد رہے کہ اس شخص کا آنکھ نکال دینا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں جائز تھا لیکن اب شریعت محمدیہ ﷺ میں اس قسم کا فعل اختیار کرنا حرام ہے۔

حضرت غزوان رضی اللہ عنہ کسی جنگ میں شریک تھے کہ ان کے سامنے ایک لڑکی آگئی اور

آپ کی نگاہ اس پر پڑ گئی، نگاہ پڑتے ہی آپ نے اپنی آنکھ پر ایک زوردار چپت لگائی، وہ

لڑکی ڈر کر بھاگ گئی، پھر آپ نے اپنی آنکھ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا تو اس چیز کو دیکھتی

ہے کہ جو تجھے (دنیا و آخرت) میں مصیبت میں ڈال دے گی۔ (ذم الہوی)

یاد رکھیے! بدنگاہی زنا کی پہلی سیڑھی ہے اس سے بڑے بڑے فواحش کا دروازہ کھلتا

ہے شیطان کس طرح انسان کو غیر محسوس طریقے سے گناہوں کی جانب گھسیٹ کر اس کی دنیا

و آخرت کو تباہ و برباد کر دیتا ہے اس بارے میں درج ذیل عبرت انگیز واقعہ کو دل کی آنکھوں

سے پڑھیے۔

حضرت وہب بن مہبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا

جو اپنے زمانے کے عابدوں سے زیادہ عبادت گزار تھا اس کے زمانے میں تین بھائی تھے

جن کی ایک کنواری بہن بھی تھی ان پر دشمن فوج نے حملہ کر دیا انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ

اپنی بہن کو کس کی حفاظت میں چھوڑ کر جہاد کے لئے جائیں؟ کیونکہ ان کو کسی پر بھروسہ نہ تھا

ان کی رائے اس پر متفق ہوئی کہ اس کو مذکورہ عابد کے پاس چھوڑے جاتے ہیں چنانچہ یہ

اس کے پاس آئے اور اس سے اپنی بہن کو اپنے پاس رکھنے کی درخواست کی۔ عابد نے اس

سے انکار کر دیا اور اللہ عزوجل سے اس معاملے سے پناہ طلب کرنے لگا، مگر وہ پھر بھی اصرار

کرتے رہے یہاں تک کہ عابد کو مجبوراً ماننا پڑا اس نے کہا کہ میں اسے اپنے ساتھ تو نہیں

رکھ سکتا، ہاں میرے عبادت خانے کے سامنے ایک گھر خالی ہے اس میں ٹھہرا دو میں ہر ممکن دیکھ بھال کرتا رہوں گا وہ بھائی لڑکی کو اس گھر میں چھوڑ کر چلے گئے۔

یہ لڑکی ایک عرصہ تک عابد کے پڑوس میں رہی، عابد اپنے عبادت خانے کے دروازے پر کھانا لٹکا کر اتار دیتا، پھر کسی طرح لڑکی کو اطلاع کرتا اور وہ کھانا اٹھا کر لے جاتی کچھ عرصہ کے بعد شیطان نے عابد کے دل میں نرمی کا جذبہ بیدار کیا اور مشورہ کہا کم از کم دن میں تو تم لڑکی کے دروازے تک کھانا دے آیا کرو کیونکہ ایسا نہ ہو کہ لڑکی کو کھانا لے جاتے دیکھ کر کوئی اس پر عاشق ہو جائے ویسے بھی اس میں زیادہ ثواب ہے۔“

عابد نے اس کا مشورہ قبول کر لیا چنانچہ اب وہ لڑکی کے دروازے تک کھانا پہنچانے لگا لیکن اس سے کسی قسم کی بات نہیں کرتا تھا کچھ عرصہ گزرنے کے بعد شیطان پھر اس کے پاس آیا اور نیکی کی ترغیب دیتے ہوئے کہا کہ اگر تو اس کے گھر اندر جا کر کھانا رکھ آیا کرے تو تیرے لئے اور زیادہ ثواب ہوگا۔

چنانچہ اب وہ گھر کے اندر کھانا رکھنے لگا، پھر کچھ عرصہ بعد شیطان نے اسے کہا تو اس سے کچھ باتیں کرتا تو اس بیچاری کو سکون ملتا اکیلے رہ رہ کر پریشان ہو گئی ہوگی اس مشورے پر عمل پیرا ہوتے ہوئے وہ کچھ عرصہ اس سے باتیں کرتا رہا اور کبھی کبھار عبادت خانے سے اس کی طرف جھانک بھی لیا کرتا اسی طرح شیطان مختلف اوقات میں اس کے پاس آتا رہا اور اسے آہستہ آہستہ آگے بڑھنے کی ترغیب دیتا رہا مثلاً اگر تو اپنے عبادت خانے کے دروازے پر اور وہ اپنے دروازے پر بیٹھ کر باتیں کرتے تو زیادہ شفقت کا سبب ہوتا جب یہ بھی ہو گیا تو کہا، اگر اس کے دروازے کے پاس جا کر باتیں کرے تو بہتر ہے، جب یہ بھی ہو گیا تو کہا اگر تو گھر کے اندر جا کر گفتگو کرے تو اور بھی اچھا ہے تاکہ اسے چہرہ بھی باہر نہ نکالنا پڑے جب عابد نے اس ترغیب کو بھی باسانی قبول کر لیا تو اب شیطان نے اس پر بڑا وار کیا اور اس کے دل میں لڑکی کے حسن و جمال اور زینت کا بار بار خیال ڈالنے لگا حتیٰ کہ

ایک وقت ایسا بھی آیا کہ وہ اس لڑکی سے گناہ میں مبتلا ہو گیا جس کے باعث وہ حاملہ ہو گئی اور اس نے پھر ایک بچہ جنم دیا۔

اب شیطان پھر عابد کے پاس آیا اور اس کے دل میں خوفِ خدا پیدا کرتے ہوئے بولا تیرا کیا خیال ہے کہ جب اس لڑکی کے بھائی آئیں گے تو کیا تجھے ذلیل و رسوا نہ کریں گے؟ اس سے پہلے کہ وہ تجھے رسوا کریں تو اس بچے کو قتل کر دے اور یقیناً لڑکی خوف و بدنامی کے باعث اپنے بھائیوں کو کچھ نہ بتا سکے گی لہذا اسے چھوڑ دے۔“ عابد نے اخروی انجام کی پروا کئے بغیر بچے کو قتل کر دیا اب شیطان پھر آ موجود ہوا اور بولا، کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ جو کارنامہ تو نے کیا ہے یہ لڑکی اسے اپنے بھائیوں کو نہ بتائے گی؟ ضرور ضرور بتائے گی، لہذا اسے بھی جان سے مار دے۔ عابد نے شقاوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے بھی قتل کر دیا اور مقتول بچے کے ہمراہ مکان کے صحن میں دفن کر دیا اور اوپر سے ایک بھاری چٹان رکھ دی اور اپنی خانقاہ میں عبادت میں مصروف ہو گیا۔

تھوڑے عرصے کے بعد لڑکی کے بھائی واپس آئے تو کسی سبب سے لڑکی کے مرنے کا ذکر کیا، ان سے تعزیت کی، دعائیہ جملے کہے اور پھر انہیں لڑکی کی قبر پر لے گیا اس کے بھائیوں نے اس پر یقین کرتے ہوئے سخت افسوس کا اظہار کیا ایک دن اس کی قبر پر رہے اور پھر اپنے گھروں کو واپس لوٹ گئے۔

جب رات تینوں بھائی سوئے تو شیطان ان کے خواب میں آیا اور انہیں بتایا کہ عابد نے تم سے جھوٹ بولا ہے بلکہ اس نے تو تمہاری بہن کے ساتھ حقیقتاً ایسا ایسا کیا ہے اور اسے فلاں فلاں جگہ دفن کیا ہوا ہے جب ان کی آنکھ کھلی اور یہ ایک دوسرے کے سامنے آئے اور اپنا اپنا خواب بیان کیا کہ میں تو ضرور اس مقام پر جاؤں گا اور تحقیق کروں گا چنانچہ وہ تینوں چل پڑے اور جب قبر کھودی تو خواب کو بالکل سچا پایا انہوں نے جا کر عابد پر سختی کی تو اس نے بھی مجبوراً اپنے گناہ کا اعتراف کر لیا۔ مقدمہ بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا

اور عابد کے لئے سزائے موت کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ جب اسے سولی پر چڑھانے کے لئے لے جایا گیا تو اس وقت شیطان پھر آ پہنچا اور عابد سے بولا کہ میں تیرا وہی ساتھی ہوں کہ جس نے تجھے اس تمام فتنے میں مبتلا کروایا آج تو میری بات مان کر ”اللہ عزوجل“ کا انکار کر دے تو میں تجھے اس مصیبت سے نجات دلوا سکتا ہوں۔“

عابد نے بد بختی پر آخری مہر لگاتے ہوئے صرف دنیاوی عذاب سے نجات کی خاطر اللہ عزوجل کا انکار کر دیا جیسے ہی اس سے یہ کفر سرزد ہوا شیطان اس کے اور اس کے دشمنوں کے درمیان سے فرار ہو گیا اور اس عابد کو حالت کفر میں ہی سولی پر چڑھا دیا گیا۔

عشق و محبت کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں

مجازی عشق و محبت نے تقریباً ہر دور میں بے شمار لوگوں کو ہزار ہا قسم کے فتنوں میں مبتلا کیا ہے۔ آج ہمارے موجودہ مسلمان معاشرے میں خاص طور پر نوجوان نسل اس فتنے کا بری طرح شکار ہو چکی ہے بلکہ آئے دن یہ نشہ ہمارے معاشرے میں تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے گویا یوں محسوس ہوتا ہے کہ ان کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف ”جنس مخالف“ کو کسی نہ کسی طریقے سے اپنی جانب مائل کرنا ہی رہ گیا ہے نفس و شیطان نے ان کی دنیا اور آخرت کو بری طرح داؤ پر لگا دیا ہے۔ مسلمان بھائی اور بہنیں، نفس کی اس خواہش بد کی تکمیل کوشش میں مصروف عمل ہونے کی صورت میں بطور نتیجہ حاصل ہونے والے انجام اور نقصانات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ اس شیطانی نشہ کے بھنور میں چکرانے والے یا والی کون کون سے انعامات حاصل ہوتے ہیں۔

صندوق میں بند کر دیا:

وضاح البین اور ام البین دونوں بچپن میں اکٹھے رہتے تھے دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ جب ام البین بالغ ہوئی تو اس کو پردہ کرا دیا گیا اس وجہ سے دونوں انتہائی بے چین ہو گئے جب ولید بن عبد الملک نے حج کیا تو اس کو ام البین کے حسن کی

رعنائیوں کی خبر پہنچی ولید نے اس سے شادی کر لی اور اپنے ساتھ ملک شام لے گیا اور وضاح اس کی محبت کے نشہ میں روز بروز گھلتا رہا جب افسردگی انتہا کو پہنچی تو اس نے ملک شام کا سفر کیا اور ولید کے محل کے ارد گرد روزانہ چکر کاٹنے لگا۔ اس کو اندر جانے کا کوئی حیلہ نہ ملتا تھا اس نے پیلے رنگ کی ایک لونڈی کو دیکھا تو اس سے پوچھا تم ام البین کو جانتی ہو؟ وہ میری چچا زاد ہے وہ میرے یہاں پہنچنے پر بہت خوش ہوگی تم اس کو اطلاع کر دو اس لونڈی نے کہا میں اس کو ضرور اطلاع کر دوں گی۔

چنانچہ اس لونڈی نے ام البین کو اطلاع کر دی اس نے کوئی حیلہ کر کے اس کو اپنے پاس بلوایا اور صندوق میں بند کر دیا جب خطرہ ٹل گیا تو اس کو نکالا اور اپنے پاس بٹھایا اور جب محافظ کی جاسوسی کا دھڑکا لگا تو پھر اس کو صندوق میں بند کر دیا۔

ایک مرتبہ ولید بادشاہ کو ایک قیمتی تحفہ پیش کیا گیا تو اس نے اپنے نوکر سے کہا کہ یہ تحفہ لے لو اور ام البین کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو کہ یہ امیر المؤمنین کو تحفہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ جب وہ اس کو لے کر چلا اور بغیر اجازت داخل ہوا اور وضاح کو ام البین کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھا تو ایک طرف ہو گیا مگر ام البین کو معلوم نہ ہو سکا اور وضاح صندوق میں جا کر چھپ گیا اور خادم نے ام البین کو پیغام پہنچایا اور کہا آپ تحفہ مجھے عطا کر دیں تو ام البین نے کہا کہ تمہیں کیوں دوں تم اس کا کیا کرو گے؟

تو وہ غلام خادم جب باہر آیا تو ام البین پر سخت میں تھا غصہ اور ولید کے پاس آ کر سارا واقعہ سنا دیا اور جس صندوق میں وضاح کو چھپا ہوا دیکھا تھا اس کی نشانی بھی بتا دی۔ ولید نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو میں تم پر اعتبار نہیں کرتا، پھر ولید جلدی سے اٹھا اور ام البین کے پاس جا پہنچا اور کہا کہ ام البین یہ صندوق مجھے تحفہ میں دے دو تو اس نے کہا اے امیر المؤمنین یہ بھی اور میں بھی آپ ہی کے ہیں تو ولید نے کہا نہیں بس مجھے تو یہ صندوق چاہئے بادشاہ صندوق کے اوپر بیٹھ گیا اس نے کہا اے امیر المؤمنین اس میں کچھ عورتوں والی مخصوص

چیزیں ہیں ولید نے کہا مجھے کچھ اور نہیں چاہئے تو ام البین نے کہا یہ آپ کا ہے۔ تو ولید نے حکم دیا اور اس صندوق کو اٹھایا گیا اور دو غلاموں کو بلوا کر ایک کنواں کھدوایا جب کنواں پانی تک کھودا جا چکا تھا تو اپنا منہ صندوق پر رکھ کر کہا اے صندوق! ہمیں تمہارے متعلق کوئی خبر پہنچی ہے اگر سچ ہے تو ہم تمہاری خبر کو دفن کرتے ہیں اور تیرے بعد کے لوگوں کو سبق سکھاتے ہیں اور اگر خبر جھوٹی ہے تو لکڑی کے کسی صندوق کو دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ پھر اس نے حکم دیا اور اس صندوق کو کنواں میں پھینک دیا گیا اور اس خادم کے بارے میں بھی حکم دیا جس نے وہ بات بتائی تھی اس کو بھی اس کے اوپر پھینک دیا گیا اور پھر ان دونوں کے اوپر مٹی ڈلوادی گئی اور ام البین اپنے محل میں روتی ہوئی پائی گئی یہاں تک کہ وہ بھی ایک دن منہ کے بل گری اور مر گئی۔

لمحہ فکریہ:

دیکھا آپ نے! اس لڑکی کو غلط عشق نے کیسے ذلیل کیا اور لڑکے کی ذلت کی موت آہ! کس قدر دردناک ہے ایک شریف گھرانے کے لئے یہ واقعہ کتنا عبرت خیز ہے کہ بچپن میں لڑکا لڑکی کیا کچھ نہیں کرتے اگر ان کی آپس میں جڑ جائے تو پھر لڑکی کو شاہی فضا بھی رس نہیں آتی۔

باپ کو قتل کروادیا:

عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے ”سراج العجم“ میں پڑھا ہے کہ جب اروشیر کی حکومت مضبوط ہو گئی اور چھوٹے چھوٹے بادشاہوں نے اس کے ماتحت رہنے کا اقرار کیا تو اس نے ملک سریانیہ کی محاصرہ کیا، اس ملک سریانیہ میں حضرت نامی بادشاہ نے پناہ لے رکھی تھی۔ اردشیر کو باوجود محاصرہ کرنے کے فتح حاصل نہ ہوئی یہاں تک کہ اس بادشاہ کی بیٹی قلعہ کے اوپر چڑھی اور اردشیر کو دیکھ کر اس کے عشق میں مبتلا ہو گئی پھر وہاں سے اتر کر ایک تیراٹھایا اور اس پر لکھا،

”تم اگر میری یہ شرط تسلیم کرو کہ مجھ سے شادی کرو گے تو میں تمہیں وہ راستہ بتاتی ہوں جس کے ذریعے سے تم شہر کو معمولی حیلہ اور تھوڑی سی محنت میں فتح کر لو گے پھر اس تیر کو اردشیر کی طرف پھینکا جس کو اردشیر نے پڑھا اور ایک تیر اٹھا کر اس پر لکھا ”جس کا تم نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے میں اسے پورا کروں گا“

پھر اس کو شہزادی کی طرف پھینکا تو شہزادی نے اردشیر کو وہ خفیہ راستہ بتلا دیا اور اردشیر نے اس شہر کو فتح کر لیا اور اس طرح سے شہر میں داخل ہوا کہ شہر والے بے خبر تھے اس طرح سے اس نے بادشاہ کو قتل کیا اور بہت سے لوگوں کو مار دیا اور شہزادی کے ساتھ شادی رچالی۔ شادی کے بعد وہ ایک رات پٹنگ پر سو رہی تھی لیکن اس کو بستر کے آرام دہ نہ ہونے کی وجہ سے نیند نہ آئی اردشیر نے اس سے پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے اس نے کہا میرا بستر آرام دہ نہیں ہے تو انہوں نے بستر کے نیچے دیکھا تو درخت مورو کے گچھے کی ایک لٹ نظر آئی جس نے شہزادی کی جلد پر نشان کر دیا تھا بادشاہ کو شہزادی کے جسم کی جلد کی ملائمت سے بڑی حیرت ہوئی اور پوچھا تمہارا باپ تمہیں کیا غذا دیتا تھا؟

کہا کہ اس کے پاس میری اکثر غذا شہد، ہڈیوں کا گودا، مکھن، مغزیات ہوتی تھی تو اردشیر نے اس سے کہا کہ تیرے باپ سے زیادہ تیرے ساتھ کسی نے اتنا حسن سلوک نہیں کیا مگر تو نے اپنی طرف سے اس کے احسان اس کی بیٹی ہونے اور اس کے حق عظیم ہونے کے باوجود اتنا گھناؤنا جرم کیا ہے تو میں ایسی عورت سے اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھ سکتا، پھر اس نے حکم دیا کہ اس کے سر کے بالوں کو تیز رفتار گھوڑے کی دم کے ساتھ باندھ دو پھر گھوڑے کو دوڑاؤ چنانچہ اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا گیا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گری اور مر گئی۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اس ظالم لڑکی نے عشق اور نفسانی خواہش کے نشہ میں اپنے والد کو بھی دھوکہ دیا پھر آخر میں خود اس کا انجام بھی کیا ہوا۔

اللہ عزوجل ہم سب کو ایسے شیطانی کام سے بچنے کی توفیق و مرحمت فرمائے۔ آمین۔

پیٹ میں تیر گھسائے:

ابو مسکین ذکر کرتے ہیں کہ قبیلہ تمیم کے ایک نوجوان کی اونٹنی گم ہو گئی یہ اسے تلاش کرنے کے لئے بنی شیبان کے قبیلے میں گیا ابھی اسے ڈھونڈ ہی رہا تھا کہ اس کی نگاہ ایک حسین و جمیل لڑکی پر پڑی، وہ لڑکی حسن میں سورج کی طرح تھی نوجوان اسی وقت اس کا عاشق ہو گیا چنانچہ جب واپس لوٹا تو اپنی عقل کھو چکا تھا رات ہوئی تو اس نے سوچا کہ شاید میں اس کو ایک نظر دیکھ کر چین حاصل کر سکوں چنانچہ یہ اس لڑکی کے قبیلے میں آیا، دیکھا تو وہ ایک مقام پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے بھائی قریب ہی سو رہے تھے اس نے لڑکی سے کہا تیرے عشق نے میری عقل کو برباد کر دیا ہے اور میری زندگی تلخ بنا دی ہے لڑکی نے کہا تم اس حالت میں واپس لوٹ جاؤ ورنہ میں اپنے بھائیوں کو جگا دوں گی اور وہ مجھے قتل کر دیں گے لڑکی نے کہا میں جس حالت میں مبتلا ہوں اگر اس میں تیرے بھائی مجھے مار دیں تو یہ میرے لیے زیادہ آسان ہے لڑکی نے کہا کیا قتل سے زیادہ بھی کوئی چیز سخت ہے اس نے کہا ہاں تیری محبت جس میں، میں گرفتار ہو چکا ہوں یہ گفتگو سن کر لڑکی کا دل بھی اس کی طرف مائل ہو گیا اور اس لڑکی کے کوروزانہ رات میں آنے کا موقع مل گیا۔

جب یہ ملاقاتوں کا سلسلہ دراز ہوا تو آہستہ آہستہ لڑکی کے قبیلے والوں اور بھائیوں کو اس نوجوان کی آمد کی خبر ہو گئی اور ایک رات وہ اسے پکڑنے کے لئے چھپ کر بیٹھ گئے۔ لڑکی کو جب اس صورت حال کے بارے میں معلوم ہوا تو اس نے کسی طرح اس لڑکی کو پیغام روانہ کیا کہ میرے قبیلے والے تجھے قتل کرنا چاہتے ہیں لہذا خود کو عقلمند سے بچا کر رکھو، پھر اس رات خوب بارش ہوئی جس کے باعث قبیلے والے اس نوجوان کی آمد سے مایوس ہو کر سو گئے جب بادل چھٹ گیا اور چاند ظاہر ہو گیا تو لڑکی نے خوشبو لگائی بال بکھیرے اور ارادہ کیا کہ اسی حال میں اس نوجوان سے ملنے کے لئے جاؤں۔

چنانچہ اس نے اپنی ایک رازدار سہیلی کو ساتھ لیا اور اس نوجوان سے ملاقات کے لئے

ان پہاڑوں کی طرف چل دی کہ جن میں وہ نوجوان لوگوں کے خوف سے چھپا بیٹھا تھا جب یہ دونوں پہاڑوں کے پاس پہنچیں تو اس نوجوان نے انہیں دور سے دیکھ کر گمان کیا کہ یہ دو افراد میرے پکڑنے والوں میں سے ہیں۔

چنانچہ اس نے ایک تیر نکالا اور اتفاقاً اپنی محبوبہ کے ہی دے مارا وہ خون میں لت پت ہو کر زمین پر گر گئی اب جب نوجوان نے قریب آ کر دیکھا تو اسے علم ہوا کہ اس نے تو خود اپنے ہاتھوں اپنی محبوبہ کو جان سے دے مارا ہے اس وقت اس کے دل میں شدید اور ناقابل برداشت رنج و غم پیدا ہوا پھر اس نے اپنے تیر جمع کئے اور انہیں اپنے پیٹ میں گھسا کر خود کو ہلاک کر لیا۔ (ذم لھوی)

اب میں آپ کی خدمت میں دور حاضرہ میں ہونے والے اس قسم کے اخباری واقعات پیش کرنے لگا ہوں۔

۱۔ ناجائز تعلقات پر نوجوان کو درخت سے باندھ کر مار ڈالا بتایا گیا ہے کہ نارووال کے گاؤں اولکھ پنڈی میں بائیس سالہ محمد امین کے اپنے کزن محمد انور کی بیٹی (گ) سے ناجائز تعلقات تھے جس کا لڑکی کے گھر والوں کو رنج تھا گزشتہ روز انور نے محمد امین کو گھر سے باہر بلایا اور کہا کہ ہمارے ساتھ چلو ہم اپنی لڑکی کا تمہارے ساتھ نکاح پڑھانے کو تیار ہیں۔ نکاح کا جھانسہ دے کر امین کو دوسرے گاؤں لے گیا جہاں انور نے اپنے رشتے داروں اسلم اشرف، امجد وغیرہ کی مدد سے امین کو درخت سے باندھ دیا اور ڈنڈے مار مار کر ہلاک کر دیا۔

۲۔ راؤ خان والا میں ۱۰ سالہ بھائی نے فائرنگ کر کے ۱۵ سالہ بہن کو موت کے گھاٹ اتار دیا بتایا گیا ہے کہ اس کی بہن کے علاقہ کے کسی نوجوان کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے اور اسی وجہ سے لوگ اسے طعنہ زنی کرتے تھے وقوعہ کے روز بہن بھائی اپنے والد کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ بہن بھائی میں جھگڑا ہو گیا ملزم نے فائرنگ کر کے بہن

کو ہلاک کر دیا۔ یہ تو دو واقعات میں نے تحریر کیے ہیں اس قسم کے بے شمار واقعات آپ نے دیکھے سنے اور پڑھے ہوں گے۔

لمحہ فکر یہ:

”عشق مجازی“ کی تباہ کاریوں کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد قوی امید ہے کہ آپ یہ سمجھ گئے ہوں گے کہ اس نشہ میں سوائے دنیا و آخرت کے خسارے کے اور کچھ بھی نہیں اس ”حرام لیکن نفس کے لئے لذت و مزے سے بھرپور کام“ سے اپنے دامن کو بچانا یا محفوظ رکھنا فی زمانہ مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو بغیر ہماری عملی کوشش کی بھی اس کام سے محفوظ رکھنے پر قادر ہے۔ لیکن اس نے ہر معاملے میں کوشش کا حکم دیا ہے۔ اللہ عزوجل تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو شرم و حیاء نصیب کرے اور اس شیطانی چکر سے بچنے کی ہمت عطا فرمائے۔

کاروکاری کی تباہ کاریاں

کاروکاری کا لغوی معنی ”کالا کالی“ یہ تب بولا جاتا ہے جب کوئی عورت کسی آشنا سے ناجائز تعلقات قائم کر لے جب دونوں رنگے ہاتھ پکڑے جاتے ہیں تو انہیں کاروکاری کہا جاتا ہے کہ دونوں نے کالا منہ کیا۔

۱۔ بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے مومن نہیں رہتا اور نسائی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ان افعال کو کرتا ہے تو اسلام کا پٹا اپنی گردن سے نکال دیتا ہے پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص سے نور ایمان جدا ہو جاتا ہے۔

۲۔ ابوداؤد ترمذی و بیہقی و حاکم انہیں سے راوی کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

مرد زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل کر سر پر مثل سائبان کے ہو جاتا ہے جب اس فعل سے جدا ہوتا ہے تو اس کی طرف ایمان لوٹ آتا ہے۔

۳۔ صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے زمین مقدس کی طرف لے گئے اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے ان میں سے ایک بات یہ بھی ہے، ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر تنگ ہے اور نیچے کشادہ اس میں آگ جل رہی ہے اور اس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ (ننگے) ہیں جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آ جاتے ہیں اور جب شعلے کم ہو جاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں یہ کون لوگ ہیں ان کے متعلق بیان فرمایا یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔

غور فرمائیے زنا کے ارتکاب سے چند لمحے جھوٹی لذت تو حاصل ہوئی لیکن جہنم کا اتنا سخت عذاب محض چند منٹ کی لذت کی خاطر کس قدر خسارے کا سودا ہے۔

۴۔ مسلم و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین شخصوں سے نہ کلام فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔
بوڑھا زانی۔ جھوٹ بولنے والا بادشاہ، اور متکبر فقیر

انتباہ: بوڑھا زانی ہو یا جوان سزا و عذاب برابر ہے بوڑھے کا نام اس لئے لیا کہ اس نے بلا ضرورت خود کو جہنم میں دھکیلا۔

ایک نوجوان کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت:

امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مسند میں ایک روایت نقل کی ہے جس کے راوی حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ ہیں، ان کا بیان ہے کہ ایک نوجوان بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر

ہوا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے زنا کی اجازت دی جائے۔

یہ سن کر صحابہ کرام علیہم الرضوان طیش میں آ گئے، چنانچہ نبی رحمت ﷺ نے اس نوجوان سے فرمایا ”قریب آ جاؤ“ وہ قریب آ گیا آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گیا اب آپ ﷺ نے اس کو سمجھانے کے لئے سوال و جواب شروع کر دیئے۔

فرمایا کیا تم اس کام کو اپنی ماں کے لئے پسند کرتے ہو؟

اس نے جواب دیا نہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ

پھر آپ ﷺ نے اس نوجوان سے فرمایا کہ کیا تم اس زنا کو اپنی لڑکی کے بارے میں اچھا جانتے ہو اس نے جواب دیا نہیں۔

پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کیا اس کام کو تم اپنی بہن کے لئے اچھا جانتے ہو؟ نوجوان نے عرض کیا۔ ہرگز نہیں۔

جب ان باتوں کو آپ ﷺ اس کے ذہن نشین کر چکے تو آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس اس پر رکھا اور دعا فرمائی۔

اے اللہ عزوجل اس کے گناہ معاف کر دے، اس کا دل پاک کر دے اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما، راوی کا بیان ہے کہ اس تقریر اور دعائے نبوی ﷺ کا یہ اثر ہوا کہ اس شخص کو کبھی بھی اس کے بعد زنا کا خیال نہ گزرا۔

کمرے میں چیخ و پکار کی آوازیں:

روزنامہ پاکستان کے جون ۱۹۷۷ء میں یہ واقعہ شائع ہوا کہ ملکہ ہانس کے گاؤں احمد ملوک میں لیڈی ڈاکٹر اور سرکاری ڈاکٹر رات کے اڑھائی بجے ایک کمرہ میں رنگ رلیاں ماننے میں مصروف تھے کہ اچانک وحشیانہ چیخ و پکار کی آوازیں آنے لگیں یہ سن کر چوکیدار اللہ بخش اہل محلہ سمیت دیوار پھلانگ کر کمرہ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ لیڈی ڈاکٹر برہنہ حالت میں زمین پر تڑپ رہی ہے (سیاہ ناگ کے ڈسنے کی وجہ سے) جبکہ سرکاری ڈاکٹر

کے گرد سیاہ ناگ لپٹا ہوا تھا۔

دیہاتیوں نے سانپ کو مار دیا مگر لیڈی ڈاکٹر اور ڈاکٹر طبی امداد لینے سے پہلے ہی دم توڑ گئے، بیان کیا جاتا ہے کہ اس لیڈی ڈاکٹر کی شادی دو ماہ قبل ہو چکی تھی نیز دوران غسل لیڈی ڈاکٹر کی نعش پھٹ گئی جسے اہل محلہ نے فوری طور پر سپرد خاک کر دیا۔

(روزنامہ پاکستان ۲۰۰۱ء بحوالہ رضائے مصطفیٰ)

پیارے بھائیو! عبرت بالائے ہے، آج بد قسمتی سے فحاشی اور عریانی عروج پر ہے لیکن جب اللہ عزوجل کی پکڑ ہوتی ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی یقیناً یہ دنیا کی لذتیں اور عارضی اور فانی ہیں لہذا ہمیں خوف خدا سے کانپتے ہوئے برے کاموں سے ابھی اور اسی وقت توبہ کر لینی چاہئے وگرنہ انجام بڑا بھیا تک نکلے گا۔

قبر میں تڑپتالا شہ:

ایک صاحب کا بیان ہے کہ ایک رات میں نے ایک سنسنی خیز خواب دیکھا خواب ہی خواب میں، میں ایک قبر کے اندر داخل ہوا اس میں مجھے تڑپتالا شہ نظر آیا چیخنے کے انداز میں منہ کھولنے کے باوجود اس کے منہ سے آواز نہیں نکلتی تھی کافی دیر کے بعد وہ ساکن ہو گیا اتنے میں ایک شخص نے چابک نما چمکدار سلاخ اس مردے کے عضو تناسل کے سوراخ میں داخل کر دی، جس کی اذیت سے وہ لاشہ ایک بار پھر پہلے کی طرح تڑپنے لگا مردے کی اس اذیت ناک حالت پر مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے اس شخص سے پوچھا، اس میت کو یہ درد ناک عذاب کیوں دیا جا رہا ہے اس نے بتایا یہ مردہ اپنی زندگی میں زنا کار تھا اب جب سے مرا ہے اسے یہی عذاب دیا جا رہا ہے مجھے اس مردے کی حالت پر بہت رحم آ رہا تھا اتنے میں کسی نے مجھے پکڑ کر زمین پر لٹا دیا اور ویسی ہی سلاخ میری پیشاب گاہ کے سوراخ میں بھی داخل کر دی میں شدید تکلیف کی وجہ سے ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگا کافی دیر کے بعد میری آنکھ کھلی تو میں سخت تکلیف میں تھا۔ میرا بستر گیلیا تھا مجھے محسوس ہوا کہ میرا

پیشاب نکل گیا ہے مگر دیکھا تو بستر تکیہ تک پانی میں تر ہوا تھا۔ میں نے جب اٹھ کر پیشاب کیا تو خون کی طرح سرخ تھا اور یہ خون والا پیشاب چھ ماہ تک جاری رہا اس دوران میں بہت کمزور ہو گیا ہر قسم کے لیبارٹری ٹیسٹ، گردے مٹانے کے x-Ray کروائے گئی ڈاکٹروں سے مشورہ کیا مگر نہ بیماری کی وجہ سامنے آئی نہ ہی مرض میں کمی ہوئی اس دوران میں نے ملازمت سے لمبی چھٹی کر لی جب ہر طرح کی دوا ناکام ہو گئی تو پھر میں نے دعا و استغفار کی طرف رجوع کیا اور اللہ عزوجل نے مجھے اس مصیبت سے نجات بخشی آج بھی جب وہ ٹرپتالاشہ یا آتا ہے تو خوف کے مارے میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

آگ کی بیڑیاں:

حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ زانی بروز قیامت اس حال میں لائے جائیں گے کہ ان کے چہروں سے آگ بھڑکتی ہوگی اور شرمگاہوں کی بدبو کے سبب لوگوں کے درمیان پچپنائیں جائیں گے ان کو منہ کے بل نہ مین پر گھسیٹا جائے گا پھر جب وہ جہنم میں داخل کئے جائیں گے تو داروغہ جہنم ان کو آگ کی قمیص پہنائے گا اگر زانی کی اس قمیص کو اونچے پہاڑ کی چوٹی پر رکھ دیا جائے (لمحہ بھر کے لئے) تو وہ یقیناً پہاڑ جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جائے اس کے بعد داروغہ جہنم فرشتوں کو حکم دیں گے کہ زانیوں کی آنکھوں کو آگ کی سلاخیوں سے داغ دو وہ حرام کی طرف نظریں ڈالیں اور آگ کی بیڑیاں ان کے پاؤں میں پہنا دو کہ یہ حرام کی طرف چلتے تھے چنانچہ فرشتے ان کے ہاتھوں کو آگ کی زنجیروں اور پاؤں کو آگ کی بیڑیوں سے جکڑ دیں گے اور آنکھوں کو آگ کی سلاخیوں سے داغ دیں گے وہ تکلیف سے چیخ و پکار کریں گے اے فرشتو ہم پر رحم کرو اور لمحہ بھر کے لئے ہم پر سے عذاب میں کمی کرو فرشتے کہیں گے ہم تم پر کیسے رحم کریں جبکہ رب العالمین جل جلالہ تم پر غضب ناک ہے۔

(قرۃ العیون)

معراج کی رات سرور کائنات ﷺ نے کچھ مردوں اور عورتوں کو سانپ اور چھوؤں

کے ساتھ قید میں دیکھا بچھو انہیں ڈنگ مار رہے تھے اور سانپ انہیں ڈس رہے تھے ان کی شرمگاہ کی جگہ سوراخ بنا ہوا تھا جس میں گھس گھس کر بچھو ڈنگ مارتے اور گوشت کاٹتے تھے ان کی شرمگاہوں سے پیپ بہتی تھی جس کی وجہ سے دوزخی چیختے تھے اور ان کی چیخ و پکار سے بے نیاز تھے۔ (قرۃ العین)

پیارے اسلامی بھائیو! خوفِ خداوندی سے لرز اٹھیے زنا اور اس کے لوازمات یعنی آنکھوں کا زنا، ہاتھوں کا زنا، دل کا زنا، ذہن کا زنا اور ہر طرح کے زنا سے سچی توبہ کر لیجئے۔
کاروکاری کے طبی نقصانات:

زنا کرنے سے برکت اٹھ جاتی ہے منہ کی رونق جاتی رہتی ہے چہرے پر نحوست چھا جاتی ہے فکر اور پریشانی لاحق ہو کر زانی ذلیل و خوار، بیمار اور نادار ہو کر بے بس ہو جاتا ہے خاندان کی عزت و آبرو کا جنازہ نکل جاتا ہے۔

زنا کاری سے اکثر آتشک اور سوزاک کا مرض پیدا ہو جاتا ہے سوزاک کی وجہ سے فریقین کے تناسلی اعضاء کی اندرونی جھلیوں میں جراثیم کی موجودگی سے ورم، پیپ، جلن اور دیگر تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ٹیکلیو انٹرسلولر یہ جرثومے عام طور بدکار عورتوں سے زنا کاری کے نتیجہ میں ایک دوسرے سے منتقل ہو جاتے ہیں جب ان جراثیم کا اثر منی بنانے والے اعضاء (خصیتین) میں پہنچ جاتا ہے تو مرد بانجھ ہو جاتا ہے۔

خورد بین میں گول گول جراثیم جن کو (Gono Coap) کہتے ہیں آتشکی جراثیم لائے اور لہر دار ہوتے ہیں عضو تناسل پر ایک گندہ اور پیپ سے بھرا ہوا پھوڑا ہو جاتا ہے اسے آتشک کہتے ہیں۔ اس میں خارش درد اور جلن بھی ہوتی ہے اور اس کا اثر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے اس کی وجہ سے انسان اندھا اور کوڑھی بھی ہو جاتا ہے گنٹھیا کا شکار بھی ہو جاتا ہے اگر مہینوں علاج کرانے کے بعد کوڑھی بھی ہو جاتا ہے اگر مہینوں علاج کرانے کے بعد آرام بھی ہو جائے تو اس کا اثر آئندہ نسلوں تک رہتا ہے یعنی باپ کا مرض بیٹے اور

پوتے میں منتقل ہو جاتا ہے لہذا زنا جیسے کبیرہ گناہ جس کا دنیا اور آخرت میں نقصان ہی نقصان ہے بچنا بڑا ضروری ہے۔

زنا سے بچنے کا طریقہ:

- ☆ فتنہ زنا سے بچنے کے لئے نظروں کو نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔
- ☆ فتنہ زنا سے بچنے کے لئے عورتوں کو نرم و لچکدار گفتگو کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔
- ☆ فتنہ والی آواز، زیوروں کی جھنکار اور گانا بجانا وغیرہ سے روکا گیا ہے۔
- ☆ فتنہ خوشبو، عورتوں کو تیز خوشبو کی اجازت نہیں دی گئی کیونکہ خوشبو بھی ہیجان پیدا کرتی ہے۔
- ☆ فتنہ عریانی، اسلام میں لباس و زینت سے زیادہ ستر پوشی کی ہے۔ وہ عورت مرد دونوں کو جسم کے وہ تمام حصے چھپانے کا حکم دیتا ہے جن میں جنسی کشش پائی جاتی ہے عورت کو غیر مردوں سے پورا جسم ڈھانپنے کا حکم ہے۔
- ☆ عریانی ایک ایسی ناشائستگی ہے جس کو اسلامی حیاء کے کسی حال میں بھی برداشت نہیں کرتی۔
- ☆ اسلام تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے سامنے برہنہ ہوں۔

عورت کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں

بعض بد نصیب لوگ کسی خوبصورت عورت کے ساتھ ناجائز تعلق پیدا کر کے اپنے آپ پر اسے نشے کی طرح طاری کر لیتے ہیں یا درکھیے عورت کا نشہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرواتا ہے حتیٰ کہ دنیوی اور اخروی بدبختی اسے کہیں کا نہیں چھوڑتی۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے ”میرے بعد مردوں کے لئے سب سے زیادہ نقصان وہ فتنہ عورتوں سے زیادہ اور کوئی نہ ہوگا“ بہر حال نامحرم عورتوں کو دیکھنا ان کے ساتھ بیٹھنا بے شمار فتنوں کا سرچشمہ ہے جس سے دنیا اور آخرت برباد ہو سکتی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا درد

دنیا دل پسند سرسبز ہے اللہ عزوجل نے تمہیں اس لئے بھیجا ہے کہ تمہیں دیکھا جائے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، تم دنیا سے بچو اور عورتوں سے بھی، کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں سے اٹھا تھا“

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مرد کا عورت کے محاسن کو دیکھنا ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اللہ عزوجل پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہا نہ ہو جس کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو، کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔“

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کوئی شخص کسی اجنبی عورت کے ساتھ جس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو، تنہائی اختیار نہ کرے ورنہ یا تو مرد گناہ کا ارادہ کر بیٹھے گا یا عورت۔

عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ اگرچہ وہ دونوں نیک بزرگ بھی ہوں، فرمایا اگرچہ وہ مریم بنت عمران (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ) اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کیوں نہ ہوں۔ (ذم الہوی)

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت دوسری عورت سے ہم مجلس ہونے کے بعد اپنے شوہر کے سامنے دوسری عورت کا پورا پورا حال ناک نقشہ حسن و جمال اس طرح بیان نہ کرے جیسے وہ اس عورت کو دیکھ رہا ہو۔ (مشکوٰۃ ص ۲۶)

حضرت امیہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تاجدار رسالت ﷺ کی خدمت میں چند عورتیں بیعت ہونے کے لئے آئیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا“

حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی اجنبی عورت کے پاس

نہ جاؤ اگرچہ تم کہو کہ میں اس کو قرآن پاک کی تعلیم دوں گا۔

حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ اے بیٹے شیر اور سانپ کے پیچھے چاہے تو چلے جانا، مگر عورتوں کے پیچھے مت جانا۔

خود کو معصوم جاننے والوں کے لئے عبرت:

بہت بڑے بزرگ حضرت ابو القاسم بن نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا گیا کہ بعض لوگ عورتوں سے مجلس کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ان کو دیکھنے سے بچے ہوئے ہیں (کیا یہ درست ہے)

فرمایا جب تک عورت و مرد باقی ہیں، امر و نہی بھی باقی ہے اور حلال و حرام کا حکم بھی ان سے مخاطب ہے۔ شہادت (کے مقامات) پر وہی جرات کر سکتا ہے جو محرمات میں مبتلا ہوتا ہو۔ (ذم الہوی)

موزن عیسائی ہو گیا:

امام ابن الجوزی کہتے ہیں کہ بغداد میں صالح نامی موزن تھا اس نے چالیس سال تک اذان دی تھی اور نیک نامی میں بہت مشہور تھا ایک دن یہ اذان دینے کے لئے منارے پر چڑھا تو مسجد کے ساتھ واقع عیسائیوں کے گھر میں اس کی نگاہ ایک لڑکی پر پڑ گئی اس کے حسن و جمال کے باعث یہ اس کے فتنے میں مبتلا ہو گیا اذان دے کر اس کے دروازے پر پہنچ گیا دروازہ بجایا، لڑکی نے اندر سے پوچھا کون؟ اس نے کہا ”صالح موزن“

نام سن کر لڑکی نے دروازہ کھول دیا۔ موزن نے فوراً اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔ لڑکی نے حیرانگی سے پوچھا کہ ”تم مسلمان تو بڑے دیانت و امانت دار ہوتے ہو پھر یہ خیانت کیسی؟ اس نے اپنا تمام حال اس کے سامنے بیان کر دیا، لڑکی نے کہا کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، ہاں اگر تم اپنا دین چھوڑ دو تو شاید یہ ممکن ہو جائے۔ ”موزن بد بختی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فوراً بولا (معاذ اللہ) میں اسلام سے بیزار ہوں اور اس سے بھی جو محمد ﷺ لے کر

مبعوث ہوئے۔ ”یہ کہہ کر وہ لڑکی کے قریب ہوا لڑکی نے کہا: یہ جو کچھ تم نے کہا صرف اس لیے تھا کہ اپنا مقصد حاصل کر لو ہو سکتا ہے اپنا مطلب پورا کر کے تم دوبارہ اپنے دین کی طرف لوٹ جاؤ، لہذا اب میری بھی کچھ شرائط ہیں ان میں سے ایک یہ کہ پہلے تم خنزیر کا گوشت کھاؤ، موذن نے عشق کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسے کھا لیا لڑکی نے کہا کہ اب شراب بھی پیو اس نے پی لی۔ جب شراب نے اپنا اثر کیا تو آگے بڑھا، لڑکی نے جلدی سے ایک کمرے میں داخل ہو کر اندر سے کنڈی لگالی، اور اندر ہی سے بولی اب تم ہماری چھت پر چڑھ جاؤ حتیٰ کہ میرا باپ آ جائے اور میرا اور تیرا نکاح کر دے“

حسب ہدایت وہ نشے کی حالت میں چھت پر چڑھ گیا جہاں سے اسکا پاؤں پھسلا اور وہ نیچے گر کر مر گیا لڑکی نے ایک کپڑے میں لپیٹ کر رکھ دیا جب اس کا باپ آیا تو اس نے سارا قصہ اسے سنایا دونوں نے رات کے وقت اسے اٹھا کر ایک گلی میں ڈال دیا، پھر اس کا قصہ مشہور ہو گیا اور لوگوں نے اسے اٹھا کر ایک گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ (ذم اللھوی)

لمحہ فکر:

دیکھا آپ نے؟ عورت کے نشے نے اس موذن کو خنزیر کھلایا، شراب تک پلا دی اور وہ لڑکی بھی نہ ملی جس کی خاطر اس نے دین اسلام کو چھوڑا بلکہ اپنی زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا اور جہنم میں پہنچ گیا۔

قتل و غارت:

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مدینہ منورہ میں ولیدہ نامی ایک عورت رہتی تھی اس کا ایک عاشق تھا جس سے اس نے کہا میں تم سے اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک تم فلاں شخص کو قتل نہ کر دو، تو اس عاشق نے اس شخص کو قتل کر دیا اور اس عورت نے بھی قتل میں اس کی مدد کی لیکن بعد میں ان دونوں کو پکڑ لیا گیا مرد کو تو اسی وقت قتل کر دیا گیا اور عورت کو تین مہینے کی مہلت دے دی گئی جب معلوم ہو گیا

کہ کو حمل نہیں ہے تو اس کو بھی قتل کر دیا گیا۔

عورت کے نشے میں اکثر اوقات قتل و غارت بھی سبب بن جاتا ہے اس موجودہ معاشرے میں بھی بآسانی و بکثرت ایسا دیکھا جا رہا ہے۔

حکایت نمبر ۱:

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص اس کا نام بلعم بن باعور تھا، بہت مستجاب الدعوات تھا اسے اسمِ اعظم یاد تھا جس کے ذریعے اس کی ہر دعا قبول ہوتی تھی۔

چنانچہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام ”جباروں“ سے لڑنے کے لئے علاقہ شام میں واقع بنی کنعان کے ایک حصہ میں خیمہ زن ہوئے تو بلعم کی قوم کے لوگ بلعم کے پاس آئے اور کہا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنے پیروکاروں کا ایک عظیم لشکر لے کر ہمیں قتل کرنے اور اس علاقے سے نکالنے کے لئے آئے ہیں ہم ان کے لئے کوئی ایسی بددعا کرو کہ وہ یہاں سے واپس بھاگ جائیں۔

بلعم نے جواب دیا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں تم وہ نہیں جانتے؟ بھلا میں خدا کے پیغمبر اور اس کے ماننے والوں کے حق میں بددعا کیسے کر سکتا ہوں۔ اگر میں ان کے لئے بددعا کرتا ہوں تو میری دنیا و آخرت تباہ ہو جائے گی۔

جب اس قوم کے لوگوں نے بہت منت سماجت کی اور بددعا کرنے پر اصرار کرتے رہے تو بلعم نے کہا کہ اچھا میں استخارہ کروں گا اور دیکھوں گا کہ کیا حکم ہوتا ہے پھر اس کے بعد کوئی فیصلہ کروں گا۔ بلعم کا یہ معمول تھا کہ وہ بغیر استخارہ کے کوئی کام نہیں کرتا تھا۔

چنانچہ اس نے جب استخارہ کیا تو جواب میں اسے ہدایت کی گئی کہ پیغمبر اور مومنوں کے حق میں ہرگز بددعا مت کرنا۔ بلعم نے اس خواب سے اپنی قوم کو مطلع کیا۔ قوم کے لوگوں نے غور و فکر کے بعد ایک طریقہ اختیار کیا اور وہ یہ کہ وہ لوگ اپنے ساتھ بیش قیمت تحفے لے

کر بلعم کے پاس آئے اور پھر اس کے سامنے بہت ہی زیادہ منت سماجت کی، روئے گڑ گڑائے اور اسے اتنا مجبور کیا کہ آخر کار وہ ان کے جال میں پھنس ہی گیا اور وہ بددعا کرنے کی غرض سے اپنے گدھے پر سوار ہو کر جستان پہاڑ کی طرف چلا جس کے قریب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لشکر مقیم تھا، راستہ میں کئی مرتبہ گدھا گرا جسے وہ مار مار کر اٹھاتا رہا یہاں تک کہ جب یہ سلسلہ دراز ہوا اور بلعم بھی اپنے گدھے کو مار مار کر اٹھاتا ہوا پریشان ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے گدھے کو قوت گویائی عطا فرمائی۔

چنانچہ گدھا بولا کہ نادان بلعم تجھ پر افسوس ہے کیا تو یہ نہیں دیکھتا کہ تو کہاں جا رہا ہے تو مجھے آگے چلانے کی کوشش کر رہا ہے اور ملائکہ میرے آگے آ کر مجھے پیچھے دھکیل رہے ہیں بلعم نے جب چشمِ حیرت سے گدھے کو بولتے دیکھا تو بجائے اس کے کہ اس تنبیہ پر اپنے ارادہ سے باز آ جاتا، گدھے کو وہیں چھوڑا اور پاپیادہ پہاڑ پر چڑھ گیا اور وہاں بددعا کرنے لگا مگر یہاں بھی قدرتِ خداوندی نے اپنا کرشمہ دکھایا کہ بلعم جب بھی اپنی دعا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے لشکر کا نام لینا چاہتا اس کی زبان سے بنی اسرائیل کی بجائے بلعم کی قوم کا نام نکلتا یہ سن کر اس کی قوم کے لوگوں نے کہا کہ بلعم! یہ کیا حرکت ہے؟ بنی اسرائیل کے بجائے ہمارے حق میں بددعا کر رہے ہیں۔“

بلعم نے کہا کہ اب میں کیا کروں یہ حق تعالیٰ میرے ارادہ اور قصد کے بغیر میری زبان سے تمہارا نام نکلا رہا ہے لیکن بلعم پھر بھی اپنی بددعا سے باز نہ آیا اور اپنی کوشش کرتا رہا یہاں تک کہ عذابِ الہی کی وجہ سے بلعم کی زبان اس کے منہ سے نکل کر سینے پر آ پڑی، پھر تو گویا بلعم کی عقل بالکل ہی ماری گئی اور دیوانہ وار کہنے لگا کہ اب تو میری دنیا اور آخرت دونوں ہی برباد ہو گئیں۔ اس لئے اب ہمیں بنی اسرائیل کی تباہی کے لئے کوئی دوسرا جال تیار کرنا پڑے گا پھر اس نے مشورہ دیا کہ تم لوگ اپنی اپنی عورتوں کو اچھی طرح آراستہ پیراستہ کر کے اور ان کے ہاتھوں میں کچھ چیزیں دے کر ان چیزوں کو بھیجنے کے بہانہ سے

عورتوں کو بنی اسرائیل کے لشکر میں بھیج دو اور ان سے کہہ دو کہ اگر بنی اسرائیل میں کوئی شخص تمہیں اپنے پاس بلائے تو انکار نہ کرنا یاد رکھو اگر بنی اسرائیل میں سے ایک شخص بھی کسی عورت کے ساتھ حرام کاری میں مبتلا ہو گیا تو تمہاری کوششیں کامیاب ہو جائیں گی۔

چنانچہ بلعم کی قوم نے اس کے اس مشورہ پر عمل کیا اور اپنی عورتوں کو بنا سنوار کر بنی اسرائیل کے لشکر میں بھیج دیا وہ عورتیں جب لشکر میں پہنچیں اور ان میں سے ایک عورت جس کا نام کسی بنت صور تھا، بنی اسرائیل کے ایک سردار زمزم بن شلوم نامی کے سامنے سے گزری تو وہ اس عورت کے حسن و جمال کا اسیر ہو گیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس لے گیا اور آپ سے کہنے لگا کہ کیا آپ اس عورت کو میرے لیے حلال قرار دیتے ہیں؟

کہا کہ میں اس بارہ میں آپ کا حکم قطعاً نہیں مانوں گا، چنانچہ وہ اس عورت کو اپنے خیمہ میں لے گیا اور وہاں اس کے ساتھ کابلانہ کیا، بس پھر کیا تھا کہ اللہ عزوجل کے غضب کو جوش آیا اور اس سردار کے شامتِ اعمال سے ایک ایسی وباء پورے لشکر پر نازل ہوئی کہ آن کی آن میں ستر ہزار آدمی ہلاک و تباہ ہو گئے۔ ادھر جب محاصرہ کو جو کہ حضرت ہارون علیہ السلام کا پوتا اور ایک قوی ہیگل آدمی تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نگہبان تھا یہ معلوم ہوا کہ میرے ایک سردار کی شامتِ عمل نے قبر خداوندی کو دعوت دے دی تو فوراً اپنا ہتھیار لئے زمزم کے خیمے میں داخل ہوا اور پلک جھپکتے ہی زمزم اور اس عورت کا کام تمام کر دیا اور پھر بولا کہ اللہ عزوجل نے اسی شخص کی وجہ سے ہم سب کو ہلاک و تباہ کیا ہے چنانچہ ان دونوں کو قتل ہوتے ہی وہ وباء جو عذابِ خداوندی کی صورت میں نازل ہوئی تھی ختم ہو گئی۔

حکایت نمبر ۲:

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تائب ہونے کا واقعہ عجیب و غریب ہے اور وہ یہ کہ کسی شخص نے آپ کو اطلاع دی کہ فلاں مقام پر ایک عابد نو جوان ہے اور

جب آپ اس سے نیاز حاصل کرنے پہنچے تو وہ ایک درخت پر الٹا لٹکا ہوا اپنے نفس سے یہ مسلسل کہہ رہا ہے کہ جب تک تو عبادتِ الہی میں میری ہمنوائی نہیں کرے گا میں تجھے یونہی اذیت دیتا رہوں گا حتیٰ کہ تیری موت واقع ہو جائے یہ واقعہ دیکھ کر آپ کو اس پر ایسا ترس آیا کہ رونے لگے اور جب نو جوان عابد نے پوچھا کہ یہ کون ہے جو ایک بے حیاء معصیت کار پر ترس کھا رہا ہے اور رو رہا ہے۔ یہ سن کر آپ نے اس کے سامنے جا کر سلام کیا اور مزاج پر سی کی، اس نے بتایا کہ چونکہ یہ بدن عبادتِ الہی پر آمادہ نہیں ہے اس لیے یہ سزا دے رہا ہوں آپ نے کہا کہ مجھے تو یہ گمان ہوا کہ شاید تم نے کسی کو قتل کر دیا ہے یا کوئی گناہِ عظیم سرزد ہو گیا ہے اس نے جواب دیا کہ تمام گناہِ مخلوق سے اختلاط کی وجہ سے جنم لیتے ہیں اس لیے میں مخلوق سے راہ و رسم کو بہت بڑا گناہ تصور کرتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ تم تو واقعی بہت بڑے زاہد ہو، اس نے جواب دیا کہ اگر تم کسی بڑے زاہد کو دیکھنا چاہتے ہو تو سامنے کے پہاڑ پر جا کر دیکھو۔

چنانچہ جب آپ وہاں پہنچے تو ایک نو جوان کو دیکھا جس کا پاؤں کٹا ہوا باہر پڑا تھا اور اس کا جسم کیڑوں کی خوراک بنا ہوا تھا اور جب آپ نے یہ صورتِ حال معلوم کی تو اس نے بتایا کہ ایک دن میں اسی جگہ مصروفِ عبادت تھا کہ ایک خوبصورت عورت سامنے سے گزری جس کو دیکھ کر میں فریبِ شیطانی میں مبتلا ہوا اور اس کے نزدیک پہنچ گیا اس وقت ندا آئی کہ اے بے غیرت! کہ تیس سال اللہ عزوجل کی اطاعت و عبادت میں گزار کر آج شیطان کی عبادت کرنے چلا ہے لہذا میں نے اسی وقت اپنا ایک پاؤں قطع کر دیا کہ گناہ کے لئے پہلا قدم اسی پاؤں سے بڑھایا تھا، پھر بتائیے کہ آپ مجھ گناہگار کے پاس کیوں آئے ہیں اور اگر واقعی! آپ کو کسی بڑے زاہد کی جستجو ہے تو اس پہاڑ کی چوٹی پر چلے جائیے لیکن جب بلندی کی وجہ سے آپ کا پہنچنا ناممکن ہو گیا تو اس نو جوان نے خود ہی ان بزرگ کا قصہ شروع کر دیا اس نے بتایا کہ پہاڑ کی چوٹی پر جو

بزرگ ہیں ان سے ایک دن کسی نے یہ کہہ دیا کہ روزی محنت سے حاصل ہوتی ہے بس اسی دن سے انہوں نے عہد کر لیا کہ جس روزی میں مخلوق کا ہاتھ ہوگا وہ میں استعمال نہیں کروں گا اور جب بغیر کچھ کھائے کچھ دن گزر گئے تو اللہ عزوجل نے شہد کی مکھیوں کو حکم دے دیا کہ ان کے گرد جمع رہ کر انہیں شہد مہیا کرتی رہیں۔

چنانچہ وہ ہمیشہ شہد ہی استعمال کرتے ہیں، یہ سن کر حضرت ذولنون مصری نے درسِ عبرت حاصل کیا اور اسی وقت سے عبادت و ریاضت کی طرف متوجہ ہو گئے۔

(خزینۃ الاصفیاء جلد ۵، ص ۴۸)

حکایت نمبر ۳:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی حالات یعنی توبہ کا سبب یہ کہ آپ ایک عورت پر اس قدر شہینہ و فریضتہ ہو گئے کہ کسی پہلو بھی چین نہیں آتا تھا، سردی کا موسم تھا ایک رات آپ اس عورت کے مکان کی دیوار کے ساتھ لگے کھڑے رہے، حتیٰ کہ اذان فجر ہو گئی تو آپ نے خیال کیا کہ شاید عشاء کی اذان ہوئی ہے لیکن فوراً ہی آدمیوں کی آمد و رفت اور روشنی نمودار ہونے پر معلوم ہوا کہ میں ساری رات ایک عورت کی خاطر دیوار سے لگا کھڑا رہا ہوں اور مفت میں ہایک مخلوق کا اس قدر انتظار کرتا رہا۔

پھر اپنے آپ سے کہنے لگے اے مبارک کے بیٹے! شرم کر تو نے صرف اپنے نفس کی خاطر ساری رات گزار دی اگر تو ساری رات کاش عبادت میں گزارتا تو کتنا اچھا ہوتا اور اللہ عزوجل کے ہاں کوئی مقام مرتبہ ضرور حاصل ہو جاتا۔

فوراً آپ نے توبہ کی اور عبادت الہی عزوجل میں مشغول ہو گئے اور یہاں تک مقام حاصل کر لیا کہ ایک روز آپ کی والدہ نے دیکھا کہ آپ ایک درخت کے نیچے سو رہے ہیں اور ایک سانپ زگس کی شاخ منہ میں لئے آپ کو پکھا کر رہا ہے۔ (کشف المحجوب)

فاحشہ کی توبہ:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک فاحشہ عورت تھی، دنیا کا تہائی حسن اس کے پاس تھا وہ گناہ کا بدلہ سودینا لیتی تھی اس کو ایک عابد نے دیکھا تو حیران رہ گیا اور اپنے ہاتھ سے محنت کر کے سودینا جمع کئے اور اس فاحشہ عورت کے پاس آ کر کہا تمہارے حسن نے مجھے دیوانہ کر دیا ہے میں نے اپنے ہاتھ سے محنت کی ہے اور سودینا جمع کئے ہیں فاحشہ نے کہا یہ میرے وکیل کو دے دے تاکہ وہ ان کو پرکھ لے اور ان کا وزن کر لے۔

چنانچہ عابد نے وہ دینا اس کے وکیل کو دے دیئے، پھر فاحشہ عورت نے اپنے وکیل سے پوچھا کیا تم نے اس کے دینا اچھی طرح دیکھ بھال کے وصول کر لئے ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں، تو فاحشہ نے عابد کو کہا اندر آ جاؤ اس عورت کا حسن و جمال بہت ہی زیادہ تھا اس فاحشہ کا گھر بڑا دلکش تھا اور اس کا پلنگ سونے کا بنا ہوا تھا جب فاحشہ نے قریب بلایا اور وہ خیانت کی جگہ پر بیٹھا تو اللہ عزوجل کے سامنے پیشی کا خوف آ گیا اور اس سے کانپ گیا اس کی شہوت مردہ پڑ گئی اور کہا مجھے چھوڑ دے، میں واپس جاؤں گا یہ دینا بھی تیرے (میں) واپس نہیں لوں گا) اس رنڈی نے کہا؟ تمہیں کیا ہوا؟ تو نے مجھے دیکھا میں تجھے اچھی لگی پھر تو نے بڑی محنت سے سودینا جمع کئے، پھر جب قادر ہوا تو یہ کیا کیا؟

اس عابد نے کہا میں اللہ عزوجل کے سامنے پیش ہونے سے ڈر گیا ہوں اس لئے میرا عیش کڑوا ہو گیا ہے تو اس فاحشہ نے کہا اگر تو اس بات میں سچا ہے تو میرا خاوند تیرے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

عابد نے کہا مجھے چھوڑ دے میں جانا چاہتا ہوں عورت نے کہا میں آپ کو نہیں جانے دوں گی مگر اس شرط پر کہ آپ میری ساتھ شادی کر لیں عابد نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا، جب تک کے میں یہاں سے نکل نہ جاؤں۔ عورت نے کہا کہ تو پھر آپ کے ذمہ رہا کہ اگر میں آپ کے پاس آؤں تو آپ میرے ساتھ شادی کر لیں گے عابد نے کہا ٹھیک ہے۔

پھر اس عابد نے منہ چھپایا اور اپنے شہر کو نکل کھڑا ہوا اور وہ فاحشہ بھی دنیا کی بد کاریوں پر شرمندہ ہو کر اس کے پیچھے پیچھے نکل کھڑی ہوئی حتیٰ کہ وہ اس عابد کے شہر میں جا پہنچی اور عابد کو اس عورت کے بارے میں بتلایا گیا کہ شہزادی آئی ہے اور آپ کا پوچھتی ہے تو عابد نے اس کو دیکھا تو ایک چیخ ماری اور مر گیا۔

تو اس عورت نے کہا کہ یہ تو ہاتھوں سے گیا کوئی اس کا قریبی رشتہ دار ہے؟ تو اس کو بتایا گیا کہ اس کا بھائی ہے جو فقیر آدمی ہے تو عورت نے اس سے کہا کہ میں تم سے شادی کروں گی تمہارے بھائی سے محبت ہونے کی وجہ سے۔ چنانچہ اس نے اس سے شادی کر لی اور اس سے سات بیٹے پیدا ہوئے اور سب کے سب نیک صالح تھے۔ (ذم الھوئی)

دولت کا نشہ اور اس کی تباہ کاری

اپنے اور اپنے بال بچوں اور جو اپنی کفالت میں ہیں ان کے گزارہ کے لئے بقدر ضرورت رزق حلال کمانا فرض ہے صرف دولت جمع کرنے کے لئے دن رات محنت کرتے رہنے کی کوئی فضیلت نہیں بلکہ بکثرت مال جمع کرنے کے لئے دوسروں پر فخر اور بڑائی کرنے والا قیامت کے روز اللہ عزوجل سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ آج ہر ایک اسی فکر میں ہے کہ جتنی بن پڑے اتنی دولت اکٹھی کر لی جائے گویا دولت کے نشے میں بدمست ہو کر ہم نے اللہ کی یاد، نماز، روزہ، قبر و آخرت کو بالکل بھلا دیا ہوا ہے۔ آہ! عنقریب ہماری سانس کی مالا ٹوٹ جائے گی اور ہمارے ناز اٹھانے والے ہمیں اپنے کاندھوں پر لا کر ویران قبرستان کی طرف چل پڑیں گے۔ آہ! ہماری ساری آرزوئیں خاک میں مل جائیں گی ہمارے خون پسینے کی کمائی ہمارے ساتھ جائے گی نہ ہمیں کام دے گی۔

”ترندی شریف“ کی حدیث ہے ”دو بھوکے بھیریے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں وہ اس قدر فساد برپا نہیں کرتے جس قدر کہ انسان کی دولت اور مرتبہ کی حرص اس کے دین میں فساد ڈالتی ہے۔“

آہ! آج کا مسلمان دولت کے نشے میں اسقدر اندھا ہو چکا ہے کہ حرام و حلال کی تمیز سے بھی بے نیاز ہے اسے بس مال چاہیے خواہ وہ کسی بھی راستہ سے آئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی پروا بھی نہ کرے گا کہ اس چیز کو کہاں سے حاصل کیا ہے، حلال سے یا حرام سے۔
(صحیح بخاری شریف)

مزید فرمایا جب تک حرام کمائی سے بنائے ہوئے لباس کا ایک تار بھی کسی کے بدن پر رہے گا، اس کی عبادت ہرگز قبول نہ ہوگی۔

پیارے اسلامی بھائیو! مال و دنیا کی محبت انسان کو کہیں نہیں چھوڑتی چنانچہ حدیث مبارک میں ارشاد ہے کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں، خطاؤں اور نافرمانیوں کی جڑ اور بنیاد ہے اور واقعی جو دنیا کی محبت میں گرفتار ہوتا ہے وہ طرح طرح کے گناہ کرتا ہے، رشوت بھی لیتا ہے، سود کا کاروبار بھی کرتا ہے اسی دنیا کے حصول کی خاطر جھوٹ بھی بولتا ہے اسی دنیا کی خاطر وعدہ خلافی بھی کرتا ہے لوگوں کو دھوکہ دے کر اور لوٹ کھسوٹ کر کے مال جمع کرتا ہے حتیٰ کہ مال و دولت کی خاطر انسان خون خرابہ کرتے بھی نہیں چونکتا۔

یہ واقعہ ”شرح الصدور“ میں ہے۔ ایک قافلہ حج کو جا رہا تھا دوران سفر ایک حاجی صاحب کا انتقال ہو جاتا ہے جنگل بیابان ہے لوگوں نے ایک مزدور کو تلاش کر کے اس سے پھو ہڑا لیا اس پھو ہڑے سے قبر کھودی اور اس کو دفن کیا جب لوگ دفن کر کے فارغ ہوئے تو وہ پھو ہڑا غلطی سے قبر کے اندر ہی رہ گیا چنانچہ انہوں نے دوبارہ مٹی ہٹانی شروع کی جب سیلیں ہٹائیں تو لوگوں کی چیخیں نکل گئیں کہ اس پھو ہڑے کے حلقے میں اس حاجی کے ہاتھ اور پاؤں جکڑے ہوئے تھے اور وہ کونڈا بن گیا تھا ایک دم گھبرا گئے اور جلدی جلدی انہوں نے مٹی ڈال دی اور اس پھو ہڑے والے کو پیسے وغیرہ دے کر جان چھڑائی جب یہ لوگ سفر حج کر کے مدینہ چوم کر واپس پلٹے تو اس حاجی صاحب کے گھر بھی خبر پہنچائی۔ اس کی بیوی سے کسی نے تحقیق حال کے لئے کہا کہ آخر یہ بتاؤ کہ تمہارا شوہر کا عمل کون سا تھا جس کی وجہ

سے ہم نے قبر میں یہ حال دیکھا اس کا۔ تو اس کی بیوی نے روتے ہوئے بتایا کہ ایک بار میرے خاوند نے ایک مالدار آدمی کے ساتھ سفر کیا اور موقع پا کر اس مالدار شخص کو اس نے قتل کر دیا اور قتل کر کے اس کے مال پر قبضہ کر لیا اب اسی لوٹے ہوئے مال سے یہ زکوٰۃ اور خیرات وغیرہ دینا تھا۔

آپ نے دیکھا کہ اس لوٹے ہوئے مال سے نہ اس کو حج کام آیا نہ زکوٰۃ کام آسکی بلکہ اس کی قبر میں عذاب شروع ہو گیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بہت بہت ڈرنا چاہئے کہ دنیاوی معاملات میں انسان دولت کے نشہ کے دلدل میں گہرا اترتا ہی جاتا ہے اس کو پتہ بھی نہیں ہوتا کہ مجھے مرنا بھی پڑے گا لہذا وہ اپنے گریڈز بڑھانے کی فکر میں ہوتا ہے اور دنیاوی طور پر عروج در عروج پانے کی فکر ہوتی ہے لیکن اچانک اسے موت آ کر پکڑ لیتی ہے۔

جب اندھیری قبر میں تو جائے گا ۔ روئے گا چلائے گا گھبرائے گا
کام مال وزر وہاں نہ آئے گا غافل انساں یاد رکھ پچھتائے گا

امرد پسندی کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں

آہ! آج بد قسمتی سے آج کے نوجوان پر شیطان نے اپنا گھیرا تنگ کر دیا ہے اور یہ اپنی شہوت کی تسکین کے لئے مارا مارا پھر رہا ہے امرد پسندی کا نشہ انتہائی تباہ کن اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے بلکہ امرد کے ساتھ دلچسپی اور دوستی سے ایمان برباد ہو جانے کا سخت اندیشہ ہے۔

کفر پر خاتمہ:

حضرت عبد اللہ بن احمد مؤذن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں طوافِ کعبہ میں مشغول تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ غلافِ کعبہ سے لپٹ کر ایک ہی دعا کی تکرار کر رہا ہے یا اللہ عزوجل مجھے دنیا سے مسلمان ہی رخصت کرنا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ

اس کے علاوہ کوئی اور دعا کیوں نہیں مانگے؟ اس نے کہا میرے دو بھائی تھے میرا بڑا بھائی عرصہ تک مسجد میں بلا معاوضہ اذان دیتا رہا جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے قرآن پاک مانگا ہم نے اسے دیا تا کہ اس سے برکتیں حاصل کرے مگر قرآن شریف ہاتھ میں لے کر وہ کہنے لگا تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں قرآن کے تمام اعتقادات و احکامات سے بیزاری ظاہر کرتا اور نصرانی (عیسائی) مذہب اختیار کرتا ہوں چنانچہ وہ کفر کی حالت میں مر گیا پھر دوسرے بھائی نے تیس برس تک مسجد میں فی سبیل اللہ اذان دی مگر وہ بھی آخری وقت نصرانی ہو کر مرالہذا میں اپنے خاتمہ کے بارے میں بے حد فکر مند ہوں اور ہر وقت خاتمہ بالخیر کی دعا مانگتا رہتا ہوں۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تمہارے دونوں بھائی آخر ایسا کون سا گناہ کرتے تھے جس کے سبب ان کا خاتمہ برا ہوا؟ اس نے بتایا وہ غیر عورتوں میں دلچسپی لیتے تھے اور مردوں یعنی بے ریش لڑکیوں سے دوستیاں کرتے تھے۔

چہرے کا گوشت جھڑ گیا:

ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کو بعد انتقال خواب میں دیکھ کر کسی نے سوال کیا، ما فعل اللہ بک یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہنے لگے مجھے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں پیش کیا گیا اور میرے گناہ گنوا نے شروع کئے گئے میں اقرار کرتا گیا اور وہ معاف ہوتے گئے، مگر ایک گناہ پر شرم کے مارے میں چپ ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے میرے چہرے کی کھال اور گوشت سب کچھ جھڑ گیا خواب دیکھنے والے نے پوچھا آخروہ کون سا گناہ تھا؟ فرمایا: افسوس ایک بار میں نے ایک امرد یعنی خوبصورت لڑکے پر شہوت بھری نظر ڈال دی تھی۔ (کیمیائے سعادت)

سلگتی لاشیں:

حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک بار کسی جنگل سے گزر رہے تھے کہ ایک بھیانک منظر دیکھ کر وہیں کھڑے ہو گئے دیکھا کہ ایک مرد پر آگ جل رہی ہے آپ علیہ السلام نے پانی لے کر آگ کو بجھانا چاہا تو آگ نے نو عمر لڑکے کی صورت اختیار کر لی۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ عزوجل ان دونوں کو اپنی اصلی حالت میں لوٹا دے تاکہ میں ان سے معلوم کر سکوں کہ ان کا گناہ کیا ہے۔

چنانچہ اب آپ علیہ السلام کے سامنے ایک مرد اور ایک لڑکا موجود تھا مرد کہنے لگا یا روح اللہ میں نے زندگی میں اس لڑکے سے دوستی کی تھی افسوس! مجھ پر شہوت نے غلبہ کیا حتیٰ کہ میں نے شب جمعہ اس سے بد فعلی کی دوسرے دن بھی منہ کالا کیا ایک نصیحت کرنے والے نے خدا عزوجل کا خوف دلایا تو میں نے اس سے کہا دیا جا میں نہیں ڈرتا پھر جب میں مرا اور پھر میرا یہ دوست مرا تو اللہ عزوجل نے ہم پر آگ مسلط فرمادی اور ہم باری باری آگ بن کر ایک دوسرے کو جلاتے ہیں۔ (سرور خاطر)

آگ کے تابوت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمیں تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا: ”جو شخص کسی عورت یا کسی لڑکے کے جائے پاخانہ میں برائی کرے گا وہ قیامت کے دن سڑے ہوئے مردار سے زیادہ بدبودار اٹھایا جائے گا (قیامت کے دن) لوگوں کے سامنے اس کی اس بے حیائی کا چرچا کیا جائے گا حتیٰ کہ اللہ عزوجل اس کو دوزخ میں داخل کرے گا نیز اس کے نیک اعمال بھی ضائع کر دیئے جائیں گے نہ تو اس کا کوئی مستحب قبول ہوگا نہ فرض عبادت بلکہ اس کو آگ کے تابوت میں بند کر دیا جائے گا۔ اور آگ کے لوہے کی اس پر میخیں ٹھونک دی جائیں گی اور وہ میخیں اس لوٹی کے

منہ اور جسم میں گھس جائیں گی یہ سزا اس لوطی کو دی جائے گی جو بغیر توبہ کرے مر گیا تھا۔
سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا سات آدمی جن پر اللہ عزوجل لعنت فرماتا ہے اور بروز
قیامت اور بروز قیامت ان کی طرف نہ نظر فرمائے گا بلکہ یہ حکم ہوگا کہ تم بھی جہنمیوں کے
ساتھ جہنم میں جاؤ۔

(۱) فاعل (۲) مفعول (۳) ماں اور اس کی بیٹی سے نکاح سے نکاح کرنے والا
(۴) اپنے ہمسایہ کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے والا (۵) اپنی بیوی کے ساتھ پیچھے کے مقام
میں جماع کرنے والا (۶) اپنے ہاتھ سے منی نکالنے والا (۷) جو اپنے ہمسایہ کو تکلیف
دے۔ (قرۃ العیون)

لوطیہ تین قسم کے:

حضرت سیدنا ابوسعید حدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں
گے جو لوطیہ کہلائیں گے اور یہ تین قسم کے لوگ ہوں گے ایک تو وہ جو صرف لڑکوں کی
صورتیں دیکھیں گے اور ان سے بات چیت کریں گے۔ دوسرے وہ جو لڑکوں سے ہاتھ
ملائیں گے اور گلے سے بھی ملیں گے تیسرے وہ جو ان لڑکوں کے ساتھ بد فعلی کریں گے تو
ان سبھوں پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے مگر وہ جو توبہ کر لیں گے تو اللہ عزوجل ان کی توبہ قبول
فرمائے گا۔ اور وہ اس لعنت سے بچیں رہیں گے۔ (جہنم کے خطرات)

فقہائے کرام کے نزدیک مرد کے چہرے پر نظر ڈالنا حرام ہے جبکہ جنسی میلان کا
اندیشہ ہو۔ مرد اس لڑکے کو کہتے ہیں جس کی داڑھی ابھی نہ نکلی ہو بعض علماء تو لکھتے ہیں کہ
مرد اگر حسین ہے تو عورت کے حکم میں ہے یعنی سر سے لے کر پاؤں تک اس کا جسم ستر ہے
اس کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے بہر حال مرد کی خوبصورتی سے متاثر ہونے کے ارادے سے
ایسے لڑکوں کو دیکھنا متفقہ طور پر حرام ہے اور تلذذ مقصد نہ ہو اور دیکھنے والا فتنہ سے مامون ہو
تو جائز ہے۔ (در المختار)

☆ مردوں سے دوستیاں کرنے والے شیطان کے وار سے خبردار! بیشک ابتداء نیت صاف ہی سہی مگر آخر کار شیطان برباد کر ہی ڈالتا ہے۔ کچھ نہیں تو بد نگاہی اور بدن ٹکرانے کے گناہ سے بچنا تو سخت دشوار ہوتا ہے۔

☆ ایک تابعی بزرگ فرماتے ہیں ”نوجوان سالک (یعنی اللہ عزوجل کی راہ میں چلنے والے) کے لئے جنگلی درندے کے مقابلے میں امر ذیادہ تباہ کن ہے۔ (احیاء العلوم)

☆ ایک بزرگ سے ایک بار شیطان نے کہا دنیا کے مال کی محبت سے تو بچنے میں آپ جیسے لوگ کامیاب ہو جاتے ہیں مگر میرے پاس امر کی کشش کا ایسا جال ہے کہ اس میں بڑے بڑے پرہیز گاروں کو پھنسا لیتا ہوں“ (کنز العمال)

☆ ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے اللہ عزوجل جس کو اپنی بارگاہ میں مردود کرنا چاہتا ہے اس کو لڑکوں کی محبت میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔

☆ حضرت سیدنا وکیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص قوم لوط علیہ السلام کا سا عمل کرتے ہوئے مرے گا تو مدینین کے بغداد سے قوم لوط کے قبرستان میں منتقل کر دیا جائے گا اور اس کا حشر قوم لوط علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔ (کنز العمال)

شہوت پرستی کے مختلف انداز:

(از قبلہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

امرد کی مسکراہٹ سے لطف اندوز ہونا، بلکہ خود اس کے سامنے اس لئے مسکرانا تاکہ وہ بھی مسکرائے، اس سے دوستی اور ہنسی مذاق کرنا اس کو چھیڑ کر غصہ دلا کر مزا اٹھانا، اس کو آگے یا پیچھے اسکوٹر پر سوار کرنا، اس سے لپٹنا، اس سے اپنا جسم ٹکرانا، اس کا بوسہ لینا، اپنا سر یا کمر یا پاؤں دبوانا مرض وغیرہ میں، شہوت کے باوجود اس کے ہاتھ کا سہارا لینا اس سے اس کو دیکھنے سے شہوت آتی ہو تب بھی اس کو اپنے یہاں ملازم رکھنا، مذاق میں اس کو دبوچ کر گرانا، اس کا ہاتھ پکڑ کر یا کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلنا اس کے پاس بیٹھ کر اس کی ران پر اپنا گھٹنہ رکھنا یا اس

کا گھٹنہ اپنی ران پر رہنے دینا۔ معاذ اللہ مسجد کے اندر نماز باجماعت میں اس سے کندھا چپکا کر کھڑا ہونا وغیرہ وغیرہ حرکتیں غضب الہی عزوجل کو کس قدر ابھارتی ہوں گی جماعت میں کندھے سے کندھا مس کیا ہوا رکھنا واجب ہے اگر برابر میں امر دکھڑا ہو اور کندھا ملا کر کھڑے ہونے سے شہوت آتی ہو تو وہاں سے ہٹ جائے ورنہ گہنگار ہوگا۔

بوسہ لینے کا عذاب:

مکاشفۃ القلوب میں ہے ”جو کسی لڑکے کا (شہوت کے ساتھ بوسہ لے گا وہ پانچ سو سال جہنم کی آگ میں جلایا جائے گا“

دو مردوں کا ایک ساتھ لیٹنا یا سونا:

اس سلسلے میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ اسی فتنہ کی وجہ سے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ آئے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ ایک کپڑے میں لیٹنے سونے سے جنسی میلان میں ہیجانی کیفیت پیدا ہوتی ہے جس سے کبھی کبھی لواطت کی رغبت پیدا ہوتی ہے اس حدیث کو دلیل بنا کر امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ”دو مردوں کا ایک ساتھ لیٹنا جائز نہیں ہے گو دونوں بستر کے کنارے کنارے ہی کیوں نہ ہوں“

یہ حکم نفسیات کے بالکل مطابق ہے، دو شخصوں کا یکجا ہونا کسی حال میں شر سے خالی نہیں ان بزرگان دین جو اپنے علم و عمل اور زہد و تقویٰ میں حلم ہیں اور یقیناً ان کی ہدایات بالکل درست اور قابل عمل ہیں۔

جو حضرات لڑکوں سے پاؤں دبواتے ہیں اور تنہائی یا بے تکلفی کے ساتھ ان سے ملتے ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ ان کی نیتوں میں فتور ہے بلکہ آگاہ یہ کرنا ہے کہ فتنہ کے داعی سے اپنی حفاظت ایک ضروری فریضہ ہے۔

ہم جنس پرستی کی وجہ سے دنیا کی سب سے خطرناک مرض ایڈز نے پوری دنیا، خاص طور پر یورپ اور انڈیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے ایسے لوگوں کا جنسی نظام بالکل ناکارہ ہو جاتا ہے اور اعصابی نظام مفلوج اور یادداشت ختم ہو چکی ہوتی ہے عورت سے ان کو نفرت اور خوبصورت لڑکوں کی جانب مکمل توجہ اور محبت ہو جاتی ہے۔

ایسے لوگوں کی عقلیں چوبیس گھنٹے اس فعل بد کے بارے میں سوچتی رہتی ہیں ان کی نگاہیں ہر وقت نئے سے نئے شکار کی متلاشی رہتی ہیں اور رفتہ رفتہ وہ نفسیاتی مرض کے عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اعلام کے عادی لوگوں کی دماغی حالت اور قلب اس قدر کمزور ہو جاتا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اعلام کے وقت جس قسم کی رگڑ اور حرکت ہوتی ہے اور گندا فضلہ رگوں اور پٹھوں میں جذب ہونے سے کچھ عرصہ بعد ایسی کمزوری اور نامردی پیدا ہو جاتی ہے جسے اطباء متقدمین نے لا علاج لکھا ہے، اعلام کا عادی بیوی سے سخت شرمندگی اٹھاتا ہے کیونکہ اس کے عضو کو صرف اعلام کی عادت ہوتی ہے اس لئے اس کا انتشار فوراً زائل ہو جاتا ہے اعلام کے عادی کے چہرہ پر سیاہی پھیلتی ہے اس کے چہرہ پر کبھی بھی بشاشت پیدا نہیں ہوتی۔ مذکورہ بالا نقائص پیدا ہو جانے کی وجہ سے عضو خاص میں انتشار بھی مکمل نہیں ہوتا۔ اور ڈھیلا پن ہونے کی وجہ سے سرعت کا مرض رونما ہو جاتا ہے۔

مشت زنی کرنے کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں

حدیث پاک میں ارشاد ہے ”اپنے ہاتھ سے نکاح کرنے والا ملعون ہے“ مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو ہلاک کر دیا۔ اس لئے کہ وہ اپنی شرمگاہوں کے ساتھ فضول حرکت کرتے تھے (یعنی اپنے ہاتھوں سے غسل واجب کرتے تھے) اسے اسماعیل بن ابان نے انس بن مالک سے باسند بیان کیا ہے۔ (توت اقلوب)

یہ بری عادت بھی نشے کی طرح ہے کیونکہ اس کو چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے اس لئے کہ

ہاتھ کی رگڑ کی وجہ سے عضو خاص کے پٹھے ذکی الحس ہو جاتے ہیں اور ان کو بار بار تناؤ ہوتا رہتا ہے اس لئے وہ اس جرم کے بار بار مرتکب ہوتے رہتے ہیں جو نو جوان اس شرمناک فعل کو ترک کرنے کا مصمم ارادہ کر لیتے ہیں لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ جنسی تناؤ کا ریلہ ان کے مصمم ارادے کو توڑ دیتا ہے حتیٰ کہ ایسے ایسے لوگوں کی یہ شکایات سننے میں آئی ہیں کہ جب تک وہ اس فعل بد کو سرانجام نہیں دے لیتے رات کو نیند آنا مشکل ہو جاتی ہے اس قدر یہ عادت ان کی طبیعت میں راسخ ہو چکی ہوتی ہے۔

یوں ان میں ایک قسم کا احساس کمتری پیدا ہو جاتا ہے اور ان کی اچھی خاصی صحت بگڑ کر رہ جاتی ہے ایسا آدمی بزدل، مغموم، متفکر، بے ہمت، پریشان حال اور قوت حافظہ اور دماغ بے حد کمزور ہو جاتا ہے کام کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ قوت ارادی گھٹتی چلی جاتی ہے اور ذہنی الجھنیں ایسے نو جوانوں کے لئے ترقی اور صحت و تندرستی کی تمام راہیں بند کر دیتی ہیں۔

اس برے فعل سے جب کچھ لذت پیدا ہوتی ہے تو اس وقت صرف یہ نہیں کہ صرف منی نکل کر بس ہو جاتی ہے بلکہ ساتھ ایک اور چیز بھی خارج ہو جاتی ہے جو کہ منی سے بھی زیادہ قیمتی ہے وہ حرارتِ غریزی ہے چونکہ اس کے فاعل کو بار بار اس فعل کو کرنا پڑتا ہے اس لیے حرارتِ غریزی اتنی خارج ہو جاتی ہے کہ جتنی اور پیدا نہیں ہو سکتی اس لیے اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دل کمزور ہو جاتا ہے بلکہ بعض کو خفقان اور غشی کا عارضہ ہو جاتا ہے پھر جب اس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سب تیری ان بد فعلیوں کا نتیجہ ہے تو اسے مزید غم لاحق ہو جاتا ہے اس سے دل کو اور نقصان پہنچتا ہے اس لیے وہ عموماً تنہائی پسند ہو جاتا ہے اور کسی کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا۔ اس لعنت کے برے اثرات سے عضو خاص ٹیڑھا اور جڑ سے پتلا ہو جاتا ہے اس میں روح، ریح اور خون کا دورہ پورے طور پر نہیں ہوتا اس لیے انتشار نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔

جدید تحقیقات سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ گئی ہے کہ خون کے تقریباً اسی قطروں

سے ایک منی کا قطرہ تیار ہوتا ہے ایک دفعہ منی کے نکالنے سے منی کے بیسیوں قطرے جسم سے خارج ہو جاتے ہیں اس سے اندازہ لگائیے کہ چند منٹ کی لذت کے لئے کس قدر خون کا خون کرنا پڑتا ہے۔

نیز ایک دفعہ کے انزال سے تقریباً دو ارب جاندار کا قتل ہوتا ہے یعنی دو ارب جیتے جاگتے منی کے جراثیم موجود ہوتے ہیں جو شخص محض لذت پرستی اور غیر طبعی افعال کے ذریعے منی خارج کرنے کے ضائع کرتا ہے وہ کتنا انتہائی ظالم اور گناہ گار ہے۔

اولاد پیدا کرنے کی نیت سے بھی جس وقت مباشرت کی جاتی ہے اگرچہ اس وقت بھی اربوں جیتے جاگتے کرم موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں حمل ٹھہرانے کے لئے تو صرف ایک ہی کرم کی ضرورت ہوتی ہے باقی تمام کرم ضائع ہو جاتے ہیں لیکن اس صورت میں ان کرموں کے ضائع ہونے میں مرد و عورت کی نیت کو دخل نہیں ہوتا کیونکہ اولاد کی خواہش سے مرد و عورت گنہگار نہیں ہو سکتے جبکہ اس سے ہٹ کر نفسانیت اور شیطانی نیت کے کھیل مثلاً زنا، مشیت زنی، اغلام یا کسی اور طریقہ سے مادہ کے اخراج کرنے والے سخت گنہگار ہیں۔

اس مرض کا سبب عام طور پر بری سوسائٹی اور گندے دوست ہیں جو اپنے بے تکلف عزیز دوست یا رشتے دار وغیرہ نو عمر بھولے بھالے لڑکوں کو اس بد عادت میں لگانے اور اس کی ترغیب دینے میں زیادہ حصہ لیتے ہیں اور طرح طرح سے غلط بیانی کر کے ان کو اس گندی عادت کا غلام بنا دیتے ہیں اگرچہ اس کی کئی اور صورتیں بھی ممکن ہیں مثلاً فحش مناظر، فحش ناول، حیوانات کی مجامعت کے نظارے بھی اکثر نو جوانوں کو اس کام کی طرف مائل کر دیتے ہیں۔ کئی ناکام عاشق جو کہ محبوب کے قرب و وصال کا متمنی ہوتا ہے جو کہ کئی وجوہات کی بناء پر وہ اس تقاضے کی تکمیل پر قادر نہیں ہوتا، لہذا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس باطنی تقاضے کی وجہ سے مسلسل حاصل ہونی والی تکلیف و بے چینی سے وقتی نجات کے لئے بعض اوقات ”مشیت زنی“ کا کمزور سہارا قبول کر لیا جاتا ہے اور اس طرح وہ خود اپنے ہی ہاتھوں اپنی

ہلاکت کا سامان جمع کرنا شروع کر دیتا ہے کیونکہ اس فعل بد کی بناء پر نہ صرف اس کی صحت تباہ و برباد ہو جاتی ہے بلکہ توبہ نہ کرنے کی صورت میں اللہ عزوجل اور اس کے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں ذلیل و رسوا بھی ہو جاتا ہے۔ جو اس عنوان کے شروع میں گزرا۔

اس مرض سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اچھی صحبت اور اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ مصروف اور کام کاج کی طرف توجہ بڑھائی جائے بیکاری، تنہائی اور اخلاق بگاڑنے والے لٹریچر اور گندے خیالات سے بچیں اور چلتے وقت نگاہوں کو نیچا رکھیں۔

اگر بے سمجھی اور نادرنی کے باعث خدا نخواستہ اس مرض میں مبتلا ہوں تو فوراً ترک کر کے پختہ توبہ کریں اور پھر اس پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں۔

دوا کے طور پر درجہ ذیل نسخہ استعمال کریں تاکہ اس مرض کے چھٹکارے میں آسانی پیدا ہو جائے۔

نسخہ:

صندل سفید تخم خرفہ تخم کاہو کشینز بھکھڑا پوٹاشم برومائید

۲۰ گرام ۲۰ گرام ۲۰ گرام ۲۰ گرام ۲۰ گرام ۳۰ گرام

تمام ادویات کو بارک پیس کر کسی ڈبے میں محفوظ رکھ لیں۔ تین تا چھ گرام صبح و شام پانی کے ساتھ استعمال کیا کریں۔ امید ہے کہ چند ہی روز میں اس عادت سے نفرت ہو جائے گی۔

گانے باجے سننے کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں

آج بد قسمتی سے ہمارے مذہبی معاشرہ میں بات بات پر موسیقی رائج ہے ہر چیز میں موسیقی کی دھنیں سنی جا رہی ہیں، شادیوں، ہوٹلوں، پان کی دکانوں بسوں، کاروں، رکشوں میں یہ سلسلہ بالکل عام ہے۔

بہر حال گانے باجے کی دھنوں میں مگن ہونا گویا نشے کی طرح ہے کہ اس میں مست ہونے والا سب کچھ بھول جاتا ہے۔

راگ زنا کا منتر ہے:

چنانچہ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ راگ سننے سے چند باتیں جمع ہو جاتی ہیں ایک یہ کہ انسان کا دل اللہ عزوجل کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے، دوسرا یہ کہ وہ لذت شہوانیہ کو ابھارتا ہے جس میں سے سب سے بڑی لذت عورت کے ساتھ اتصال ہے، انسان جتنی مرتبہ راگ سنتا ہے اتنی مرتبہ اس کے دل میں نئی امنگ ابھرتی ہے کہ کاش کوئی حسین و جمیل عورت ملے ایسے تقاضے حلال کی صورت میں تو مفقود ہیں کہ اسے ہر بار ایک نئی عورت ملتی رہے پھر یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے نفس پر زنا کا دروازہ کھول لیتا ہے جس میں وہ لذت شہوانیہ کے تحت اپنی دنیا اور عاقبت خراب کر لیتا ہے۔

تیسرا یہ کہ راگ عقل پر حملہ کرتا ہے آپ نے شاید دیکھا ہو گا کہ جب کوئی راگ سنتا ہے تو اس کی طبیعت میں طرب و نشاط پیدا ہو جاتا ہے تو باوجود عقل و ہوش ہونے کے اس سے ایسی ایسی حرکتیں سرزد ہونے لگتی ہیں جو پاگلوں سے مشابہت رکھتی ہیں مثلاً سر ہلانا، ہاتھ سے تالی بجانا، پاؤں کو حرکت دینا، یا سامنے پڑی ہوئی چیز پر دھن سے ہاتھ مارنا، ٹھنڈے ٹھنڈے سانس لینا، اگرچہ آواز بھدی ہی کیوں نہ ہو اس کے ساتھ مل کر رواں رواں کرنا، اعضائے مخصوصہ میں ارتعاش کا پیدا ہونا کسی کے تصور میں ڈوب جانا، اہم یادداشت کا بھول جانا، ان تمام غیر ضروری حرکات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عقل میں کچھ تبدیلی آ چکی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح شراب عقل کو مغلوب کر لیتی ہے اس طرح راگ بھی عقل پر پورا پورا اثر کرتا ہے، اس بات پر یہ قول شاہد ہے۔ الغناء رقیۃ الزنا، یعنی راگ زنا کا منتر ہے۔

خوب یاد رکھیے! گانے باجوں کا موجد شیطان ملعون ہے اور گانے باجے سننا سنانا شیطان کے نقش قدم پر چلنا ہے۔

حضرت سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شجر ممنوعہ میں سے کھایا

تو شیطان نے خوش ہو کر گانا گایا نیز حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی وفات ظاہری ہوئی تو اس وقت شیطان اور قابیل (حضرت آدم علیہ السلام کا بد نصیب بیٹا) جس نے حسد کی وجہ سے اپنے بھائی حضرت سیدنا ہابیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر کے دنیا میں سب سے پہلے قتل کی واردات کی تھی وہ دونوں بہت خوش ہوئے،

چنانچہ ایک جگہ دونوں جمع ہوئے اور ڈھول اور دیگر آلات موسیقی کے ذریعے خوب گاجا کر خوشی کا اظہار کیا۔

گناہوں کا انبار:

اس میں کوئی شک نہیں کہ گانے بجانا حرام و گناہ ہے اگر دوسرے سن رہے ہوں تو بجانے والے کے ساتھ ساتھ سارے سننے والوں کو بھی گناہ۔ مثلاً ہوٹل یا پان کی دکان، یا بس میں گانے بج رہے ہیں اور پچاس افراد سن رہے ہیں تو سننے والوں کو اپنا اپنا گناہ تو ہو ہی رہا ہے مگر بجانے والے کو خود اپنے گناہ کے ساتھ ساتھ مزید پچاس افراد کے سننے کا بھی گناہ مل رہا ہے جو لوگ میوزک سنٹر یا ویڈیو سنٹر چلا رہے ہیں وہ صرف ایک گانے کی کیسٹ ہی کے بارے میں غور فرمائیں کہ نہ جانے کتنے لوگ کتنی بار اس کو سنیں گے پھر اس ایک کیسٹ سے نہ جانے مزید کتنی کیسٹیں ڈب کی جائیں گی۔

آہ! گناہوں کا انبار نظر آ رہا ہے مگر افسوس کہ اللہ عزوجل کا خوف دل سے جاتا رہا ذرا غور فرمائیے کہ ہمارے پیارے اور بیٹھے آقا ﷺ موسیقی سے کس قدر نفرت فرماتے ہیں۔

کانوں میں انگلیاں ڈال لیں:

حضرت سیدنا نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک بار میں حضرت سیدنا عبدالملک ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک راستے میں تھا کہ آپ نے باجے کی آواز سنی تو اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں لگالیں اور اس راستے سے دوسری طرف ہٹ گئے پھر دور جانے کے بعد مجھ سے فرمایا اے نافع! کیا تم کچھ سن رہے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں۔

متب آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں سے ہٹائیں (اور) فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ نے بانسری کی آواز سنی تو اسی طرح کیا جو میں نے کیا حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اس وقت چھوٹا تھا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۳۱۸ احمد ابوداؤد)

دیکھا آپ نے! کہ ایک صحابی جان نثار سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کس قدر موسیقی سے متنفر تھے کہ آواز آنے پر اپنی مبارک انگلیاں ہی کانوں میں داخل فرمائیں اور اسی پر بس نہ کیا بلکہ راستہ ہی بدل دیا۔

آج کے دور میں بہت سے خوف خدا سے عاری لوگ بڑے فخر سے کہتے پھرتے ہیں کہ موسیقی روح کی غذا ہے مگر راقم یہ کہتا ہے کہ یہ کیسی غذا ہے جس سے نفاق اور دل میں قساوت پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے ذکر و تلاوت اور عبادت و اطاعت کھل لذت ختم ہو جاتی ہے نیز مسلمان خواتین کو بے حجاب اور بے حیاء بنا دیتی ہے اس لئے راقم یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ موسیقی روح کی غذا نہیں بلکہ روح کی سزا ہے۔

یہ تو ایک نشہ ہے ہم غذا سمجھ بیٹھے ہیں۔

یہ قیصر و کسریٰ اور یہود و ہنود کی غذا ہے مسلمانوں کی نہیں مسلمان کی روح کی غذا اللہ عزوجل کا ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت ہے۔ مسلمانوں کی روح کی غذا نماز ذکر و درود و استغفار ہے۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو گانے والی کے پاس بیٹھے، کان لگا کر دھیان سے اس سے گانا سنے اللہ عزوجل بروز قیامت اس کے کانوں میں سیسہ انڈیلے گا۔

آج ہمارے معاشرے میں ان گنت برائیاں پھیلنے کے اسباب کا اجمالی خاکہ درج ذیل ہے، جس کی بناء پر تقریباً تمام کا تمام معاشرہ ہی تباہی کے عمیق گڑھے میں گرتا چلا جا رہا ہے۔

راگ آیا	عبادت گئی	ٹی وی آیا	نیند گئی
ڈش آئی	غیرت گئی	فلم آئی	علم گیا
ویڈیو آئی	ہدایت گئی	فیشن آیا	حیاء گئی
کلب آیا	مذہب گیا	کرکٹ آئی	کام گیا
سیاست آئی	امن گیا	بینک آیا	برکت گئی
ہوس آئی	سکون گیا	نشہ آیا	صحت گئی

قبرستان سے خوفناک آواز:

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کا گھر قبرستان کے قریب تھا اس نے اپنے بیٹے کی شادی کے سلسلے میں رات کو ناچ گانے کی محفل قائم کی۔ لوگ ناچ کود اور دھما چوکڑی میں مشغول تھے کہ قبرستان کا سناٹا چیرتی ہوئی ایک گرجدار آواز گونج اٹھی وہ خوفناک آواز عربی اشعار پر مشتمل تھی جس کا ترجمہ یہ ہے۔

”اے ناپائیدار ناچ رنگ کی لذتوں میں منہمک ہونے والو! موت تمام کھیل کود کو ختم کر دیتی ہے بہت سے ایسے لوگ جو مسرتوں اور لذتوں میں غافل تھے موت نے انہیں اپنے اہل و عیال سے جدا کر دیا۔“

راوی کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! چند ہی دنوں کے بعد دولہا کا انتقال ہو گیا۔ اس حکایت کو پڑھ کر شادیوں میں بیہودہ فنکشن برپا کرنے والوں میں شریک ہو کر گانے باجے کی دھنوں پر خوشی کے نعرے بلند کرنے والوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔

عبرت ناک موت:

پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ایک نوجوان کی شادی کے سلسلے میں رات کو فنکشن ہو رہا تھا کیا پڑوسنیں اور کیا خاندان کی عورتیں سب نے شرم و حیاء کی چادر اتار ڈالی تھی اور فلمی گیتوں کی دھنوں پر خوب طوفان بدتمیزی برپا تھا اتنے میں ماں کے پاس آ کر دولہا کہتا ہے

ماں پیاری ماں! کل میری شادی ہے خوشی کا موقع ہے میری خواہش ہے تو بھی ناچ۔ ماں چونک کر بولی، ارے بیٹا یہ تو چھو کر یوں کا کام ہے میں اب اس عمر میں کہاں ناچوں گی لیکن بیٹے نے بازو تھام کر ماں کو باصرار کھینچا اور رنگ میں اتار دیا ہر طرف ہنسی کا فوارہ ابل پڑا طبیلہ پر تھاپ پڑی اور بڑھی ماں بھی اپنے بے ڈھنگے فن کا مظاہرہ کرنے لگی اس طرح رات گئے تک دھماچو کڑی ہوتی رہی، آخر کار تھک ہار کر سب سو گئے۔

دن نکل آیا، آج شادی ہے بیند باجوں کے ساتھ بارات جانے والی ہے گھر کا کوئی فرد دولہا میاں کو جگانے ان کے کمرے میں آیا آوازیں دیں مگر دولہا میاں اٹھ نہیں رہے اوہو! ایسی بھی کیا تھکن ہے، بارات تیار ہے اور دولہا میاں کی نیند ہی پوری نہیں ہوئی یہ کہہ کر آنے والے نے دولہا کو زور سے ہلایا تو اس کے منہ سے چیخ نکل گئی گھر کے لوگ دوڑے دوڑے آئے۔ آہ! بد نصیب دولہا رات بھر ناچنے اور نچوانے کے بعد موت سے ہم آغوش ہو چکا تھا چیخ و پکار مچ گئی۔ خوشیوں بھرا گھر یکدم ماتم کدہ بن گیا۔

ابھی کچھ ہی دیر پہلے جہاں ہنسی کے فوارے ابل رہے تھے وہاں آنسوؤں کے دھارے بہ نکلے ابھی جہاں قبہقہوں کا زور تھا وہاں اب واویلا کا شور ہے خوشیوں اور شادمانیوں کا گلا گھونٹ دیا گیا ہر شخص تصویر غم بنا ہوا ہے غسال نے آ کر نہلایا، کف نایا، آہ و فغاں کے شور میں لوگوں نے بد نصیب دولہا کا جنازہ اٹھایا کافوز کی غمگین خوشبو نے فضا کو مزید سوگوار بنا دیا پھولوں سے سजी ہوئی کار میں سوار ہونے کے بجائے گلوں کے انبار سے لدے ہوئے جنازے کے پنجرے میں لیٹا ہوا بد نصیب دولہا لوگوں کے کندھوں پر سوار ہو کر ویران قبرستان کی طرف بڑھا چلا جا رہا ہے۔

آہ! بد نصیب دولہا کو خوشبوؤں سے مہکتے، بجلی کے ققموں سے دکتے ہوئے حجرہ عروسی کے بجائے، کیڑے مکوڑوں سے ابھرتی ہوئی تنگ و تاریک قبر میں اتار دیا گیا۔

تو خوشی کے پھول لے گا کب تک
 تو یہاں زندہ رہے گا کب تک
 دیکھا آپ نے یہ خوشیاں عارضی ہیں موت یقینی ہے جس نے یہاں خوشیوں کا گنج پایا
 اسے موت کا رنج ضرور ملا۔

قبر میں میت اترتی ہے ضرور
 جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور

فلمیں ڈرامے دیکھنے کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں

آہ! بد قسمتی سے آج ہماری قوم میں فلمیں اور ڈرامے دیکھنے کا نشہ اس قدر پھیل چکا ہے کہ گویا گھنٹوں کے گھنٹے اس کام پر برباد کر دیئے جاتے ہیں، اگر اتنا وقت اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کی خاطر کسی کام میں گزارا جاتا تو آخرت میں ضرور کوئی نہ کوئی مقام حاصل ہو جاتا۔ لیکن ایسی مدنی سوچ لائیں کہاں سے؟

قبر میں برا حال:

میرے بڑے بھائی کی پوتی مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۹۴ء کو فوت ہوئی اور فوت ہو جانے کے بعد ۱۲ دن بعد مورخہ ۹ جنوری ۱۹۹۵ء کو خواب میں اپنی نانی صاحبہ کو ملی اور بتایا امی جان مجھے یہاں درود شریف کی کثرت سے بہت فائدے حاصل ہوئے ہیں اس کے بعد بتایا امی جی یہاں قبر میں آ کر پتہ چلا ہے کہ ٹیلی ویژن دیکھنے والوں کا بہت برا حال ہے۔

(بحوالہ ٹی وی کے ثمرات ص ۵) (مفتی محمد امین صاحب)

قبر میں عذاب بھگت رہا ہوں:

عرب شریف میں دو باعمل دوست رہتے تھے ایک ریاض میں اور دوسرا جدہ شریف میں ریاض والے دوست کا انتقال ہو گیا۔ ایک دن جدہ شریف والے دوست نے ریاض والے مرحوم دوست کو خواب میں دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے اس نے عذاب کا سبب دریافت

کیا تو مرحوم دوست کہنے لگا مجھے فلمیں اور ڈراموں سے اگرچہ نفرت تھی مگر اپنے بچوں کے اصرار پر میں نے ان کو ٹی وی خرید کر لادیا۔ آہ! میں جب سے فوت ہوا ہوں اپنے گھر والوں کو ٹی وی لا کر دینے کے سبب عذاب میں مبتلا ہوں۔ ہائے وہ تو مزے لے کر ٹی وی پر ڈرامے دیکھتے ہیں اور میں اس کے سبب قبر میں عذاب بھگت رہا ہوں بھائی! مہربانی کرو! مجھ پر ترس کھاؤ اور میرے گھر والوں کو سمجھاؤ کہ وہ ٹی وی کو گھر سے نکال دیں جب صبح ہوئی تو جدہ شریف والے دوست کو رات والا خواب یاد نہ رہا دوسری شب پھر اسی طرح کا خواب دیکھا جس میں اس کا مرحوم دوست چلا رہا تھا تم میرے گھر سے جلدی ٹی وی کو نکلو اور۔ چنانچہ وہ بذریعہ ہوائی جہاز فوراً ریاض پہنچا تمام گھر والوں کو جمع کر کے اس نے اپنا خواب سنایا۔ سنتے ہی سب رونے لگے بڑا بیٹا جذبات کے عالم میں اٹھا اور اٹھ کر ٹی وی کو ہچک کر زور سے زمین پر پٹخ دیا ایک دھماکے کے ساتھ ٹی وی کے پرچے اڑ گئے اس نے گھر میں اعلان کیا کہ ان شاء اللہ عزوجل آج کے بعد کبھی بھی منجوس ٹی وی ہمارے گھر میں داخل نہیں ہوگا کہ اس کی وجہ سے ہمارے پیارے ابو جان قبر میں عذاب میں گرفتار ہو گئے۔

جدہ شریف والد دوست جب رات سویا تو اس نے اپنے مرحوم دوست کو خواب میں اچھی حالت میں دیکھا، مرحوم مسکرا کر کہہ رہا تھا جس وقت میرے بیٹے نے ٹی وی زمین پر پٹھا الحمد للہ اسی وقت سے مجھ سے عذاب دور ہو گیا۔ (رسالہ ٹی وی کی تباہ کاریاں)

اخلاقیات کے لحاظ سے فلموں اور سینماؤں نے معاشرے کو گھناؤنا اور بے انتہا گندہ بنا دیا ہے بوڑھے، جوان، مرد اور عورتیں حتیٰ کہ بچے تک فلم دیکھنے کی عادت میں مبتلا ہے۔ تشدد اور جرائم پر مبنی ڈرامے اور فلمیں جرائم کی تربیت گاہ ثابت ہو چکی ہیں۔ بے حیاء رقص و سرور اور عشق و محبت کے مکالمے، بے مہمانہ ادائیں اور نگاہوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی آرائش و حیا سوز لباس و زیبائش سے خیالات کا برگزشتہ ہو جانا حقیقی بات ہے۔

معصوم بچوں کے بارے میں یہ تاثرات رکھنا کہ وہ اخلاقی باتیں فلم سے سیکھیں اور

بھلائی کا راستہ اپنائیں گے بالکل دھوکہ دینی والی بات ہے۔
 نوجوان طبقہ تو فلم بینی کی طرف مائل ہے ہی۔ لیکن آج کی ماں بہنیں بھی نوجوانوں
 سے پیچھے نہیں ہیں بلکہ چار قدم آگے ہیں کچھ عرصہ قبل نظام آباد کی خبر ہے کہ ایک عورت نے
 سینما حال میں ایک بچے کو جنم دیا اب ذرا سوچئے کہ اس لڑکے کے بڑا ہونے کے بعد اس
 کے خیالات کیا ہوں گے۔

دور حاضرہ میں صحت کی بربادی پر غور کریں تو سینما بینی کا اثر نہ صرف جسمانی بلکہ
 روحانی اور اخلاقی و کردار پر بھی پڑ رہا ہے مزید شہوت انگیز نظارے دیکھنے کی وجہ سے
 نوجوانوں کے جذبات بے قابو ہو کر اغوا عصمت ریزی، مشت زنی اور اغلام بازی کے
 واقعات عام ہوتے جا رہے ہیں نیز آزادانہ میل ملاپ کی وجہ سے امراض خبیثہ سوزاک و
 آتشک عام ہوتا جا رہا ہے بلکہ اب تو مرض ایڈز کی تباہ کاریاں عام ہو رہی ہیں جو خلاف
 وضع فطری عمل کا نتیجہ ہیں علاوہ ازیں دنیا کے کام کاج پر بھی سینما اور فلم کے اثرات بالکل
 واضح ہیں۔

ان فلموں، ڈراموں اور وی سی آر کے دیکھنے سے مٹانہ میں گرمی طبیعت میں ہیجان اور
 جنسی جذبات بپھر جاتے ہیں جس سے آدمی اخلاقی حدوں کو پھلانگ جاتا ہے اور برائی کے
 راستے پر گامزن ہو جاتا ہے اور اس سے وہ حرکات سرزد ہو جاتی ہیں جو اخلاقی کردار اور
 صحت کا ملیا میٹ کر دیتی ہیں۔

وی سی۔ آر اور ڈش کی ایجاد نے شاید کسی معاشرے کو فائدہ پہنچایا ہو لیکن ہمارے
 ہاں جریان، احتلام، جنسی کمزوری اور عورتوں کے امراض خاص اس ڈبے کی مرہون منت
 ہیں۔ ان امراض کو اس ایجاد سے اتنا فروغ حاصل ہوا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

سن بلوغت ظاہر ہونے سے پہلے ہی بچے بالغ ہو رہے ہیں جو باتیں سنتے ہوئے بھی
 شرم آتی ہے، وی سی آر کی بدولت جگہ جگہ ان کی نمائش جاری ہے بعض لوگوں کو مخرب

اخلاق فلمیں دیکھنے کا اتنا نشہ ہوتا ہے کہ کھانے کے لئے کچھ ملے یا نہ ملے لیکن وی سی آر تو ضرور لا کر دیکھیں گے۔

جونو جوان اس ناپاک آلہ کی بدولت برباد ہو رہے ہیں ان کے والدین کو سوچنا چاہیے کہ ان کی اولاد فلمیں اور وی سی آر وغیرہ دیکھنے کے سبب کسی بھی گھناؤنی حرکت میں ملوث ہو سکتی ہے۔ اس قسم کے دو واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ قبلہ حضرت صاحب امیر دعوت اسلامی دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں کسی نے ایک خانماں برباد لڑکی کا خط پڑھنے کو دیا جس میں مضمون کچھ اس طرح تھا ہمارے گھر میں ٹی۔وی پہلے ہی سے موجود تھا ہمارے ابو کے ہاتھ کچھ پیسے آگے تو ڈش انٹینا بھی اٹھالائے اب ہم ملکی فلموں کے علاوہ غیر ملکی فلمیں بھی دیکھنے لگے میری اسکول کی سہیلی نے مجھے ایک دن کہا فلاں چینل لگاؤ گی تو سیکس اپیل مناظر کے مزے لوٹنے کو ملیں گے میں ایک بار جب گھر میں اگلی تھی وہ چینل آن کر دیا جنسیات کے مختلف مناظر دیکھ کر میں جنسی خواہش کے سبب آپے سے باہر ہو گئی بے تاب ہو کر فوراً گھر سے باہر نکلی اتفاق سے ایک کار قریب سے گزر رہی تھی جسے ایک نو جوان چلا رہا تھا۔ کار میں کوئی اور نہ تھا میں نے اس سے لفٹ مانگی اس نے مجھے بیٹھا لیا یہاں تک کہ میں نے اس کے ساتھ کالا منہ کر لیا میری بکارت زائل ہو گئی میرے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگ گیا میں برباد ہو گئی مولانا صاحب بتائیے مجرم کون میں خود یا میرے ابو کہ جنہوں نے گھر میں ٹی وی لا کر بسایا اور پھر ڈش انٹینا بھی لگایا آہ! اس طرح تو ٹی وی اور وی سی آر پر فلمیں اور ڈرامے دیکھنے سے نہ جانے کتنی عزتیں پامال ہوتی ہوں گی نہ جانے کتنے نو جوان بھی دنیا ہی میں برباد ہوتے ہوں گے۔

۲۔ اسی طرح ایک نو جوان نے بھی دردناک مکتوب قبلہ حضرت صاحب کو تحریر کیا تھا جس کا لب لباب کچھ یوں ہے میں دعوت اسلامی کے ماحول سے نیا نیا وابستہ ہوا تھا ایک بار

رات کے ابتدائی حصے میں، میں اپنے کمرے کے اندر گناہوں کی ندامت کے باعث ہاتھ اٹھائے رو رو کر اپنے گناہوں سے توبہ کر رہا تھا رونے کی آواز سن کر والد صاحب گھبرا کر میرے کمرے میں آگئے دعوت اسلامی کے ماحول سے ناواقفیت اور دوری کے باعث میری گریہ وزاری ان کی سمجھ میں نہ آئی انہوں نے میرا بازو تھام کر مجھے کھڑا کر دیا۔ اور پکڑ کر اپنے کمرے میں بیٹھا کر ٹی وی آن کر کے کہا بالکل مولوی ہی مت بن جاؤ یہ بھی دیکھ لیا کرو میں اگرچہ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے فلموں ڈراموں اور گانے باجوں سے تائب ہو چکا تھا مگر والد صاحب نے مجھے ٹی وی دیکھنے پر مجبور کر دیا اس وقت ٹی وی پر کوئی ڈرامہ چل رہا تھا بے حیاء لڑکیوں کی فحش اداؤں نے میرے جذبات میں ہیجان پیدا کرنا شروع کر دیا آہ! تھوڑی ہی دیر پہلے میں خوف خدا عزوجل کے باعث گریہ کننا تھا اور اب اب نفسانی خواہشات نے مجھ پر غلبہ کیا موقع دیکھ کر۔ شیطان نے اپنا داؤد چلا دیا اور وہیں بیٹھے بیٹھے مجھ پر غسل فرض ہو گیا اس واقعے کے بعد ایک بار پھر میں گناہوں کے دلدل میں اتر گیا کیونکہ ظالم معاشرہ کے بے جا رسم و رواج میرے نکاح کے مقابل بہت بڑی دیوار بنے ہوئے ہیں میں شہوت کی تسکین کے لئے اپنے ہاتھوں اپنی جوانی پامال کرنے لگ گیا اور گندی حرکتوں کے باعث اب نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ میں شادی کے قابل نہیں رہا بتائیے مجرم کون! میں یا میرے والد صاحب!

پیارے بھائیو! اس حقیقت کا اعتراف آپ کو کرنا ہی پڑے گا کہ ٹی وی اور وی سی آر کے باعث اس معاشرے میں گناہوں کا سیلاب امنڈ آیا ہے۔

آہ! فلموں ڈراموں اور گانے باجوں کی بہتات نے ہمیں کہیں کا نہ چھوڑا۔ اگر ہمیں آخرت کی فلاح اور اپنے گھرانے اور معاشرہ کی اصلاح مطلوب ہے تو ٹی وی اور وی سی آر کو اپنے گھروں سے نکال دینا ہی پڑے گا۔

بری صحبت میں بیٹھنے کا نشہ اور اس کی تباہ کاریاں

صحبت کا اثر مسلمہ ہے انسان اپنے ہم نشین کی عادات و اخلاق سے ضرور متاثر ہوتا ہے
 بری صحبت کو اپنانے والے افراد اپنی عزت و وقار اور حیثیت کو کھودیتے ہیں اس کی مثال یوں
 سمجھیں کہ وہ مکھی کی دوسری قسم کی روش کو اپناتے ہیں یعنی چمنستان موجود ہے اطراف سر
 سبز و شاداب اور گل و گلزار بھی ہے مگر وہ مکھی غلاظت ہی کا انتخاب کرتی ہے۔ جیسا کہ مشاہدہ
 ہے کہ وہ تمام خوبصورت جسم کو چھوڑ کر صرف اسی مقام کا انتخاب کرتی ہے جو زخمی ہوتا ہے
 جس میں خون و پیپ بھرا ہوتا ہے اسی لئے لوگ اس سے متنفر ہوتے ہیں اور یہ بات کون
 نہیں جانتا کہ غلیظ ماحول سے تعلق رکھنے والی مکھیاں و باء اور بیماری ہی کا ذریعہ بنتی ہیں۔

معلوم ہوا کہ غلیظ اور بری صحبت میں بیٹھنے والے افراد اپنے وقار ہی کو مجروح نہیں
 کرتے بلکہ دوسروں کی عزت اور وقار کے بھی درپے ہوتے ہیں لہذا ضروری ہے کہ ہم
 برے ماحول اور بری سوسائٹی سے اجتناب کریں۔

یاد رکھیے کہ ہر بچہ پیدائشی طور پر اچھی جبلت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے یہ محض گھریلو
 ماحول اور اس کے بعد اس کی زندگی کا عملی ماحول ہوتا ہے جس کے اثرات اس کی زندگی پر
 مرتب ہوتے ہیں اور اسے ایک خاصی نوعیت کے کردار کے سانچے میں ڈھالتے ہیں جب
 کوئی نوجوان عنفوان شباب کی وادیوں میں قدم رکھ چکا ہو تو اپنے گرد و پیش کے ماحول میں
 ایسے بھونڈے مناظر دیکھتا ہے جن سے جنسی بیباکی واضح طور پر مترشح ہوتی ہے عام طور پر
 نوجوان غلط دوستوں کی ہم نشینی کے باعث ہی برائیوں اور خرابیوں کا شکار ہو جاتے ہیں
 چونکہ اس عمر میں اتنا شعور نہیں ہوتا کہ دوستوں کا انتخاب کرتے وقت اچھے اور برے کی تمیز
 کی جاسکے۔

اس لئے اکثر نوجوان بری صحبت اور بری سوسائٹی میں پھنس کر غلط نوعیت کے مشاغل
 اور خراب عادتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں یہ چالاک مکار اور جرائم پیشہ قسم کے لوگوں کا وسیلہ

ہے کہ جب وہ کسی نوجوان جو بالکل سادہ لوح اور شریف النفس ہو یا یہ خود کسی وجہ سے ان کی صحبت میں اٹھنے بیٹھنے لگتا ہے تو وہ رفتہ رفتہ اس کو بھی اپنے رنگ میں ڈھال لیتے ہیں انہیں اپنے جھوٹے سچے کارناموں اور دیگر اس طرح کی کہانیاں سنا کر ان کے جذبات کو اکساتے ہیں ان کی ناپختہ امنگوں اور مخفی صنفی آرزوؤں کو ابھارتے ہیں اور آخر کار اسے کسی نہ کسی جذباتی، ذہنی اور اخلاقی بے راہ روی میں ملوث کر دیتے ہیں۔

اس بے چارے شریف آدمی کی آنکھیں اس وقت کھلتی ہیں جب وہ مستقل طور پر کسی جسمانی اور روحانی عارضے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

گناہوں کے دلدل میں پھنس کر اپنی صحت، جوانی، وقت اور دولت خرد برد کر دیتا ہے اکثر گھرانوں میں دیکھا گیا ہے کہ گھر کے بڑے افراد والدین ہوں یا دوسرے سرپرست اپنے نوجوان اور چھوٹے بچوں کی اس نوع کی سرگرمیوں کا احتساب تو درکنار اپنے طور پر مناسب جائزہ لینے کا بھی تکلف گوارا نہیں کرتے اور یہ سوچنے کی زحمت تک نہیں اٹھاتے کہ آخر ان کا یہ بچہ اگر غیر ضروری طور پر کسی کام کے بغیر بہت سا وقت باہر اپنے دوستوں میں گزارتا ہے تو اس کا انداز کیا ہے وہ کیسے دوستوں میں بیٹھا ہے کہاں گھومتا پھرتا ہے بار بار اپنے آپ کو سنوار کر کہاں جاتا ہے گلی اور محلہ کے چوک میں کیوں کھڑا ہوتا ہے اس صورت حال کی ابتدائی ذمہ داری والدین اور سرپرست پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچے کے اخلاق و اطوار اور مشاغل و معمولات پر کڑی نظر رکھیں۔ بعض نوجوان یہ سب کچھ جاننے کے باوجود بھی بری صحبت اور برے دوستوں کے جھمبیلوں میں بیٹھنے سے گریز نہیں کرتے، اسی بری صحبت اور برے دوستوں کی وجہ سے کوئی جنسی حرص و ہوس کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے۔

کوئی نئے نئے حسین چہروں سے تعارفی ارتباط و اختلاط کے جنون میں مبتلا ہو جاتا ہے کوئی نفسانی خواہش کے کھنور میں پھنس کر آسانی کے ساتھ جنسی میلان میں جکڑا ہوا ہے۔ کوئی اپنی خلوتوں میں جذبات جوانی سے مغلوب ہو کر جلق (مشت زنی) کی لعنت کی بھینت چڑھا ہوا ہے۔

کوئی کسی کے تصور اور حسن و جمال سے متاثر ہو کر گناہوں کے دلدل میں اتر جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دور حاضر میں جنسی امراض کی بہتات ہے۔

اس کے علاوہ سگریٹ نوشی، سینما بینی، آوارہ گردی اور نشہ بازی کی عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جب ان کا خرچ پورا کرنے کے لئے پیسے نہیں ملتے تو چوری یا بدکاری کے ذریعہ پیسے حاصل کرتے ہیں یا جھوٹ بول کر اور دھوکہ دے کر گھر والوں سے رقم حاصل کرنے لگتے ہیں اور اس طرح ان کے اخلاق تباہ ہو جاتے ہیں یہ سب بری صحبت کے نتائج ہیں۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ کوئی نہیں مرتا مگر اس کے اہل مجلس اس پر پیش کئے جاتے ہیں اگر وہ مرنے والا نیک لوگوں سے ہوتا ہے تو وہی نیک لوگ اس کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اور اگر برے لوگوں سے تعلق رکھنے والا ہے تو وہی اس کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

اس روایت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں نیکوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے تاکہ جب ہم مرتے وقت اہل ذکر ملاحظہ کریں تو ہماری زبان پر بھی اللہ عزوجل کا ذکر جاری ہو جائے۔

گناہوں کی تباہ کاریاں

بری عادتوں اور گناہوں سے آخرت کا نقصان اور عذاب جہنم کی سزاؤں اور قبر میں طرح طرح کے عذابات میں مبتلا ہونا اس کو تو ہر شخص جانتا ہے مگر یاد رکھئے گناہوں کی نحوست سے آدمی کو دنیا میں بھی طرح طرح کے نقصانات سے دوچار ہونا پڑتا ہے جن میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ روزی میں برکت زائل ہو کر کم ہو جاتی ہے۔

۲۔ بعض مرتبہ تمام بدن میں اچانک کمزوری یا سستی پیدا ہو کر طبیعت کا خراب ہو جانا۔

۳۔ ذہنی ٹینشن میں مبتلا ہونا۔

۴۔ عقل میں فتور پیدا ہو جانا۔

۵۔ ہر وقت دل کا پریشان رہنا۔

۶۔ نعمتوں کا چھن جانا

۷۔ چہرے سے ایمان کا نور نکل جانے سے چہرے کا بے رونق ہونا۔

۸۔ ہر طرف سے ذلتوں، رسوائیوں اور ناکامیوں کا ہجوم ہونا۔

۹۔ عمر کا گھٹ جانا

۱۰۔ اللہ عزوجل اور اس کے فرشتوں کی لعنتوں میں گرفتار ہونا۔

۱۱۔ شرم و حیا کا جاتے رہنا۔

۱۲۔ مرتے وقت زبان سے کلمے کا جاری نہ ہونا، وغیرہ وغیرہ۔

روایت میں آتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زلزلہ کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا لوگ زنا کو امر مباح کی طرح بے باکی سے کرنے لگتے ہیں شرابیں پیتے ہیں، باجے بجاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کو آسمان پر غیرت آتی ہے اور زمین کو حکم ہوتا ہے، ان کو ہلا ڈال۔ (ابن ابی الدنیا)

جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ گناہ سے پریشانی، تذبذب اور نفسیاتی امراض پیدا ہو جاتے ہیں دراصل گناہ سے خون میں ہٹسٹامین کی زیادتی ہو جاتی ہے جس سے برین سیل بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور انسان بے شمار امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے بعض گناہوں کی نحوست کے اثرات ذہنی بیماریوں کی شکل میں سامنے آتے ہیں اور بعض کے جسمانی بیماریوں کی صورت میں اور بعض گناہوں کی نحوست سے جسم میں درد، تکان اور بے چینی محسوس ہوتی ہے جسم کے عضلات کھینچے جاتے ہیں دماغ بوجھل بوجھل اور ہاتھ پاؤں میں ضعف آ جاتا ہے۔

گناہوں کی وجہ سے خوف گھبراہٹ، مایوسی، چڑچڑاپن اور وحشت ناک خواب وغیرہ آنے لگتے ہیں، ہاضمہ خراب اور نیند کم آتی ہے رنگ زرد اور پیلا ہو جاتا ہے نظر کمزور اور چکر آنے لگتے ہیں اور تھوڑا سا کام کرنے سے دماغ تھک جاتا ہے پڑھنے لکھنے کو دل نہیں چاہتا

بسا اوقات اعصابی اور جنسی کمزوری آگھیرتی ہے پھر ڈاکٹروں اور حکیموں کے چکروں میں پھنس کر جیب کا صفایا بھی ہو جاتا ہے۔

گناہ کے اثرات چہروں پر ظاہر ہوتے ہیں جب انسان گناہ کرتا ہے تو اس کا دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے۔ پھر دل کی تاریکی انسان کے چہرے پر ظاہر ہوتی ہے اور گناہوں کی سیاہی اور چہرے کی سیاہی کا مشاہدہ معاشرے کے ایسے لوگوں کے چہروں پر بآسانی نظر آتا ہے۔ جو لوگ عشق و محبت اور نفسانی جذبات اور فحاشی کا شکار ہوتے ہیں ان کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے اکثر نمایاں ہو جاتے ہیں اور ٹیلی ویژن اور فلم بینی کے اثرات بھی خاصے ہیں آنکھوں پر جب گناہ گاری کے اثرات ظاہر ہو جاتے ہیں تو چہرے کا باقی حصہ بھی اثرات قبول کرتا ہے اور انسان کے ماتھے پر سیاہی نمایاں ہونی شروع ہو جاتی ہے اور جوں جوں انسان گناہوں سے مزید آلودہ ہوتا جاتا ہے اس کے چہرے پر سیاہی بھی نمایاں ظاہر ہو جاتی ہے خاص کر جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے، زنا کرنے، حرام کھانے، بددیانتی کرنے اور غیبت کرنے والوں کے چہرے پر یہ اثرات بہت نمایاں ہوتے ہیں۔

اللہ عزوجل کے نیک بندوں کے چہرے اس سیاہی سے بالکل مبرا ہوتے ہیں اور ان کے چہروں پر اللہ عزوجل کی رحمت کا نور نمایاں نظر آتا ہے اور اگر ان کو گناہگاروں میں کھڑا کر دیا جائے تو وہ نمایاں نظر آئیں گے۔

وہ پیر جنہوں نے صرف ظاہر داری کا لبادا اوڑھا ہوا اور روحانیت ان کے پاس نہ ہو تو ان کے چہروں پر بھی عام دنیا داروں کی طرح سیاہی نظر آتی ہے گناہ کرنے والا خواہ کتنا ہی خوبصورت کیوں نہ ہو مگر اس کے چہرے پر کبھی نورانی رونق نظر نہیں آتی۔

گناہ دل میں بزدلی بھی پیدا کرتا ہے اور گناہ کرنے والے حقیقی قوت سے خالی ہوتے ہیں۔ اگرچہ گناہ کرنے والے ظاہر اُبڑی دلیری کا کام کرتے ہیں مگر وہ سب شیطانیت کے اکسانے پر ہوتا ہے مگر اللہ عزوجل کے نیک بندوں کے مقابلے میں ان کو راہ حق پر استحکام حاصل نہیں ہوتا

کیونکہ استحکام کا سارا دار و مدار نیک کام کرنے، گناہوں سے بچنے، عبادات میں کثرت کرنے اور نیت کو درست رکھنے پر ہے، مگر اس کے برعکس نیک کاموں سے جی چرانے، برے کاموں میں جی لگانے اور ہر وقت گناہوں میں مصروف رہنے کی وجہ سے انسان کا دل کمزور ہو جاتا ہے۔

دل کی کمزوری جسم کے دوسرے اعضاء پر اثر انداز ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ گناہ سے انسان میں حوصلہ اور ہمت کم ہو جاتی ہے جرات اور دلیری دور بھاگتی ہے ناامیدی اور بزدلی آ جاتی ہے۔

لیکن گناہ سے بچنے والے نیک لوگوں کا دل مضبوط ہوتا ہے ان میں بے پناہ ہمت اور حوصلہ ہوتا ہے ان کے عزم پتھر کی چٹانوں کی طرح ہوتے ہیں صحابہ کرام علیہم الرضوان بزرگان دین، صوفیائے عظام جسمانی لحاظ سے عام انسانوں ہی کی طرح تھے بلکہ بعض حالات میں ان سے بہت دبے پتلے اور کمزور ہوتے تھے ان میں قوت ایمانی اور گناہوں سے بچنے کے سبب اتنی دلیری اور حوصلہ تھا کہ انہوں نے بڑی بڑی سلطنتوں کے تختے الٹ دیئے بڑے بڑے جابر حاکموں کے سامنے کلمہ حق سنایا ان کی کامیابی کا راز صرف یہی تھا کہ یہ لوگ گناہوں سے بچے اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں زندگی بسر کی۔

لیکن آہ! آج مسلمان قوم دن رات لاتعداد گناہوں میں مبتلا ہے اور انسانیت سوز مظالم میں ڈوبی ہوئی ہے کاش یہ مسلمان نافرمانیاں اور گناہوں کو چھوڑ کر متقی اور پرہیزگار بن جاتے۔

اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے میں ہم سب کو گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی توفیق مرحمت فرماتے۔ آمین

بجاہ النبی الامین ﷺ

آپ کی دعاؤں کا محتاج

حکیم محمد اسلم شاہین

رحمت پور شریف چکی، تحصیل ننکانہ (شیخوپورہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 کا ایک شریف

البرہان خصائص حبیب الرحمن

مکتبہ

خطیب ملت حضرت مولانا الحافظ قاری

ابو حامد محمد شہید احمد

جس میں حضور پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کی کلمات
 و کلمات و جملات و حسیب گہرا
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
 کاغذ پر مبارک اور سراقہ سے لیکر قدم پاک
 کے خصائص و برکات اور آپ کا حسن و جمال
 سراپا مقدس آیات قرآنی، مستند و معتبر روایات
 و احادیث سے اخذ کر کے درج کیا گیا ہے
 اور آپ کے ایک ایک عضو مبارک کے اوصاف
 جمیلہ کی تصویر کھینچ دی گئی ہے۔

علامت دولت اسلام کی پہلی تصویریں کاغذ پر
 مولانا جلال الدین محمد شہید احمد کی تالیف و تصنیف

تاریخ الخلفاء حبیب العلماء

از: حضرت علامہ مولانا محمد بشیر صدیقی
 اکبر صاحب

خلفائے راشدین سلطنت بنو امیہ و بنو عباس کے احوال پر جامع تاریخ۔
 خلفاء و سلاطین کی سیر و کردار اور امتیازات کا مفصل اور جامع بیان۔
 خلفاء و سلاطین کے عہد کی فتوحات اور اہم واقعات کا سال بہ سال تذکرہ۔

فتوح الغیب

تصنیف و معرفت
 پر حضور سیدنا
 غوث الاعظم
 کی شاہکار
 تصنیف

از: سندھ اشرف امام الحقیقین حضرت شیخ عبدالرحمن محدث بلوی رشتہ

مظہر لاریب

کا اردو ترجمہ
 علامت علامہ مولانا شمس الدین
 طریقت و حانیت پر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ۸۸ مواعظ عالیہ کا
 بے مثال مجموعہ

تفصلاً و بقاء اور زہد و تقویٰ پر محققانہ گفتگو۔
 سلوک و تصوف طریقت و حانیت کو قرآن و سنت کے دلائل کے ساتھ بیان۔
 مجاہدہ اور ریاضت، صفائے قلب باطن کے طریقے۔
 صدق و اخلاص و روح صبر و رضا اور شکر کا بیان نفس اور خواہش نفس کی مخالفت۔

تقابٹ کی دنیا میں ایک نئی اور منفرد تالیف



مطالعہ:

الحاج قاری محمد یونس قادری

ترجیح:

مبارک علی قادری



۱۱۔ گنج بخش روڈ لاہور

© 042-7313885

نورین رضوی پبلشرز

بارگاہ رسالت مآبہ میں

ہدیہٴ درود و سلام کے موضوع پر

علم اسلام میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب

کتابنا پاب و عشق
کے

شہدۂ آفاق
شرح

دلائل الخیرات

مَطَالَعُ الْمَسْرَاتِ

از: امامِ علامہ
محمد مہدی فاسی رحمۃ اللہ علیہ

کامستند عالم، ہم اردو ترجمہ
از: شرف اہلسنت، شیخ الحدیث
علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

خصوصیات

قرآن مجید، احادیث اور اسلاف کی روایات کی روشنی میں
درود و سلام کے بے شمار فضائل اور فوائد و ثمرات کا حسین و دلکش بیان۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عشق کے تعلق پر مدلل بحث۔

اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) اسمائے حسنیٰ کے فوائد و خواص کا بیان۔

دو سو ایک (۲۰۱) اسماء الحسنیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و خصوصیات پر محققانہ اور کیفیاتی
محبت سے لبریز تذکرہ۔

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تفصیلی احوال کا روح پرور بیان

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام تابعین اور بعد کے علماء سے مروی ہدیہٴ درود و سلام کا جامع ذخیرہ۔

درود و سلام کی تشریحات میں سیرت و اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلاف کے عقائد
کا ایمان افزہ تذکرہ۔

گنج بخش روڈ ۵ لاہور

فون: ۴۳۱۳۸۸۵

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

پلنے کا
پتہ

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی مشہور و معروف مستند اور خوبصورت مکتب

مکتبہ اہل سنت اور کونکری کتب خانہ
 جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند
 دارالعلوم دیوبند
 دارالعلوم دیوبند




اسلام اور طب کی روشنی میں بے شمار حقائق اور نئی معلومات
 کے انسداد اور روحانی اہم اہل کے علاج کے لیے مثال تصدیق

تعمیر کاغذ



اسلام اور طب کی روشنی میں بے شمار حقائق اور نئی معلومات
 کے انسداد اور روحانی اہل کے علاج کے لیے مثال تصدیق

شادی مبارک



طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں بے شمار حقائق اور نئی معلومات
 کے انسداد اور روحانی اہل کے علاج کے لیے مثال تصدیق

فیضانِ طب نبوی



فوریہ رضویہ پبلیشرز
 ۱۱ کشیج بخش روڈ لاہور